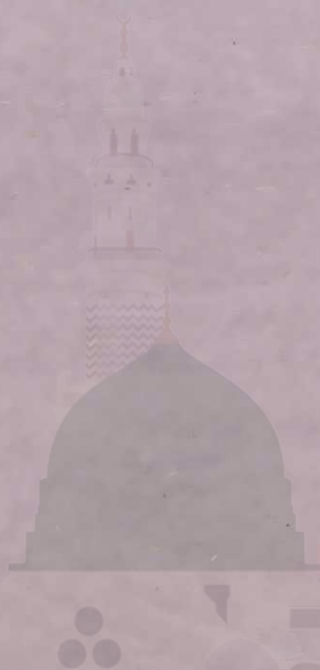
مڪتوبات

(فارسي)



حضرت حاجي دوست محمد قندهاري، قدس سِرُّهٗ

موسيٰ زئي شريف





مکتوبات حضرت
حاجی دوست محمد قندھاری
قدس سرہ

حسب الارشاد

حضرت صاحبزادہ محمد زاہد صاحب بن خواجہ محمد سراج الدین
قدس سرہٗ موسیٰ زئی شریف

بہ تصحیح

فقیر عطا محمد کان اللہ لہٗ ساکن چودھواں ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں

بہ حسن توجہ

حافظ محمد نصر اللہ خاں خاکوانی ساکن کرڑی افغانان ملتان

ناشر

حافظ محمد یوسف خان و برادرانش، پسران حافظ صاحب موصوف سلمہم ربہم

طابع

مطبع صدیقیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان شہر

بار اول

تعداد ۱۰۰۰

فهرست مکاتیب شریفه

تنبیه یک مکتوب متبرک که بنام پیرزاده شاه رؤف احمد قدس سره از دستخط خلیفه جلیل القدر حضرت خواجه عثمان قدس سره بوده است و این مکتوب شریف در مجموعه نبود در مقدمه درج کرده شده است۔ وصلی الله تعالیٰ علیٰ خیر خلقه محمد وآله وصحبه اجمعین ٭٭

مقدمہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ الذی اوضح سبل هدایته بالذوات القدسیة وادام شعار شرعه فی عباده بالنفوس المطهرة شرفهم الله تعالیٰ بحمل اماناته المنزلة علی انبیائه وجعلهم معجزة باقیة من معجزات رسله صلی الله تعالیٰ علیٰ انبیائه واصفیائه واتباعهم خصوصًا علیٰ دلیل الاولین والآخرین خاتم الرسل والنبیین سید الانبیاء والاصفیاء فی الاولیٰ والآخرة وعلیٰ اٰله واصحابه واتباعه الی یوم القیامة۔

امّا بعد، فقیر عطا محمد عفی عنہ عرض می دارد کہ عنایت بے علت خداوندی جل مجدہٗ چوں بندہ را در خدمت بابرکت حضرت شیخ مرکز النسبۃ العالیۃ المجددیہ ہادینا ومرشدنا الحاج محمد عبد اللہ نور اللہ تعالیٰ مرقدہٗ رسانید قدرِ معتد بہا از اوقات سعیدہ در خدمتِ عالیہ ایشاں گذرانید۔ دفاتر ستہ از مکتوبات حضرت المجدد والخواجہ محمد معصوم قدس سرہما در خدمت شیخ سبقًا خواند مع رسائل دیگر از حضرات سلسلہ شریفہ کہ معمول خانقاہ شریف سراجیہ مجددیہ بودہ است۔

علی العموم حضرت الشیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بافادۂ معارف خصوصیہ حضرات کرام فقیر را در مجالس خصوصیہ می نواختند و فقیر ایں فوائد را حسب الارشاد بقید کتابت می آورد۔ والحمد للہ علی النعمآء۔ روزے ارشاد فرمودند کہ رسالہ متبرکہ "تحفہ سعدیہ" را ملخص کردہ از سر نو بنویس مگر دراو (برخلاف طریقۂ کراماتِ ظاہرہ نویسندگان) ذکر خوارق مخصوصۂ حضرات کرام را نصب العین کردہ شود یعنی علوم و معارف کہ از ایشاں صدور یافتہ و متعلق بتوضیح مقامات طریقہ اند۔ کہ ہمیں علوم مخصوصہ آئینۂ کمالاتِ ایشانند و بطفیل ہمیں علوم شریفۂ ایشاں بقاء طریقہ بلکہ تکمیل آں حاصل است وہمیں علوم اند کہ ارباب طریقت را موجب بصیرت می باشند و معیار صحت و سقم احوال ایشاں می گردند پس اہتمام بعلوم نافعہ حضرات اہم تر است از ذکر خوارق ظاہرۂ ایشاں۔ اھ

ازیں ارشاد پر حقیقت سرِ التزام کردن مشائخ بر تکرار مکاتیب و رسائل حضرات با طلبہ واضح می شود کہ مشائخ بطور شغلے از اشغال طریقہ درس و تدریس مکاتیب حضرات مقرر فرمودہ اند۔

تفصیل ایں اجمال آنکہ مدار سلوک طریقہ حضرات مجددیہ بر توجہات مشائخ است کہ بتوجہات خود القاء ذکر و جذبات در لطائف طلاب کردہ از نسبتہائے عالیہ طلاب را سرفراز می سازند اما در طلاب بعد از استعداد قبول توجہات وجود دوام ضروری است۔ ربط معنوی با مشائخ کرام و رعایت آداب ضروریہ طریقت کہ موجب استقامت بر شریعت مطہرہ و ترقیات در قرب الٰہی اند۔

در مشائخ چنانچہ برائے افادہ بتوجہات شریفہ اوقات مخصوص بودہ اند کہ بعد نماز صبح و عصر با طلبہ حلقہ توجہات منعقد می ساختند ہم چنیں برائے تحصیل آں دوام طلاب را مقید بقراءت مکاتیب و رسائل حضرات کرام می نمودند۔ علی ما ہو المعہود من اطوارہم العالیہ۔

در زمان حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ و خلیفہ اش حضرت خواجہ محمد عثمان قدس سرہٗ در خانقاہ موسیٰ زئی شریف ہمیں طریقہ مسلوکہ معمول بہا بودہ است چنانچہ از مطالعہ فوائد عثمانیہ واضح و لائح است۔

اما چوں نوبت بحضرت خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ رسید ایشاں افادہ توجہات را منحصر در طلاب و اوقات مخصوصہ نداشتند بلکہ صرف ہر وارد و صادر فرمودند و از کمال شفقت بر خلق علی العموم مصروف بافادہ خلق اللہ می بودند حتیٰ کہ والد ماجد حکیم عبد الرسول صاحب بھروی مولانا قمر الدین علیہ الرحمۃ چوں بعد از وفات شیخ خود حضرت بیربل والہ در خدمت خواجہ سراج الدین قدس سرہٗ برائے تکمیل سلوک حاضر شدند دریں جا صرف حلقہ صبح دیدہ عرض کردند کہ در حضرت بیربل شریف والہ حلقہ توجہات دو وقت می بودہ است اما دریں جا حضرت یک وقت حلقہ منعقد می فرمایند۔ حضرت خواجہ سراج الملۃ والدین فرمودند "مولانا دریں جا ہر وقت حلقہ است"۔

حضرت شیخی نور اللہ مرقدہٗ می فرمودند کہ معمول خواجہ سراج الدین قدس سرہٗ آں بود کہ بظاہر بخدمت کردن واردین و صادرین می بودند یعنی در باطن مصروف بتوجہات کردن بہر کسے علیٰ حسب الاستعداد مے ماندند۔

حضرت السراج قدس سرہٗ در صرف توجہات چنداں شغف نمودند کہ درس کتب و مکاتیب و رسائل حضرات کرام را حلقہ توجہات گردانیدند۔ بعد از عصر بجائے انعقاد صرف حلقہ توجہات مجلس درس بمع توجہات ساختند۔

حضرت الشیخ از شیخ الشیخ ابو السعد احمد خاں نور اللہ تعالیٰ مرقدہما حکایت می نمودند کہ روزے حضرت خواجہ سراج الحق والدین اوشاں را فرمودند کہ مولانا یک وعدہ من می کنم و یک وعدہ شما بکنید

من وعدہ می کنم کہ شمارا درس مکتوبات خواہم کرد بدیں طور کہ در ہر مقام توجہات خواہم کرد۔ شماہم وعدہ بکنید کہ تا تمام مکتوبات شریف مراجعت بخانۂ خود نخواہید کرد پس حسب الحکم حضرت مولٰنا خود را مقید بخواندن مکتوبات شریف ساختند و باتوجہات درس مکتوبات باتمام رسانیدند حالانکہ قبل ازیں مکتوبات شریف چہار مرتبہ در خدمت شیخ خود گذرانیدہ بودند۔ در اثنائے قرارت روزے حضرت خواجہ از مولٰنا پرسیدند کہ فائدہ می شود؟ حضرت مولٰنا فرمودند کہ فائدہ بکمال است۔ حضرت الشیخ فرمود کہ شیخ الشیخ مولٰنا احمد خان قدس سرہٗ فرمودند کہ در وقتِ جواب گفتن اگرچہ احساس نبودہ مگرہ الحال کشف غوامض مقامات حضرت المجدد قدس سرہ ببرکت آں توجہات حضرت خواجہ علی التوالی حاصل است۔ من بعد ذلک ہمیں طریقہ قرارت مکتوبات معمول بہا در حضرات گشت۔

حضرت شیخی نور اللہ مرقدہٗ می فرمودند کہ چوں نظر باحوال خود و اصحابِ خود می کنم موجبِ مسرت چیزے نمی نماید الا آنکہ بمثابۂ احوال حضرت خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ و احوالِ یارانِ او اند۔

ایں طریق منور برائے قرارت مکتوبات وحصول توجہاتِ مشائخ موجب ثمرات عظیمہ و فوائد جسیمہ مشاہدہ شدہ است کہ بعد از شہادت حضرت شیخ الشیخ مذکورۂ بالا احتیاج بہ بیانِ چیزے دیگر نیست۔ اما تحدثاً بنعمۃ اللہ تعالیٰ مے گویم کہ روزے ایں فقیر بعد العصر حسب المعمول قرارت مکتوبات شریف بر شیخ قدس سرہ شروع کرد۔ بمجرد شروع کردن در ذہن و بصر فقیر مرتسم شد کہ بالمقابل حضرت المجدد قدس سرہٗ تشریف فرما اند و فقیر بر حضرت ایشاں قرارت می کند تا اختتامِ قرارت ہمیں کیفیت در مشاہدہ بود۔

بعد فراغت حسب المعمول برائے تفریح بیرون آمدند و دراں وقت علی العموم فقیر ہمراہ می بود۔ ارشاد کردند کہ ختم حضرت المجددؒ در خانقاہ شریف نکردہ آید؟ فقیر عرض کرد حضرت بہتر است۔ پس بعد ظہر ازاں تاریخ ختم حضرت مجددؒ قدس سرہٗ جاری شد و قبل ازاں صرف بر ختم خواجگان بعد صبح و عصر اکتفا می رفت۔

ازیں انموذج کہ بیان شدہ واضح می شود کہ استفادہ از مکاتیب و رسائلِ حضرات مراہلِ ارادت را علماً و ذوقاً بہر دو وجہ می باشد ازیں جا است کہ در حضرات اہتمام بمکاتیب مشائخ جمعاً و حفظاً معمول شدہ است۔ چوں ایں فقیر در خدمت شیخ مکاتیب حضرت شاہ غلام علی قدس سرہٗ

قرات می کرد کمال اہتمام بہ تصحیح نسخہ فرمودند۔ بعد از تکمیل تصحیح اہتمام طباعت ہم خود فرمودند۔ فجزاہ اللہ خیر الجزاء۔

از انفاس متبرکہ و فیوضاتِ خصوصیۂ حضرات کرام است کہ در عموم متوسلین ایں شغف جاری و ساری است دریں نزدیکی الاخ المکرم حافظ محمد نصر اللہ خاں خاکوانی ساکن ملتان کتاب متبرک فوائد عثمانیہ را کہ جامع ملفوظات و معمولات حضرت خواجہ عثمان قدس سرہٗ است بر احسن صوت تحفہ برائے منتسبین حضرات موسیٰ زئی شریف ساختہ است و حسب الاجازۃ حضرۃ صاجزادہ بقیۃ السلف محمد زاہد بن خواجہ محمد سراج الدین المعروف بحضرت مرحوم نور اللہ مرقدہٗ طبع نمودند بعد از فراغت ازاں فقیر را بطباعت کتابے دیگر از فوائد حضرات کرام مامور ساختند۔ نزدِ فقیر یک مجموعہ مختصر از مکاتیب سر حلقۂ حضرات کرام حضرت حاجی دوست محمد قندھاری قدس سرہٗ بود کہ اگرچہ بہ تعداد تا سی مکتوب بودند اما باعتبار فوائد دریاے بے کران اند فوائد طریقت را جامع کہ ابتداء و انتہاء و وسط سلوکِ مجددیہ را کما حقہ از ایشاں بیانے است و تا ہنوز از کلام آں حضرت والا کتابے ہدیہ ناظرین نگشتہ بود عزم مصمم فقیر بر طباعت ایں مجموعہ متبرکہ گماشت چوں ایں مجموعہ مختصرہ کہ جمع کردہ خلیفہ اوشاں مولینا محمد عادل صاحب کہ ذکر خیر او ہم از قلم شیخ در ضمن تعداد خلفاء درج است بودہ است کہ بحوصلۂ خود جمع نمودہ اند والا مکاتیبِ آں والا منحصر دریں قدر نیستند۔ و ایں مجموعہ نوشتہ بقلم مولینا خان محمد مرحوم در ابن والہ بودہ است کہ مملو از اغلاط بود فقیر بہ نہایت جد و کد در تصحیح آں بکار بردہ است۔ اما از احباب فوائد اخذ کنندگان استدعا است کہ اگر زلتے یابند راجع بقصور فقیر داشتہ در ذیل عفو و کرم بپوشند و چوں حظ گیرند ایں فقیر و جناب حافظ صاحب موصوف، و مولینا خان محمد مرحوم را بدعاءِ حسنِ خاتمہ و مغفرت عوض نمایند۔ جزاکم اللہ خیرا و یرحم اللہ عبداً قال آمینا۔

فائدہ بزرگان دین فرمودہ اند کلّ کلامٍ یبرز و علیہ کسوۃ قلب منہ برز یعنی کلام ارباب قلوب صافیہ حاملِ کیفیاتِ باطنیہ ایشاں می باشد۔ مثلاً ہر کسے کہ کیفیتِ زہد غالب است در کلام او آثار زہد نمایاں خواہند بود، و کلام صاحب معرفت خصوصیہ حامل تعریفاتِ الٰہیہ خواہد بود و علیٰ ہذا القیاس۔ و حضرات مجددیہ قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارہم چوں بکمال نسبت را افاضۂ یقین خاص مقرر فرمودہ اند کہ موجب بدیہی شدن معتقداتِ اہل سنت والجماعۃ است و سببِ یُسر و سہولت در اداے احکام شرعیہ باشد و وجود ایں یقینِ خاص

بدون استقامت شریعت ولزوم آداب طریقت واجتناب از مخترعات وبدعت بہ نزد ایں اکابر از قبیل محال عادی است وامور یکہ در ابتدا یا وسط سلوک از جذبات وواردات وکشفیات وغیرہ باشند بنزد ایں اکابر کالمطروح فی الطریق وغیر ملتفت الیہا اند بلکہ التفات وتعلق بایں امور را مانع اصل مقصود فرمایند۔ این است قانون مختصر سلوک ایں حضرات کرام رضوان اللہ تعالٰے علیہم اجمعین۔

اگر طالب ذی فہم در کلام ایں اکابر تامل نماید امور مسطورہ بالا را ارکان مکاتیب ایں حضرات خواہد یافت۔ چنانچہ ہمیں مکاتیب حضرت حاجی صاحب نور اللہ مرقدہٗ در پیش اند مکتوبے از تنبیہ بریں امور مذکورہ خالی نخواہد بود بعضے مکاتیب شریفہ مخصوص برائے رد بدعات کردہ شدہ اند از ینجا واضح می شود کہ اہم ترین اجزاء طریقت اجتناب از بدعات است حتےٰ کہ صاحب الطریقہ می فرمایند ورودِ فیوضات وبرکات از جناب شیخ تا آں زمان است کہ احداث در طریقہ او نکردہ آید وچوں احداث آمد فیوضات و برکات موقوف می گردند۔ اعاذنا اللہ تعالیٰ منہا پس آں حضرات کہ در طریقہ حضرت حاجی صاحبؒ خود را نسبۃ کردہ معتقد خلاف اہل سنت والجماعۃ باشند یا ملوّث بہ بدعات مثل سماع نغمات مروّجہ وبنائے قبہ جات وغیرہ اطوار غیر مرضیہ حضرات کرام ویا آنانکہ جذبات وحرکات متنوعہ را عمدہ مقاصد طریقہ شمارند واز برائے آوردن تحرکات طریق جدیدہ اذکار واوراد احداث کردہ اند۔ وہم آنانکہ مجرد انتساب الی الشیخ را طریقہ نامند ایں جملہ حضرات را مطالعہ ایں مکاتیب شریفہ از اہم مہام است۔ ھدانا اللہ وایاھم الی الصراط المستقیم۔

فائدہ یک مکتوب شریف کہ مشتمل بر فوائد خصوصیہ شریفہ است وبحضرت پیرزادہ بزرگ شاہ رؤف احمد صاحب وآں ہم از دستِ خلیفہ ونائب مناب خاص خود یعنی حضرت خواجہ عثمان قدس سرہٗ است کہ مولینا خان محمد مرحوم او را علیحدہ نوشتہ بود آں ہم تبرکاً دریں جا در مقدمہ نوشتہ شدہ است وباللہ التوفیق۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین

فقیر عطا محمد نقشبندی کان اللہ لہٗ
۲۰ رجب المرجب ۱۳۸۳ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت شریف صاحبزادہ عالی مراتب والاشان حضرت شاہ رؤف احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ۔

بعد از السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ گذارش می نماید دو قطعہ عنایت نامہ مع رسالہ شریف صادق مصدوق رسید مسرتہا بخشید جزاکم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء، واز مندرجۂ آں، خیلے سرور حاصل شد حق تعالےٰ وتبارک زیادہ تر برکت واشاعت طریقہ احمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ عنایت فرماید وبر استقامۃ مردانہ باشند واز ہمہ کس بیگانہ در صحبت ہا دیوانہ وما ازاں صاحب زادہ والامناقب بسیار خوش ہستیم خدائے تعالےٰ در ہر دو جہان خوش دارد ومشائخ کرام نیز رحمۃ اللہ علیہم از شما خوش باشند وہر گاہ در دلہا توجہ وحضور وجمعیّت وسعت انوار پیدا شود بہتر آں است کہ آں توجہ مضمحل گردد باز توجہ بفوق بکنند خدا کند کہ تصفیۂ قلب وتزکیّۂ نفس بطالبانِ خدا حاصل شود فقیر را از دعا فراموش نکنند وآنچہ از فتوحات عنایت شود حصہ بہ فقراء معین باشد وفقراء کہ جلساء اللہ ہمراہ شما باشند ومذکور تفسیر وحدیث ومکتوبات شریفہ وعوارف وتعرّف ونفحات وفقہ در حلقہ متبرکہ شدہ باشند و وقتے از اوقات بجدا است بحبت نیازمندی وبہ تضرعات وگریہ وزاری بجناب حضرت باری کردہ باشند در خلوتے کہ خالی از غیر وشما باشند وایں فقیر حقیر لاشئے را بہ دعا یاد دارند۔ واز مطالعۂ رسالہ شریفہ بسیار خوش شدیم وحق تعالےٰ آں چناں کند کہ مضامین رسالہ شریفہ کمالاً وتکمیلاً علیٰ احسن الوجوہ در شما و در یاران شما ظہور کند وطالبانِ خدا را بہرہ یاب کند۔ حق تعالیٰ آنچہ آباء و اجدادِ کرام شما را عطا کردہ شما را عطا کند۔ والسلام علیکم وعلیٰ من لدیکم۔ تمت ۱۲

از دست حقیر پر تقصیر لاشئے عثمان عفی عنہ۔

بتاریخ ۲۲ ماہ شعبان المعظم ۱۲۷۹ھ

ہجری المقدس المطہر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی بعث النبیین علیہم الصلوٰۃ لتبلیغ احکام الشریعۃ العلیۃ الی الناس وخص الاولیاء بتبعیتہم بالارشاد ودفع الخواطر والوسواس وبشر لہم بمرضات خالق الحواس والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد اخرج النفسانیۃ والانانیۃ الی العجز والانکسار والانابۃ وشرع لنا طریق السلوک الی الحق بالجذبتہ۔

اما بعد۔ یقول العبد المفتقر الی اللہ تعالیٰ محمد عادل بن فیض محمد کاکڑی قد جمعت مکاتیب کامل المکمل شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ مرشد الانام الذی لثانی الدارین امام استاذنا ومقتدانا مولانا المشہور فی الآفاق والاکناف الذی یظہر اسمہ من ہذا البیت ؎

ودود محمد عماد لنا　　　بغیر اللہ تارک ما سوا

قد نظمت ابیات فی آوان فنا الشیخ متضمن لمدحہ فاثبتہا ہہنا وان لم یکن لائقۃ مع علو شانہ ورفیع درجاتہ سرورا للطالبین وازدیادا المحبتہ المحبین:۔

نظم

من ز آیت زندگانی دیدہ ام　　　لاجرم در مدح تو آغشتہ ام
اے ضمیر تو بمقصد رہبر است　　　وسعتش از عرش اعظم برتر است
روح تو انوار الٰہی را گرفت　　　در درونت غنچۂ عرفاں شگفت
مکنتت از لامکان و لامکاں　　　کہ نیاید در گمان بد گماں
آفتاب علوی آمد بر زمین　　　کور شد چشم عدو خفاش بین

در درونت سِرِّ سُبحانی مقیم
با دلت ہمرازِ رحمانی ندیم

گر بداند اہلِ عالَم رازِ تو
پا ز سَر سازد دَوَد در کوئے تو

آفتاب ہست با روئے کبود
پیشِ تو اُفتادہ باشد در قعود

مُردہ دل از نورِ تو یابد حیات
نامِ تو مشہور شد در شش جہات

از درونم سوزِ عشقت تا بہ لب
مے بر آید ہر زماں جانم بہ لب

ذاتِ من در حُبِّ تو فانی شدہ
ایں سخن خود بر زبانم آمدہ

بحرِ الطافِ تو بے پایاں بود
ایں وجودم غرقۂ عصیاں بود

انتَ مرغوبٌ لکلّ ذی النُّہیٰ
انتَ شمسٌ فی الحقیقت فی السماء

جُودِ تو از جُودِ باراں بہتر است
زیں بر آید خار ازاں نور مظہر است

گر کسے با تو نشیند یک زماں
بہتر است آں دم ز عمرِ جاوداں

بدگمانِ تو ز بختِ بد ابد
سر نگوں افتادہ باشد در لحد

در جوارت ہر کہ باشد ہم نشین
از وجودت یابد او ماء المعین

ہر کہ در زنجیرِ شیطاں ہست بند
گر در آیند نزدِ تو زاں وا رہند

وصفِ تو گر من کنم ماند بداں
کہ بہ پیماید کسے ایں آسماں

وصفِ تو گر من بگویم ابلہیست
وصفِ تو در طاقتِ اندیشہ نیست

ایں وجودم شب شدہ اے آفتاب
آفتاب روئے خود از من متاب

از غریبی دُور اُفتادیم من
خود نباشد مثلِ من اندر زمن

در درونم آتشِ ہجراں فروخت
ایں وجودم جملہ آں آتش بسوخت

گر تو خواہی حالِ من اے ذوالفنون
در درونِ خانہ ہستم سر نگوں

قدرِ کے دارد سگے اے دل رُبا
کہ نشیند بارِ دیگر با شما

نامِ تو انسان از تانیس شد
الفتِ پیشین را تاسیس شد

نامِ من ناس است از نسیاں شدہ — اُلفتِ پیشیں از و پنہاں شدہ
نقشِ تو در عالم امراست جاں — نقشِ نقاشانِ چین در گِل بداں
ایں سفالِ خود بہ تو بسپردہ ام — تا کہ نقشش تو کنی من مُردہ ام
گر برُوید صد زبانم از تنم — من بہر یک وصفِ تو را مے کنم
لاغرم در عشقِ تو من ہم چو دوک — سر بپائے من شدہ چوں چنکلوک
گر بگویم حالِ خود با دیگراں — ابلہی باشد بہ پیشِ ابلہاں
بدگماں چوں ہست ز رازت بے خبر — لاجرم گشتہ ز عصیاں بہرہ ور
نورِ قدسی آمدی بر روئے خاک — مدحِ تو گویند ز ماہی تا سماک
اے درونت پُر ز اسرارِ الٰہ — باز آر ایں کمتریں را در پناہ
گر بگویم شرح از انوارِ تو — شمۂ باشد ازاں اسرارِ تو
اے رضائے تو رضائے کردگار — لمعۂ از انوارِ خود بر من ببار
چونکہ کان للہ بودی پیش ازیں — تا کہ کان اللہ ترا آمد یقیں
کارِ مدحت کارِ ما کوراں نیست — شرحِ وصفت طاقتِ انساں نیست
خاصۂ از خاصگانت دیدہ ام — صدق گویم نہ کہ کذب آوردہ ام
اے طعامِ تو طعامِ ایزدی — اے شرابِ تو شرابِ معنوی
نورِ تو آمد ز انوارِ سماء — مے شوی تو دوستاں را رہ نما
یا طبیب القلب یا ہادی الوراء — انت فی ید الاعمٰی کالعصاء
گر بدیدے نور از انوارِ تو . — خلق باشد خادمِ دربارِ تو
خلقِ ایں اہلِ زمانہ بے ہنر — مہدی کے باشد کہ باشد بے خبر
چوں بارشادت ضیاء دین احمد است — لاجرم نامِ تو دوست محمد است
من محمد عادل از انصافِ تو — مے بخواہم داد از الطافِ تو

تا ازیں شیطاں ازیں دیوِ لعیں | مے نباشم در شکنجہ در حزیں
گر نظر داری دریں خاکِ تباہ | خود شود محفوظ از نقصِ گناہ
خیالِ تو چوں از خیالاتِ خناس | مے رہاند کل واحد را ز ناس

دیدنِ تو چوں بود اے دل رُبا
خود رہاند کس ز ہر رنج و عنا

و ناظراں را باید کہ زبانِ طعن و ملامت درحق ایں حقیر لاشئے دراز نہ کنند کہ در حالتِ صولت و دبدبۂ عشق ایں سخناں بظہور آمدہ است ؎

مُوسیا آداب داناں دیگر اند | سوختہ مرعشق راناں دیگر اند

فالآن نشرع فی مکتوباتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ :-

مکتوب اوّل بنام خلیفہ محمد جاناں آخوند زادہ ساکن مرغہ ۔

الحمد للہ الذی اُطلَعَ فی فلک الازل شمس النبوۃ المحمدیۃ وَاَشرق من اُفق اسرار الرسالۃ مظاہر تجلیات الاحمدیۃ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

اخوی عزیزی ارشدی محمد جاناں آخوند زادہ صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ عن الآفات الدنیویۃ و الاخرویۃ وجعلہ اللہ عاشقاً ومحباً لذاتہ تعالیٰ ۔

از فقیر حقیر لاشے دوست محمد عفی عنہ بعد از سلام اشتیاق مشحون آنکہ نصیحتی کہ بیاراں نمودہ مے شود ملحوظ مے باید داشت کہ شرط اجازت وترویج الطریقۃ الصوفیۃ استقامت است ظاہراً و باطناً براحکامِ شریعتِ محمد علیہ السلام کہ یک ذرہ حتی المقدور از حدودِ شرعیہ تجاوز نہ فرمایند خصوصاً صلوٰۃِ خمسہ باوّل وقت بجماعت گذارند مگر نماز صبح وہر ساعت بذکر و مراقبہ حق تعالیٰ مشغول بودن وقلۃ الکلام وقلۃ المنام وقلۃ الطعام وقلۃ الاختلاط مع الانام کردن وبہ توبہ وصبر وقناعت وزہد وتوکل وشکر وخوف وتسلیم ورضا موصوف بودن و

کشف و کرامات و خرقِ عادات را مثل عوام الناس در نظر نیاوردن و از خود و از ماسویٰ ناامید بودن و فقر و فاقہ را نعمتِ عظمیٰ دیدن و طمع در مالِ مریداں وغیرہ نیاوردن، و نظر بہ قبول و ردِّ خلق نکردن و از غنی و اہلِ غنیٰ محترز بودن و خدمتِ علماء و فقراء بمال و جان و تن کردن و از غیبت و مذمتِ خلق مجتنب بودن و از شرِ نفس و شیطان تا وقتِ مُردن ناایمن بودن و خود را از جمیع مخلوقات حقیر دانستن و لاشے دیدن، خوش گفت ؎

ہر کجا ایں نیستی افزوں تر است
کارِ حق را کارگاہِ آں سرا است

اِجمالاً بیانِ شریعت و طریقتِ محمدی علیہ السلام ہمیں است اللّٰھم ارزقنا متابعة حبیبك فعلاً و قولاً و اعتقاداً اولاً و آخراً ظاھراً و باطناً۔ اے برادر ہمگی ہمتِ خود مصروفِ حق سازند و یک لحظہ و لمحہ غفلت از جناب حق سبحانہٗ تجویز بر خود روا ندارند و ہمگی توجہ بحق سبحانہٗ باشند و غمِ روزی نخورند و مشوش و پریشاں در طلبِ رزق نباشند کہ رزق از حق تعالیٰ مقدر و مقرر است برائے مخلوقات۔ و علم و عمل و افسونات و تمائمات را مثلِ عوام علماء بے عمل و صوفیانِ جاہل وسیلہ ساختن نیست مگر خواری۔ چنانچہ در حدیث شریف آمدہ اخرج البیھقی عن عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لو ان اھل العلم صانوا العلم ووضعوہ عند اھلہ لسادوا بہ اھل زمانھم ولٰکنھم بذلوہ لاھل الدنیا لینالوا بہ من دنیاھم فھانوا علیھم۔ سمعت نبیکم علیہ السلام یقول من جعل الھموم ھمًّا واحدًا ھمَّ اٰخرتہ کفاہ اللّٰہ ھمّ دنیاہ ومن تشعّبت بہ الھموم حول الدنیا لم یبال اللّٰہ تعالیٰ فی ایّ وادٍ یتھا ھلك۔ و سعادت دنیاوی و دینی و اُخروی در علم و عمل است اذا کان خالصًا للّٰہ تعالیٰ و موافقًا لمتابعة نبینا محمد علیہ السلام قولاً و فعلاً و اعتقاداً۔ کسے کہ عالم باشد باقوال و افعال و اعتقاداتِ پیغمبرِ خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم و عمل بداں نہ کرد عالم نیست۔ چنانچہ در حدیث شریف مذکور است عن ابی درداء قال قال رسول اللّٰہ علیہ السلام لا یکون المرء عالمًا حتی یکون بعلمہٖ عاملًا

مکتوبِ دوم بنام ملّا امان اللہ صاحبؒ خلیفہ ہراتی

الحمد للّٰہ الذی ذاتہ منزہ فی التنزیہ عن صفات النقص والزوال وعن الکیف والکم وعن الاتصال والانفصال ونشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ ونشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ وحبیبہ علیہ الصلوٰۃ و السلام وعلیٰ آلہ واصحابہ واحبابہ اجمعین ہو لہا اہل وہم لہا اہل آمین یارب العٰلمین۔

بعد الحمد والصلوٰۃ وتبلیغ الدعوات اخوی اعزی ارشدی ملا امان اللہ صاحب سلمکم اللہ تعالےٰ ظاہراً وباطناً از حین تحریر فقیر لاشیٔ دوست محمد کان اللہ لہ عوضاً عن کل شیٔ من کل الوجوہ خیریت است والمسئول من اللہ تعالیٰ سلامتکم وعافیتکم وثباتکم علی الشریعۃ المحمدیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام بعضی احوالات کہ بفقیر گفتہ بودند محبوب ومرغوب گردیدند چونکہ اسرارات باطن ایشاں متضمن حقائق و معارف ارباب کشف معرفت توحید شہودی بودند کہ مقصود ومطلوب ومحبوب است فرحت برفرحت افزودند کہ نتیجۂ طریقہ پیران من ہمیں معرفت توحید شہودی است وازدیٔ ظاہر شرط است وبدانند کہ وجود حق تعالیٰ یکے است وحقیقی است ووجود جمیع موجودات علوی وسفلی قائم باوست وازواست تبارک وتعالی فاما اینہا دلالت بر وجود حقیقی می کنند۔ فلاسفہ ایں جا غلطی خوردہ کہ نظر ایشاں بر حقیقت دلالت وجود نیفتاد وسعادت ایں نظر باہل معرفت وتوحید ارزانی فرمودہ آیۃ کریمہ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وجود حق تعالیٰ نور بےچون وبےچگون حقیقی است کہ در فہم ما نگنجد وعقول ناقصۂ ما ادراک آں نتواند کرد۔ واطلاق نور ہم درآں بارگاہ بےچون نیست و منوّر است۔ واز تقسیم وتبعیض منزہ ومبرّا است وبذاتِ واحد است من کل وجوہ وذات وصفاتِ او نہ عین ونہ غیر۔ از حدوث جدا۔ واز جواہر واعراض وزمان ومکان وتعطیل وکیف وکم وحیث و قبل وبعد وجہات وحدود وصورت وحلول وضد وند ومثل وشکل منزہ ومقدس۔ فہو سبحانہ الآن کما کان ایں تحریر وبیان بتواتر از سائر انبیاء ورسل صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین باصحابِ کرام فائض گردیدہ است واز ایشاں بعلماء اہل سنت وجماعت رسیدہ واز ایشاں بتوسط استاذاں بما وشما رسیدہ

این را وجز این را معرفت استدلالی می نامند و سماعی است و عقل وقیاس ما را دراں راہ نیست۔
الحمدللہ این ہم نعمت است و مشترک میان علماء وصوفیہ است و اجل است کہ بدون این معرفت معارف صوفیہ صورت نہ بندند و طریق معرفت الصوفیۃ ہی تجرید النفس عن علائق الجسدیۃ و العوائق البشریۃ والصفات الذمیمۃ والاخلاق الردیۃ بالریاضات والمجاہدات والتوجہ الی اللہ تعالیٰ بالکلیۃ علی قاعدۃ الاسلام و موافقۃ الکتاب والسنۃ واجماع الامۃ والمعرفۃ الحاصلۃ من ہذہ الطریقۃ ہی معرفۃ کشفیۃ شہودیۃ مخصوص بالانبیاء علیہم السلام والاولیاء علی حسب مراتبہم لایحصل غالبًا لغیر المجذوب السالک الابالطاعات والعبادات والاذکار باللطیفۃ القالبیۃ والقلبیۃ والروحیۃ و السریۃ والخفیۃ والاخفیۃ والفرق بین المعرفتین ہی ان معرفۃ الصوفیۃ عبارۃ عن علم حضوری باللہ تعالیٰ یحصل بعد الفناء والبقاء ویعبر عنہ بالمعرفۃ الشہودیۃ والوجدان ومعرفۃ المتکلمین عبارۃ عن علم حصولی باللہ تعالیٰ وہو نتیجۃ النظر والاستدلال وبیانہما ان کل علم عن الخارج عبارۃ عن صورۃ المعلوم الحاصلۃ فی مدرکۃ العالم ویقال لہ علم الحصولی وہو علم الیقین والذی لم یحصل من الخارج بل یکون متعلقًا بذات العالم یقال لہ علم الحضوری وہو عین الیقین والعارف لما فنی عن نفسہ وبقی باللہ تعالیٰ وانقطع عن وجود الکونی فلاجرم انتقل عن العلم الحصولی وذہب من العلم الی الوجدان فحینئذٍ یخلص من الشرک الجلی والخفی والریوب الشکوک الاوہام الساترۃ للقلوب وہو حق الیقین فیصیر عاشقًا ومجاہدًا ذاکرًا وعابدًا وساجدًا للہ تعالیٰ الی حین موتہ۔ من ناقص وناتمام از معرفت حق چہ گویم، از معرفت حق سبحانہ اولیاء کاملان عاجز آمدہ ودر ترجمہ این آیت فرمودہ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ ای ماعرفوا اللہ حق معرفتہ از کمال غیرت وعزت وجلال وعظمت او معرفت ذات بحت او ہیچ کس نداد حقیقت توحید در گفت نیاید کہ محال ست گر صد ہزار سال ہمہ خلق کائنات فکرت کنند در حقیقت عزت حیات آخر بعجز معرفت آیند کہ ما ہیچ ندانستیم۔ حضرت شبلیؒ فرمودہ حقیقت المعرفۃ العجز عن المعرفۃ۔ حضرت ذالنون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گفتہ اکبر ذنبی معرفتی ایاہ۔ وحضرت امام ربانی مجدد الف ثانی ارقام نمودہ حیث قال فہو سبحانہ وراء کل محسوس ومعقول ووراء کل موہوم ومتخیل فہو سبحانہ وراء الوراء ثم وراء الوراء

ثم وراء الوراء، وایں ورائیت نہ باعتبار حجب است بلکہ بسبب عظمت وکبریائی اوست۔ وبعضے بزرگاں فرمودہ اند معرفت حق عبارت است از دیدن اشیاء وہلاکت ہمہ اشیاء در معنی كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ وبرخی از بزرگاں گفتہ اند معرفت حق تعالیٰ این است کہ حق سبحانہ وتعالےٰ از روئے علم وقدرت بے چون وبے چگون وبے مثل ومانند از ہمہ چیز بخود نزدیک تر دانی واز ہمہ چیز دوست تر دانی وخود ومخلوق را لاشے بینی۔ ابوعثمان مغربی فرمودہ اند العاصی خیر من المدعی لان العاصی ابدًا یطلب طریق التوبۃ والمدعی یخبط ابدًا فی خیال دعواہ۔ زیراکہ عاصی طریقہ توبہ مے طلبد وایں نفس عبادۃ است ومدعی ہمیشہ در خیالِ دعوائے خود خبط مے کند ودر مقام تضییع است وایں گناہ است۔ وہم وے فرمودہ اند ہر کہ صحبتِ توانگراں بر صحبتِ درویشاں برگزیند اللہ تعالیٰ وے را بمرگِ دل مبتلا کند وسلوکِ طریقہ صوفیہ عبارۃ عن تہذیب الاخلاق لیستعد للاتصال باللہ تعالیٰ ومعنی الاتصال بالحق الانقطاع عما دون الحق ولیس المراد اتصال الذات بالذات لان ذلک یکون بین الجسمین وہذا التوہم فی شان اللہ تعالےٰ کفر بل بمقدار انقطاعہم عن غیر الحق اتصالہم بالحق وفقر وفاقہ کہ منصبِ عظیم ہست وحالِ پیغمبرِ ما است علیہ السلام اگرچہ برائے نفس مکروہ وبلاء است مکروہ نباید دید کہ مکروہ دیدن ایں مرتبہ عامۂ خلق است۔ بزرگاں فرمودہ بلا از دوست عطا است واز عطا نالیدن خطا ہست۔ ادب بلاء آنست کہ شکایت وجزع ومیل والتجا بغیر حق نکند نزدیک اہلِ سنت وجماعت اگر از حق تعالیٰ درد وبلاء حاضر شود بر بندہ واجب است محبت آں بلاء کہ رضائے حق بر بندہ فرض ہست کہ الرضاء سرور القلب بمصائب اللہ تعالیٰ وقتیکہ سرور ورغبتِ بلیاتِ حق در قلب پیدا نشود رضائے برضائے حق نشد ہر گاہ کہ رضا برضائے حق نشد از حقیقتِ طاعت وبندگی نشد۔ الطرق الی اللہ تعالیٰ بعدد انفاس الخلائق شنیدہ باشند بطریقہ نقشبندیہ خود مشغول باشند کہ طریقہ پیرانِ من است اجازت سائر طرق کہ نقیر دادہ بودند برائے زیادتِ برکات کہ معمولِ پیرانِ ماست نہ آنکہ طریقِ دیگراں را رواج بدہند۔ بزرگاں در تعریفِ فقر گفتہ اند الفقر کائن فی ماہیۃ التصوف وبہ اساسہ وقوامہ۔ قال رویم التصوف مبنی علی ثلاثۃ

خصال التمسک بالفقر والافتقار والتحقق بالبذل والایثار۔ وقال الکرخی رحمۃ اللہ علیہ۔ التصوف الاخذ بالحقائق والیاس مما فی ایدی الناس فمن لم یتحقق بالفقر لم یتحقق بالتصوف وقد سئل جنید البغدادی رحمۃ اللہ علیہ عن التصوف فقال ان یکون مع اللہ تعالیٰ بلا علاقۃ وسئل الشبلی عن حقیقۃ الفقر فقال ان لا تستغنی بشئ دون الحق۔ وقال ابو الحسن النوری نعت الفقیر السکون عند العدم والبذل والایثار عند الوجود۔ حق تعالیٰ سبحانہٗ ایں بے عمل و بے کردار و لاشئے را و شمار او جمیع دوستاں را عمل بایں روش عنایت فرماید۔ آیین و معیت و اقربیت حق تعالیٰ ایمان داریم و کیفیت آں بعقولِ ناقصہ ما معلوم نیست کہ بے چون و بے چگون است روح کہ از مخلوقاتِ حق است حق تعالیٰ کیفیت و معرفتِ او از مدرکہ ما سدب نمودہ قولہ تعالیٰ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ ازیں جہۃ مولانا روم فرمودہ اند ؎

ایں معیّت در نیابد عقل و ہوش　　زیں معیّت دم مزن بنشیں خموش
قُربِ حق با بندہ دور است از قیاس　　از قیاس خود منہ آں را اساس
قربِ حق نے پستؔ بالا رفتن است　　قربِ حق از قیدِ ہستی رستن است

طالبان کہ علمِ ظاہر نخواندہ باشند و ذکر شروع نمایند ایشاں را بخواندنِ علوم دینیہ امر فرمایند کہ صوفیٔ جاہل مسخرہ شیطان است و کسانیکہ علوم دینیہ خواندہ باشند ایشاں را بذکر و مراقبہ و عباداتِ ریاضات و تلاوتِ قرآن مجید و درود شریف و دعاء ماثورات و صلوٰۃ تہجد و اشراق و صلوٰۃ ضحیٰ و صلوٰۃ اوابین تحریض و ترغیب نمایند علیٰ حسبِ مراتب حالہم و تدریس تفسیر قرآن مجید و علمِ عقائد و حدیث شریف و علمِ فقہ و علمِ تصوف ممد نسبتِ خاندانِ حضراتِ ما است۔ و در کتاب عوارف المعارف منقول است از شیخ شہاب الدین سہروردی فاعلم ان للمرید مع الشیوخ اوان الارتضاع واوان الفطام قالوا ان الارتضاع اوان لزوم صحبت الشیخ والشیخ یعلم وقت ذلک فلا ینبغی للمرید ان یفارق الشیخ الا باذنہ قال اللہ تعالیٰ تادیباً للامۃ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاِذَا کَانُوْا مَعَہٗ عَلٰٓی اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ یَذْهَبُوْا حَتّٰی یَسْتَاْذِنُوْهُ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وای امر جامع

اعظم من امردین فلا یؤذن الشیخ للمرید فی المفارقتہ الابعد علمہ بان لہ اوان الفطام وانہ یقدر ان یستقل بنفسہ ویفتح لہ باب الفہم من اللہ تعالیٰ فاذا بلغ المرید رتبتہ انزال الحوائج والالہام باللہ تعالیٰ والفتح من اللہ تعالیٰ تعریفاتہ وتشبیہاتہ سبحانہ وتعالیٰ فقد بلغ اوان فطامہ ومفارقتہ قبل اوان الفطام ینالہ من الاغلال فی الطریق بالرجوع الی الدنیا ومتابعۃ الہوٰی۔

مکتوب سوم ایضاً بنام خلیفہ ملا امان اللہ صاحب موصوف الصدر

الحمد للہ الذی خلقنا وصورنا فاحسن صورنا باحسن الصورۃ من سائر الحیوانات البریۃ والبحریۃ و ہدانا للاسلام بالشریعۃ المحمدیۃ وخص فریق الصوفیۃ بفیوض علوم الیقینیۃ والمقامات الاسرارات الاحمدیۃ صلی اللہ علیہ وسلم۔ بعد از حمد وصلوۃ وتبلیغ دعوات وانیات اخوی اعزی ارشدی ملا امان اللہ صاحب سلمہٗ ربہٗ وزید ارشادہٗ ورفعہ اللہ الی معارج کمالات الدارین بحرمتہ النبی الثقلین۔ از فقیر حقیر لاشئے دوست محمد کہ مشہور بہ حاجی است کان اللہ لہٗ عوضاً عن کل شئی سلام مسنون ودعوات ترقیات مشحون مطالعہ فرمایند الحمد للہ کہ تاحین تحریر فقیر بمعہ اہل بیت خود و درویشان بخیر وصحت وعافیت است والمسئول من اللہ تعالیٰ سلامتکم وعافیتکم واستقامتکم علی الشریعۃ المحمدیۃ المصطفویۃ علیٰ صاحبہا الصلوۃ والسلام۔ بدانید کہ توحید کہ در اثناء طریقہ صوفیہ بر طالبانِ حق تعالیٰ ظاہر مے شود دو قسم است توحیدِ شہودی و توحیدِ وجودی۔ توحیدِ شہودی عبارت است از دیدنِ صفات و ذاتِ واحد حق تعالیٰ فقط واختفاء کثرت بالکل از نظر سالکان کہ مُرادان ومحبوبانِ حق تعالیٰ مے باشند۔ بسبب کمالِ عشق ومحبت وتزکیۂ نفوس ایشاں وجودِ ماسوا ہرگز در نظر ایں بزرگواراں درنیامدہ ووجودِ غیر حق را اعتبار نہ نہادہ اند۔ وجودِ مخلوقات کہ در اصل خود عدم است درمدرکۂ ایشاں عدم ولاشئے گردید۔ وجودِ ماسوا را بعنوانِ عینیت ومرآتیت و ظلیت ہیچ گاہ ملاحظہ نمے فرمایند کہ جمیع حجب تعینات حق تعالیٰ برایشاں قطع کردہ اند۔ ایں معرفتِ شہودی ناگزیر طالبانِ حق است کہ معرفت جمیع انبیاء واولیاء کاملین کہ تابع خاص شریعۃ

ایشان اند ہمین است وکتاب وحدیث برایں معرفت دالّ و ناطق است۔

وتوحیدِ وجودی عبارت است از دانستن سالکانِ طریقہ کہ متوسطان مے باشند اتحادِ وجود کہ بہ معنی مابہ الموجودیۃ است از جمیع اشیاء۔ یعنی مفہوم موجودات علوی وسفلی ذاتِ واحد است نہ آنکہ ذاتِ حق تعالیٰ وذاتِ موجودات واحد است کما زعم بعض الصوفیۃ الجہال کہ آں الحادِ صریح است نہ توحید بلکہ ایشاں بسبب محبت وتصفیۂ قلب وحدت کہ منزہ و مقدس وبے مثل وبے مانند وبے صورتِ ظاہری ومثالی وبے حلولی وبے چون وبے چگون است درکثرت بطریقِ عینیت ویا مرآتیت ویا ظلیت مشاہدہ وملاحظہ مے کنند موجبش آں کہ کثرت بتمامہ از نظرِ ایشاں بر نخواستہ از مقامِ فنا کہ اوّل قدم ولایت است نصیبہ بکمال نیافتہ بنائی ظہور ایں قسم توحید سُکر وقت وغلبۂ حال واستیلاءِ محبت لطیفۂ قلبی است۔ امّا محققین ایشاں وجود را مراتبِ خمسہ اثبات مے کنند وآں را تعینات پنج گانہ مے گویند۔ اوّل تعین کہ بر احدیت مجردہ متعین شدہ است وحدت مے گویند ودریں مرتبہ تعینِ علمی اجمالی اثبات مے نمایند۔ وتعینِ ثانی را واحدیت مے فرمایند کہ تفصیل اسماء وصفات است درحضرتِ علم ومرتبۂ جبروت مے نامند وایں ہر دو تعین را در مرتبۂ وجوب اثبات مے کنند و قدیم مے دانند۔ وتعینِ ثالث را مرتبۂ عالمِ ارواح وملکوت مے شمارند۔ وتعینِ رابع را مرتبۂ عالمِ مثال وتعینِ خامس را مرتبۂ عالمِ اجسام وناسوت قرار دادہ اند۔ وایں مراتبِ سہ گانہ را مراتبِ امکانی گفتہ اند وحادث مے دانند واحکام یک مرتبہ بر مرتبۂ دیگر ثابت کردن پیشِ ایشاں زندقہ است وکسانیکہ انا الحق وسبحانی ولیس فی جبتی سوی اللہ وہل فی الدارین سوی اللہ گفتہ اند درمقام حالت فنائے مے بودند ایشاں سُکارائے محبت وعشق حق تعالیٰ مے بودند۔ والا اگر بطریقِ حکایت نباشد وغلبۂ سُکر ومحبت ہم نداشتہ باشد بلکہ شائبۂ حلول واتحاد دارند قائلِ ایں قول را رد مے کنیم چنانچہ نصاریٰ را مے کنیم کہ بحلول واتحاد قائل اند۔ وایں سخنان و حالات وواقعات درحین غلبۂ حالت مقامِ حیرت وعین الیقین کہ فنائے اتم است حاصل مے شود

وقتیکہ سعادتِ ازلی از حق تعالےٰ شاملِ حالِ او مے شود او را بمقام حق الیقین کہ مقام بقاء اکمل است مشرف مے فرمایند ہمیں حالات و واقعات و کلمات سکریۂ ایشاں ہباءً منثوراً می گردد۔ پس ازیں کلمات و واقعات و حالات تحاشی مے نمایند و در میانِ خالق و مخلوق تمیز می کنند۔ خالق را خالق مے دانند و مخلوق را مخلوق مے فرمایند ماللتراب ورب الارباب۔ ایں کلمات و واقعات ہم از محق صادر مے شوند و ہم از مبطل۔ محق را آب حیات است و مبطل را سم قاتل در رنگ آبِ نیل است کہ بنی اسرائیل را آبِ خوشگوار بود و قبطی را خونِ ناگوار۔ ایں مقام مذلت الاقدام است جمِ غفیر از اہلِ اسلام بہ تقلیدِ سخنان اکابر الدین ارباب السکر از صراطِ مستقیم منحرف گشتہ در پسِ کوچہائے ضلالت و خسارت افتادہ و دینِ محمدی خود را بر باد دادہ اند ندانستند کہ قبولِ ایں سخناں مشروط بشرائط است کہ در ارباب سُکر موجود است و در مقلدانِ ایشاں کہ غلبۂ حال ندارند و بے سُکر اند مفقود۔ معظم ترینِ شرائط نسیانِ ماسوائے حق است سُبحانہٗ کہ دہلیز آں قبول است۔ و امتیازِ محق از مبطل استقامت بر شریعت است و عدم استقامت بر شریعت آنکہ محق است با وجود سُکر و بے خودی سر موئے ارتکاب خلافِ شریعت نخواہد کرد۔ منصور حلّاج با وجود قول انا الحق در زندان بار زنجیر گراں پانصد رکعت نمازِ نافلہ ادا مے کرد وطعام کہ دستِ ظلمہ بداں رسیدہ بود اگرچہ از وجہ حلال مے بود نمے خوردند۔ و آنکہ مبطل است اتیانِ شریعت بر وے چوں کوہِ گران است۔ آیۃ کریمہ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ نشانِ حالِ ایشاں۔ حضرۃ علاء الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ مے فرمایند کہ بزرگانِ دین.... و روندگانِ راہِ یقین باتفاق گفتہ اند در معرفت حق تعالیٰ برخورداری کسے یابند کہ طیبت لقمہ رزاق و صدق مقال شعارِ او باشد چوں ایں ہا مفقود شد بریں طامات و ترہات چہ سود۔ و بحضرت سہل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کسے گفت کہ شخصے مے گوید کہ نسبتِ فعلِ من بارادتِ حق تعالیٰ ہم چناں است کہ نسبتِ حرکاتِ ابواب۔ حضرت شیخ فرمودہ اند قائلِ ایں قول اگر کسے بود کہ مراعات اصول شریعت و محافظت حدود احکامِ عبودیت کند از جملہ صدیقان است و اگر نہ

از جملۂ زندیقان است۔ از بزرگے حکایت مے کنند کہ چوں درحینِ غلبۂ حالِ خود ارادہ مے کردند کہ بشطحیات تکلم نمایند رسول علیہ السلام حاضر مے شد انگشتِ مبارکِ خود بدہانِ او آوردہ مے فرمودند از من شرم نداری وگاہ گاہ درحینِ غلبۂ توحیدِ وجودی آواز مے شنید کہ از حضرت محمد مصطفٰے علیہ السلام شرم نداری، آں داعیہ از وے برفتے واز مخالفتِ شریعت محترز گشتے۔ وایں حقیر لاشئے را ازیں حالات و واقعات توحید وجودی بعنایت حق تعالٰے وبہ یُمن توجہ پیر دست گیرِ من قلبی وروحی فداہ ہیچ کلامے نیامدہ مگر دراوائلِ حالات ذوقیات وشوقیات وجذبیات بسیار مے داشتم درمیانِ ایں حالات گاہ گاہ خود را بصورتِ کلاں مے دیدم ودیگر اشیاء درنظرِ من حقیر وبے مقدار مے بودند در دلِ خود مے گفتم اگر بانگشتِ خود اشارت بکوہ کنم ذرہ ذرہ وقطعہ قطعہ مے شود۔ الحمد للہ الذی نجینا من ہذہ الحالات المہلکات العظیم وہدانا الٰی صراط الحق المستقیم۔ اے برادر صوفیہ باتفاق گفتہ اند نسبتِ بزرگانِ دین براں پیر حرام است کہ خود را از جمیع حشراتِ ارض واز سگِ گرگیں بہتر داند۔ اللہم حصل لنا البصیرۃ واظہر لنا بہا عیوبِ انفسنا وتُصَغِّر دُنیانا باعیننا وارزقنا من حیث لا تحتسب انت مولنا یا ناصرنا یا کافی الامور یا شافی الصدور۔ اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد واصحابہ اجمعین۔ وتحقیق وبیانِ دیگر آنکہ پیرانِ کبار طریقۂ ایں لاشئ فرمودہ اند توحید حالی کہ دراثناء طریقہ ایں طائفہ دست مے دہند دو قسم است توحیدِ[۱] وجودی وتوحیدِ[۲] شہودی کہ یکی دیدن است۔ یعنی مشہودِ سالک جز یکے نباشد۔ وتوحیدِ وجودی یکے موجود دانستن است وغیر اورا معدوم انگاشتن۔پس توحیدِ وجودی از قبیلِ علم الیقین آمد و شہودی از قسمِ عین الیقین۔ توحیدِ شہودی از ضروریاتِ ایں راہ است کہ فنا دریں توحید متحقق نمے شود بجز عین الیقین وعین الیقین بے آں میسر نمے گردد۔ زیرا کہ رویتِ یکے باستیلاءِ او مستلزم عدم رویت ماسواء اوست۔ بخلاف توحیدِ وجودی کہ نہ چنین است یعنی ضروری نیست چہ علم الیقین بے آں معرفتِ وجودی بقدرِ مرتبہ ہر مومن را حاصل است چہ علم الیقین مستلزم عدمیت ماسواء او نیست غایت مافی الباب مستلزم نفی علم ماسواء اوست در

وقتِ غلبۂ واستیلاءِ علم بآں یکے۔ مثلاً شخصے کہ علم الیقین بوجودِ آفتاب پیدا کرد استیلاءِ ایں علم الیقین مستلزمِ آں نیست کہ ستارہا را در آں وقت منتفی ومعدوم دانند۔ امّا وقتیکہ آفتاب را دید ومشہودِ او جز آفتاب نخواہد بود آں نادیدنِ ستارگان بواسطۂ غلبۂ نورِ آفتاب است و ضعفِ بصرِ رائی واگر بصرِ رائی بنورِ ہماں آفتاب استکمال یابد وقوت پیدا کند ستارہ را از آفتاب جُدا بیند وایں حاصل نمے شود مگر در حالتِ حق الیقین ومنشاءِ توحیدِ وجودی جمعی را بسبب کثرتِ ممارستِ مراقبات واشغالِ اہلِ توحیدِ وجودی ویا بتعقل وملاحظۂ معنی لاالٰہ الا اللہ بلا موجود الا اللہ است دست مے دہد ویا بواسطۂ مطالعۂ کتبِ توحیدِ وجودی ایں معرفت در متخیلۂ ایشاں نقش بستہ مے شود چوں بخیال وجعلِ جاعل مجعول است ہر آئینہ معلول است صاحبِ ایں توحید از اربابِ احوال نیست چہ اربابِ احوال اربابِ قلوب اند ایشاں از مقام و احوالِ قلب دریں وقت خبر ندارند واز مرتبۂ علم بیش نیست ولیکن علم را ہم درجات است بعضہا فوق بعضٍ اکثر ابناءِ ایں وقت بعضے بہ تقلید بعضے بمجردِ علم وبعضے دیگر بعلمِ ممتزج بذوق دلو فی الجملۃ وبعضے بالحاد وزندقہ دست بدامنِ ایں توحیدِ وجودی زدہ اند وہمہ از حق می دانند بلکہ حق مے دانند وگردن ہائے خود را از احکامِ شریعت بایں حیلہ مے کشایند ومساہلات در احکامِ شریعت مے نمایند وبایں معاملہ خوش وقت وخورسند اند وباتیانِ احکامِ امورِ شریعۃ اگر اعتراف دارند طفیلے مے دانند اما مقصود ورائے شریعت خیال مے کنند کلّا وحاشا و نعوذ باللہ من ہذا الاعتقادات الباطلۃ۔ ہر چہ مخالفِ شریعت است مردود است کل حقیقۃ ردّتہ الشریعۃ فہو زندقۃ۔ شریعت را بر جائے داشتہ طلبِ حقیقت نمودن کارِ مردان است۔ رزقنا اللہ سبحانہ الاستقامۃ علی متابعۃ سید المرسلین علیہ وعلی آلہ صلوٰۃ اللہ وسلامہ اجمعین۔

اسئولۂ چند نمودہ بودند جواب ہر یکے نوشتہ مے شود۔ کلاں دیدنِ وجود را تجلی معنوی گفتہ اند کسانیکہ از متابعتِ انبیاء صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین روئے گردانیدہ اند وسخنانِ

واہی مے گفتند سببش ہمیں تجلی معنوی بودہ است وطالبان کہ خود را خاکستر بینند حالتِ فناء بعض لطائف ویا کل لطائف است اگر بعد از خاکستر بوجود اصلی مے آیند آں حالت بقاء بعض لطائف ویا کل لطائف است۔ وجوشش خوردن در دیگ ومتلاشی شدن باز بوجود آمدن ایضاً حالتِ فنا وبقاء است۔ واذن دادن رسول علیہ السلام بخلافت مشعر بقا است وفرق درمیان تجلیات آنکہ تجلی فعلی آن است کہ سالک فاعلِ حقیقی حق داند نہ عباد وتجلی صفات ثبوتیہ کہ صفات از خود وماسوا سلب نمودہ بجناب حق تعالیٰ منسوب گردانیدہ بیند وتجلیاتِ شیونات این است کہ از سالک نام ونشان از خود نماند وانانیتِ او بالکل زائل گردد وتجلی صفات سلبیہ این است کہ سالک حق تعالیٰ را منزہ ومقدس داند وخود ومخلوق را لاشیٔ وعدم محض بیند۔ وتجلی شان جامع شامل ایں ہمہ تجلیات است۔ نزد متکلمین وصوفیان درمیان ایں بحث سخنان کثیر است۔ ودرمیانِ خود صوفیہ بجہتِ اختلافِ مراتب ومشاربِ ایشان اقاویلِ بسیار است وفنائے ہر مقام نزد فقیر باقسام است۔ وتجلی عبارت از ظہور واظہار پرتو فیوضاتِ ذات وصفات عظمت الوہیت حق تعالیٰ است کہ ہستی بندہ بتاراج دہند وتجلی ذات وصفاتِ حق تعالیٰ عدد ونہایت ندارند بلانہایت است اگرچہ بزرگان ایں طریقہ سہ نوع گفتہ اند ومحاضرہ حضور دل بتواتر برہان واستیلاء ذکر ومکاشفہ حضور دل است بنعت بیان بے تامل ومشاہدہ عبارت از دیدن آثار انوار وبروق جبروت درخواب یا بیداری۔ فاعلم ان قول الصوفیۃ فی التجلی اشارۃ الی رتبۃ الحظ من الیقین ورویۃ البصریۃ فاذا وصل العبد الی مبادی اقسام التجلی وہو مطالعۃ فعل الٰہی مجرداً عن فعل ماسوی اللہ تعالیٰ فیکون تناولہ الاقسام من الفتوح۔ وقتے کہ مکتوبِ شمار رسید فقیر عازم سفر ہندستان بود بدیں سبب جوابِ اجمالی نوشتہ گردید۔ مے گویم کہ اللہ وراء الوراء است واز دیدن ودانشِ مخلوقات مبرا است ؎

آں کہ بروے کشف شد ایں رازہا اونیارد برزباں اسرارہا

بس ترک گنم ماسوی اللہ را　　　دم نزنم بعد ازیں بچون و چرا

والسّلام ۱۲

مکتوب چہارم ایضاً بنام خلیفہ ملا امان اللہ صاحب ہراتی

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اخوی اعزی ارشدی عزیز از جان حقائق و معارف نشان مقبول بارگاہ اللہ الرحمٰن الوہاب ملا امان اللہ امنہم و سلمہم اللہ سبحانہ عن الآفات فی الدارین بحرمت النبی الثقلین۔

از فقیر دوست محمد احمدی کان اللہ لہٗ عوضاً عن کل شئی بعد از سلام مسنون اشتیاق مشحون مطالعہ نمایند۔ الحمد للہ کہ فقیر تاحین تحریر کہ دہم ماہ مبارک رمضان مے باشد بخیر است والمسئول من اللہ سلامتکم و عافیتکم و استقامتکم علی الطریقۃ المرضیۃ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام مکتوب مقبول مرغوب بمعہ تحفہ از دست ملا نصر اللہ رسید جزاکم اللہ عنا خیر الجزاء۔ از کثرتِ طالبان و از زیادتِ احوال باطن ایشاں معلوم کردہ بودند الحمد للہ والشکر علی ذلک۔ اللّٰہم زد فزد و کثر اخواننا فی الدین۔ ع

قیاس کن زگلستانِ من بہارِ مرا

شکرِ ایں نعمت بجا آرند لئن شکرتم لازیدنکم نص قاطع است ؎

دادیم ترا ز گنج مقصود نشاں　　　گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

حق سبحانہ وجودِ شمارا آفتابِ ہدایت دراں ولایت فرمایند بمنّہ و کرمہ و لطفہ اسولہ چند پرسیدہ بودند جواب ہر یک نوشتہ مے شود۔ بدانید بعضے طالبان کہ قبل از بیعت از عرش تا فرش وجودِ شیخ مے بینند و چیز دیگر نہ بینند بجز صورتِ شیخ۔ مخدوما در حقیقت متصرف حق تعالیٰ است و بظاہر پیر آلتِ ہدایت بعضی از مخلوقات گر دانیدہ اند۔ اول تجلی کہ از حق تعالیٰ با و مے رسد

ہمہ تا ثرے ۱۲

تجلی ارادی است کہ طالب را بطلب ذاتِ حق تعالیٰ دلالت مے نمایند بسوئے شیخ معروف یا غیر معروف حق تعالیٰ صورتِ آں شیخ در عالمِ معانی و عالمِ غیب و عالمِ مثال در حالتِ خواب یا در حالتِ بیداری بر قلبِ طالب متجلی کند بصورت احاطہ نہ عین احاطہ در خیال و ذہن او صورتِ شیخ منقش مے سازد بواسطہ عشق و محبت پس ہر جا کہ نظر مے کند صورتِ معنوی و مثالی مرشد کہ محیط مدرکہ قلب مسترشد است آں را مے بیند و بقدرتِ کاملہ حق تعالیٰ اشیاء دیگر از نظرش دور و مخفی مے کند ان اللہ علیٰ کل شئ محیط۔ محیط حق تعالیٰ است نہ بندہ ذرّہ بے مقدار لاشئے محیطِ عالَم کے شود۔ و ایں حالت را صوفیہ صافیہ فنافی الشیخ مے نامند۔ و بغیرِ فنافی الشیخ سلوک محال است۔ و کسانیکہ کلمۂ انا الحق و سبحانی و انا انا و منم منم مے گویند ایں حالت را بزرگان فنافی اللہ گفتہ اند۔ معرفت توحید وجودی کہ اہلِ توحید می گویند ہمین است۔ اگرچہ ایں حالت قوی و نعمت است در راہِ طریقت پیش مے آید مقصود نیست، مقصود توحیدِ شہودی است۔ سالکِ ایں معرفت ثانی، خود را ذرہ بمقدار بلکہ لاشئے مے بیند ہیچ گاہ کلمۂ ما و من بزبان نمی آرد۔ حالتِ توحیدِ وجودی دریں طریقہ شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ بر طالبان واقع نمی شود و اگر بالفرض واقع شود ہم اندک زمانے باشد پس قطع مے شود۔ و آں ہم در لطائف و ولایت صغری و محل قوی قائلان توحید در دائرہ ولایت صغری است وقتیکہ طالب بدائرہ ولایت کبری برسد معرفت توحیدِ شہودی دست مے دہد توحید وجودی اصلاً نمی ماند و در نجوم ظاہرہ و اقمار باہرہ و شموس طالعہ اقوالِ مشائخ بسیار است۔ و پیر دست گیر من خواجۂ خواجگان پیر پیران امام الطریقۃ اعنی حضرۃ شاہ احمد سعید صاحب قلبی و روحی فداہ برائے ایں مسکین چنیں بر نگاشتہ بودند۔ نجوم ظاہرہ عبارت از فیوض و برکات دائرہ ظلال اسما و صفات است کہ مانند کثرت جلوہ گر مے شود و اقمار باہرہ عبارت از فیض نفس صفاۃ و شیوناۃ است و شموس طالعہ کنایت از تجلیات ذاتی است و کلامِ حضرۃ برائے ما و شما کافی و شافی است حاجت بہ تفصیلِ دیگر نیست۔ و نوشتہ بودند کہ طالبان بکہ لطیفۂ قلب و روح فنافی اللہ و بقا باللہ مے شود یا نہ۔ چرا فنا نہ شود کہ ہر لطیفہ را فنافی اللہ و بقا باللہ است۔ فنا را ذکر مے کنم اجمالاً نہ بقا را۔ فنا بر دو قسم است۔ یکے فناء لطائف سالک است در جہت جذبہ ایں نحو از فنا است نہ عین فنا کہ سالک ازیں فناء عود بسوئے بشریت مے کند کہ ہنوز در راہ است و یکے فناء عین انانیت سالک

کہ خودرا و جمیع ممکنات را معدوم محض دید و جمیع اخلاق ذمیمہ باخلاقِ حمیدہ مبدل گردید این را
فنا مطلق وفنا اتم گویند و این فنا را عود بسوئے بشریت ممکن نیست و طالبان کہ در لطیفۂ
خفی بیان دائرہ قوس مے کنند دریں جا ظہور عین دائرہ قوس نیست بلکہ پرتو است ازاں مقام
نہ عین آں مقام باین دلیل کہ بزرگان اصل قلب در ولایت صغری و اصل روح در دائرۂ
اولٰے ولایت کبریٰ و اصل سر در دائرہ ثانی و اصل خفی در دائرۂ ثالث و اصل اخفی در دائرہ
قوس مقرر کردہ اند پس ہرگاہ کہ این اصل برائے لطائف ثابت شد لاچار پرتو و عکس اصول
در لطائف نمایاں مے شود۔ خصوص در طریقہ شریفہ نقشبندیہ کہ اندراج نہایت در بدایت
است چنانچہ حضرت شاہ نقشبند فرمودہ ما نہایت را در بدایت درج مے کنیم و ایضاً فرمودہ
معرفت تعالے بر بہاء الدین حرام است کہ اول قدم من آخر بایزید نباشد، طالب صادق
مستعد کہ عشق و محبت پیر خود بسیار دارد ساعت بساعت برنگِ پیر خود منصبغ می گردد
پس بالضرور عکوس احوال توسط و انتہائے پیر در طالب مبتدی پیدا مے شود ازیں تقریرات
معلوم شد مرید مبتدی کہ بمقاماتِ عالیہ نرسیدہ و احوالات توسط و انتہیٰ در و ظاہر شد
احوالِ پیر اوست کہ مرید مستعد آئینۂ پیر مے باشد۔ امرِ مشیخت بسیار سخت است فراستِ
صحیح و وجدانِ قوی مے خواہد۔ و قصہ موافق مشیخت مذکور نوشتہ مے شود کہ شیخ میاں عبدالغفور
بیگ صاحب از خلفائے کلاں شاہ صاحب بود کہ جمیع سلوک را تمام کردہ یک روز در
خانقاہ شاہ صاحب در میانِ حلقہ مریداں توجہ مے نمودند ناگاہ یک آدم از در درآمد بدستِ
میاں عبدالغفور بیگ صاحب بیعت نمود و اورا توجہ کردند۔ بعد از توجہ بہماں ساعت اورا
فرمودند شمارا فنا و بقا حاصل شد کارِ شما بسر انجام رسید۔ این فقیر در آں جا حاضر بودہ متعجب
شدم نزد حضرت پیر دستگیر خود آمدم این قصہ را عرض کردم کہ میاں عبدالغفور بیگ
صاحب بیک ساعت مریداں را بفنا و بقامے رسانند۔ حضرت پیر دستگیر من فرمودند
شیخ عکسِ خود را دیدہ خیال کردہ کہ فنا و بقاء طالب است۔ انتہیٰ۔ و یک جزو از قرآن شریف
ہر روز بلاناغہ و درود دلائل الخیرات و حصن الحصین خواندہ باشند اجازت است۔ حق سبحانہ
و تعالٰے شمارا از ضمن توجہ پیران کبارِ من نسبتِ قوی و ترقیاتِ بے شمار و فراست خوب دادہ
است اما مسترشدان را بر فنا و بقا و طے کردن مقامات ایشاں اطلاع و اشارت ندہند
کہ خرابی طریقت است اگرچہ پیران مجتہدانِ این فن ہستند قضیہ مقرر است المجتہد قد

یصیب و قد یخطی، مجتہدان ایں علم اگر مصیب شوند خوب دگرنہ نقصان و عیب از طالبانِ ناقص بذاتِ شیخ عائد است فقیر ملا الف را گفتہ بود کہ در اول بہار ہداں صوب روانہ میشود سبب بِ تعطیل چہ بود ؎

خوباں دریں معاملہ تعطیل مے کنند

د بدانند ہر کہ از ریاضات و مجاہدات مطلب راحت نفس کند و دنیا مقصود او باشد اگرچہ از وے چیز ہائے عجائب و خوارق عادات ظاہر شود آں استدراج و مکر است و نشانۂ استدراج آں بود کہ از عیوب نفس خود کور بود کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد اللہ بعبد شرا اعمی بعیوب نفسہ و اذا اراد اللہ بخیر ابصرہ بعیوب نفسہ۔

و ہر کہ ذکر و عبادت کند برائے حصول دانش آسمان ہا و زمین ہا و سیر و طیران آں و کشف و کرامت و خوارق عادات و مانند آں، پس آں کس عابدِ آں شد نہ عابدِ حق تعالیٰ و عمرِ خود ضائع کردہ باشد۔ چنانچہ بزرگاں گفتہ دانشِ ناسوت و سیر آں و تصرف در آں اعتبار نہ دارند۔ چنانچہ در خبر است کہ در زمان حضرت رسالت علیہ السلام منافقان بتہا در بغل گرفتہ نماز مے کردند۔ حضرت رسالت دل بخدا داشتند و دل بایشاں نہ کردند و اگر مے کردند از حضرت حق تعالیٰ باز مے ماندند و نقصانِ نماز مے شد کہ الصلوٰۃ معراج المومن عبارت ازاں است۔ و در معراج خبر غیر گفتن حرام است، و خبر گرفتن باطنِ محرماں نقصان کبرٰی است۔ چنانچہ روئے ظاہر گرد انیدن از کعبہ فسادِ نماز است ہم چنیں روئے باطن از حق تعالیٰ گردانیدن مقرباں را فسادِ نماز است۔ و دانستنِ ناسوت و سیر آں و تصرف در آں خود قصیر و حقیر است بلکہ دانشِ ہفت آسمان و زمین معدود در عالمِ صغرٰی است و عالمِ صغرٰی از عرش تا ثرٰی است و ایں ہمہ از عالمِ کبرٰی دور است. زیرا کہ دانشِ مخلوق است و آں دور از دانشِ خالق است۔ و دانش کہ در عالم کبرائے است علم اللہ و توحیدِ حقیقی و مشاہدہ و تجلیات است و سیر ہفت آسمان و زمین و دانشِ ایشاں بیہودہ زیرا کہ فانی اند و در فنائے ایشاں حضرت اسرافیل علیہ السلام صُور در دہان گرفتہ منتظرِ فرمان است۔ و سیر در ناسوت و تصرف و دانش از سیر و دانشِ ملکوت و جبروت و لاہوت فروتر است و مقربانِ حق تعالیٰ بدانشِ ناسوت سر فرو نیارند۔ زیرا کہ شیطان را ہم بقدرِ قوتِ خود سیر و تصرفِ ناسوت است بلکہ خبر دل ہائے جن و دانش دارند جا ریست

در درونِ فرزندانِ آدم کما قال النبی علیہ السلام الشیطان یجری فی الانسان کمجری الدم۔ چہ ایں دو حدیث شریف کہ قال النبی علیہ السلام کلما شغلک عن اللہ فھو معبودک وایضاً فرمودہ اند کہ کلما شغلک عن اللہ فھو صنمک بدیں مدعیٰ شاہدانِ عدل است۔ وچہ خوش گفت شیخ حسن واعظ کشمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ کہ مرا بسیار خوش مے آید۔ نظم

افسانۂ خویش مختصر کن　　بنشین در درونِ خود سفر کن
ہر وہم فہم خیال و ادراک　　در دل کہ جز اوست آں بدر کن
مطلوب بسے است در دو عالم　　از دل تو گذر از اں حذر کن
این است وصالِ جانِ جاناں　　زیں راہ بہر کسے خبر کن

وبدانند کہ کرامت بر دو قسم است۔ قسمِ اول ظہور علوم ومعارف الٰہی است کہ بذات وصفات وافعال واجبی تعلق دارند کہ ورائے طور نظر وعقل است وخلافِ متعارف ومعتاد کہ بندہائے خاص خود را بآں ممتاز ساختہ است ومخصوص باہلِ حق وارباب معرفت گردانیدہ۔

وقسمِ دویم باکوان تعلق دارند ومشترک میان محق ومبطل است۔ اہل استدراج را نوع ثانی حاصل است۔ نوع اول نزدِ حق تعالےٰ شرافت دارد کہ باولیاء خود مخصوص ساختہ است وگمراہان واعدا را دراں شرکت ندادہ۔ ونوع ثانی در عوام معتبر است و صاحبِ نوعِ ثانی در انظارِ ایشاں معزز ومحترم۔ ایں معنی از اہلِ استدراج ظہور مے نمایند نزدیک است کہ عوام از نادانی وے را پرستش مے کنند۔ مثل مشہور است کہ مے گویند "الناس تابعۃ للاخص الارزل کالنتیجۃ تابعۃ للاخص الارزل"۔ بلکہ ایں محجوبان نوع اول را از کرامات وخوارق نمے شمرند نہ بے خبر دان علمی کہ باحوال مخلوقات حاضر وغائب تعلق دارد کدام شرافت در وے حاصل است بلکہ ایں علم شایانِ آن ست کہ بجہل مبدل گردد تا نسیان از مخلوقات وحالات ایشاں حاصل نہ آید معرفتِ واجب محال است تعالیٰ وتقدس کہ بشرافت وکرامت سزاوار است وباحترام واعزاز شایان است ؎

پری نہفتہ رُخ ودیو در کرشمہ وناز
بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بوالعجبی ست

ازیں جاست کہ از متقدمین مثل سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ معلوم نیست کہ دہ خوارقِ عادات ازو نقل کردہ باشند۔ حضرت حق سبحانہ، از حال کلیم خود چنیں خبر دادہ است وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی تِسْعَ اٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ کثرتِ خوارق دلیلِ افضلیتِ صاحبِ آں نباشد وقلتِ کرامت دلیل نقصِ آں نہ۔ بسبب آں کہ ظہورِ خوارق داخلِ ماہیت ولایت نیست بلکہ از لوازمِ آن است وبسا است کہ کرامات بر و بگذرد واورا ازاں اطلاع نباشد۔ کرامات کہ اربابِ ارشاد را ضرور لیست آن است کہ مریدانِ رشید را از خُلقے بہ خُلقے برند واز حالے بحالے گذارند ومسترشدانِ ہر زمان از مرشد خویش کرامات وخوارقِ عادات مشاہدہ مے نمایند ودر قلبِ خود آثارِ تصرفِ شیخ پیدا وہویدا معائنہ مے فرمایند اولیا۔ اللہ را لازم نیست کہ بر عامہ خلق اللہ اظہار کرامات نمایند بلکہ معاملہ ولایت باستتار الیق است۔ اَوْلِیَائِیْ تَحْتَ قَبَائِیْ لَا یَعْرِفُھُمْ غَیْرِیْ بریں مدعا شاہدِ عدل است۔ وگفتہ اند عقوبۃ الانبیاء حبس الوحی وعقوبۃ الاولیاء اظہار الکرامات وعقوبۃ المؤمنین التقصیر فی الطاعات ؎

از نعمتِ ایں جہاں ثنائے تو بس است
وز نعمتِ آں جہاں لقائے تو بس است

حضرت مجدد الفِ ثانی؈ فرمودہ اند کہ شمول وعموم ایں نعمت یعنی گویا شدنِ دل بذکرِ حق تعالےٰ وحضورِ جذبات وکشفیات، در بدایت تعلیم مر طالبانِ ایں طریقہ را از الحاقات لازم البرکات حضرت خواجۂ ما است رحمہ اللہ تعالےٰ ہر چند کہ سابق ایں اکابر بودہ اما بایں تعمیم در بدایت نبودند۔ احوال ومواجید را ہیچ اعتبار نباید نہاد بلکہ کمر ہمت را باید لبست کہ بمحوّلِ احوال تواں رسید۔ پیرانِ کبار من احوال ومواجید را چنداں اعتبارے نہ مے نہند فقیر گفتہ بودند کہ بجائے خود نشین بفقر وفاقہ گزیں۔ وکسے گفتہ کہ بہرات بر دند۔ وگفتہ بودم کہ نسبت شما انشاء اللہ تعالےٰ بہرات مے رسد۔ در سالِ آیندہ نزد من بیایند بعد ازاں اگر عزم کنند خوب است۔ ابراہیم خاں را چہ کنند ویار محمد خاں را ؎

مُردگانند اغنیاء روزگار — اے اخی با مُردگاں صحبت مدار

سُبحانکَ لاعلم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم اللھم لاتکلنی الی نفسی طرفۃ عین ولا اقل من ذٰلک، السلام علیکم وعلیٰ من لدیکم ۱۲

مکتوب پنجم بحضرت پیر دستگیر خود حضرت شاہ احمد سعید صاحب مجددی، دہلوی ثم المدنی قدس اللہ سرہٗ

حامداً للہ تعالےٰ اولاً ومصلیاً علیٰ نبیہ ثانیاً والسلام علیٰ آلہ وصحبہ آخراً، حق سبحانہٗ سایۂ ارشاد پناہی ونور شمس ولایت جاودانی بندگی حضرت قطب العارفین امام الھُدٰی ایقین مغیث الوریٰ آمین القلوب والنہی نقطۂ دائرۂ اقطاب سکینۃ القلوب العاشقین مفتاح خزائن العرش ودیعۃ اللہ فی خلقہ خلیفۃ اللہ فی بریتہ مجدد الشریعۃ والحق والملۃ والدین شمس الاسلام والمسلمین، المخصوص بالطاف رب العلمین اعنی پیر دستگیر من غوث الاعظم قلبی وروحی فداہ بر سر کافۂ انام مستدام دارند بمنہٖ وکرمہ ولطفہ وعلی الخصوص حق مخدوم زادہ گان وصاحبزادہ گانِ کرام را، حفظ وحمایتِ خود باجمیع اہل بیت مصئون ومحفوظ دارند وخدام آں حضرت وملازمان آں جناب یالیتنی معہم فافوز فوزاً عظیماً۔

عرض می دارد ایں حضیض نیازمندان براں روضۂ معارج نازکہ مسند معالی واعزاز است کہ للہ فی اللہ بعین عنایت خود قبول وعزیز گردانند واز نظر رحمتِ عمیم خود اگرچہ بے ادب وبے عمل ونالائق است فرونگذارند کہ بندۂ خاص درگہ توام ؎

بے لطفِ تو من قرار نتوانم کرد   احسانِ ترا شمار نتوانم کرد
گر بر تنم شود زبانِ ہر موئے   یک شکرِ تو از ہزاراں نتوانم کرد

وعرض میدارد ایں تباہ حال آنکہ از احوالاتِ باطن الحال ہیچ اثرے نمے یابم نہ درحالتِ اذکار ونہ درحالتِ مراقبہ ونہ دروقتِ تلاوتِ قرآن مجید ونہ درحین ادائے صلوٰۃ فرضاً کان او نفلاً مگر صرف یقین وتصدیق از قلبِ خود بر موجودیۃ ذات وصفاتِ بے چون وبے چگون حق تعالےٰ ویقین وتصدیق بر عدمیتِ غیر خود را وجمیع ممکنات را ناچیزے بینم چراکہ محی وعلیم وقدیر وواجب الوجود وواحد وسمیع وبصیر فعال لما یرید ومتکلم واول وآخر وظاہر وباطن وخالق ورازق ومتحرک ومتصرف ہمہ اشیاء۔ اواست یقین وتصدیق مے دانم ممکن را از حقیقت عدم بقدرتِ کاملہ بوجود آورد وہرگاہ کہ حقیقت ممکن عدم شد پس ممکن را از خود نہ ذات ماند ونہ صفات، حق ماند وبس ؎

من نبودم جہاں نبود خدا بود   من نباشم جہاں نباشد خدا باشد

ویقین وتصدیق در امورِ اُخرویہ چنانچہ حشر و نشر وجنت و دوزخ وثواب و درجات حسنات وعذاب وعقاب بر سیئات وامثال آں ویقین وتصدیق در مقاماتِ عشرہ کہ مصطلح صوفیہ است چنانچہ توکل درہمگی امور بر حق کردن وا ورا کفیلِ رزق دانستن وصبر بر امور شاقہ کردن وجزع وفزع ناکردن وغیر ذلک من المقامات العالیۃ الا الرضا۔ چراکہ رضا برضائے او تعالیٰ شانہٗ درحین گرفتاری بندہ ببلیات ومصائب حق تعالیٰ کارِ سخت است اگر فضلِ حق تعالیٰ باشد آسان است۔ وبزرگان در تعریفِ رضا گفتہ اند کہ الرضا سرور القلب علی مصائب اللہ تعالیٰ مصائب کہ قضائے حق ورسول حق است بہ بندہ در آفاق باشد چنانچہ قحط وطاعون و ہلاکتِ اموال واولاد و یا در نفس باشد چنانچہ دست و پائے وگوش بریدن ومریض وگرسنہ وتشنہ شدن وغیر ذلک۔ قربان حضرت شوم حال خود مے گویم کہ سرور ورغبت ومحبوبیتِ ایں امور در قلب نمے بینم بجز صبر کہ از صبر کردن چارہ نیست وقتے کہ سُرور ورغبت ببلیات ومصائب حق تعالیٰ نشد رضا برضائے حق نشد ہرگاہ کہ رضا برضائے حق نشد حقیقتِ بندگی وطاعت نشد وقتیکہ از بندہ طاعت وبندگی نشد عیاذ باللہ مخسوٗ الدنیا والآخرۃ شد دریں امر مشکل چارہ دیگرم نیست مگر پیر دستگیر خود شفیع آوردم وبآں حضرت پیر دستگیر خود قلبی روحی فداہ التجا آرم کہ در حق ایں عاصی روسیاہ دعا وتوجہ شریف عنایت فرمایند تا کہ رضا برضائے حق شود ورضا برضائے پیر دستگیر شود کہ رضائے او رضائے حق است و رضائے حق رضائے اوست ؎

وکلت الی المحبوب امری کلہٗ
انشاء احیانی وانشاء تلقانی

ویقین وتصدیق در سائر احکام الشریعۃ ماموراً کان منہیاً۔ از وقتیکہ بقدم بوسی پیر دستگیرِ خود رسیدم تا بایں وقت مے دانم کہ روز بروز یقین وتصدیق خود را در ہمہ امور دنیویاً کان او دینیاً بفضل حق تعالیٰ وبعنایت نظر پیر دستگیر خود زیادہ زیادہ مے بینم الحمد للہ والشکر للہ علی ذلک اگرچہ قبل ازیں بایں امور یقین وتصدیق داشتہ بودم، اما ایں یقین وتصدیق نہ تصدیق اول است آں یکے وایں دیگرے شتان ما بینہما۔ قبل ازیں جوش وخروش و ذوق وشوق وآہ ونعرہ وبے خودی ومستر شدان از حد زیادہ بودند حتی کہ در اوائل حال ذکر از قلوب طالبان خاص وعام می شنیدند کہ کلمۂ مبارک اَللّٰہ اللّٰہ مے گویند چنانچہ از لسان ظاہر

می شوند۔ الحال جوش و خروش از طالباں نماندہ مگر احیانًا۔ وچند کس از طالبانِ حق را بامرِ حق سُبحانہٗ وبامرِ پیغمبرؐ وبامر وارشاد پیر دستگیرِ خود اجازت ترویج وانتشار طریقۂ شریفہ دادہ ام الحمد للہ خوب اثر پیدا کردہ اند جوش و خروش و ذوق وشوق وآہ نعرہ وبے خودی وکشف وکشوف وانواع حالات در حلقۂ طالبان ایشاں بسیار است الحمد للہ علی ذٰلک وایں سکین غریب شکستہ تنہا بے تو ماندہ محب و مخلص کہ غریق بحار فراق ونوائر اشتیاق دوست محمد کہ کمینہ نعلین بردار آں عتبۂ شریفہ است چند عرصہا و مدتہا کہ از قدم بوسی و دیدار آں صاحب محروم ماندہ ام کہ زنجیر تقدیر و سلسلۂ مشیت در حرمان زندان ہجراں... محبوس می دارند جز صبر و تسلیم چارہ ندارد ؎

کسے دم زچون وچرا نمی تواں زد | کہ نقشبندِ حوادث ورائے چون و چراست
شود میسرم دریں جہاں اینم | کہ باز با تو دل شادماں بنشینم
سرشت بدست تست منم دست آموز | چوں سوئے خودم کشی بسر باز آیم
اگرچہ درخور تو نیستم قبولم کن | واگر بدم واگر نیک چوں کنم اینم

التسلیمات والبرکات والمرحمات من اللہ تعالیٰ علیکم وعلیٰ من لدیکم ۱۲

مکتوبِ ششم بنام مُلّا محمد جانان صاحب ساکن مُرغہ!

الحمد للہ جاعل الذکر والمراقبۃ شریعۃ ومنہاجا، والصلوٰۃ علیٰ نبیّہ محمد یدخل الناس فی دینہ افواجا وعلیٰ آلہ وصحبۃ السالکین بسیرہ سبیلا وارشادا۔

اخوی اعزی ارشدی ملا محمد جانان صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ عن البلیات الآفاقیۃ و الانفسیۃ از فقیر دوست محمد کان اللہ لہٗ عوضا عن کل شئی۔ بعد از سلام مسنون اشتیاقِ مشحون کاشف ما فی الضمیر باد، الحمد للہ کہ فقیر تا حین تحریر بمعہ متعلقان و درویشان بخیر و عافیت است، والمسئول من اللہ تعالیٰ سلامتکم وعافیتکم واستقامتکم علی الشریعۃ و الطریقۃ المرضیۃ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔

اے برادر حقیقتِ بندگی در عبادات از خضوع و خشوع وشکستگی برائے جنابِ حق آں است کہ شہودِ عظمت حق تعالےٰ بر دلِ بندہ ظاہر شود وایں سعادت وعنایت موقوف بر محبت است ومحبت منوط بر متابعت سید الاوّلین والآخرین است علیہ الصلوٰۃ اتمہا ومن

التحیات اکملہا و متابعت موقوف بر دانستن طریق متابعت است پس بضرورت ملازمت علما۔ کہ وارثانِ علومِ دینی اند ازبرلئے ایں غرض مے باید کرد و از ملازمت علما۔ کہ علم را وسیلۂ معاشِ دنیوی و سبب حصولِ جاہ گردانیدہ اند دور باید بود و از محبتِ درویشان کہ رقص وسماع و تغنی مے کنند و ہرچہ باشد بے تحاشا گیرند و مے خورند و باموبر شرعیہ تقید نورزند پرہیز باید کرد و از شنیدن توحید و معارف کہ سبب نقصان عقیدہ در مذہب اہلِ سنت وجماعت شوند دور باید بود تحصیل علوم وظہور معارف حقیقت بازبستہ بمتابعتِ محمد مصطفٰے علیہ السلام است بزرگان و پیران ایں فقیر مشاہدات انوار و تجلیات و واقعات ومقامات وکشف وکرامات و خوارق عادات را اعتبار نہ نہادہ اند و مریدان را سعی وجہد دراستقامت بر شرع شریف و در حصول دوام حضور و آگاہی امر بلیغ مے فرمایند باقی و السلام ۱۲

مکتوب ہفتم ایضاً بملا جانان صاحب موصوف الصدر

الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ مبارکاً علیہ کما یحب ربنا و یرضیٰ، والصلوٰۃ والسلام الاتمان والاکملان علیٰ حبیبہ المصطفیٰ و علیٰ آلہ واصحابہ المجتبیٰ۔

امابعد الحمد والصلوٰۃ اخوی اعزی ارشدی ملا محمد جانان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ربہ از فقیر دوست محمد عفی عنہ بعد از سلام مسنون اشتیاق مشحون مطالعہ نمایند الحمد للہ کہ تا حینِ تحریر فقیر از جمیع وجوہ بخیر است والمسئول من اللہ تعالیٰ سلامتکم وعافیتکم واستقامتکم علیٰ جادۃ الشریعۃ المحمدیۃ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔ نوشتہ بودند کہ حال باطن در زیادت است۔ اللہم زد فزد۔ حق سبحانہٗ وجود شمارا آفتاب ہدایت سازد بمنہٖ وکرمہٖ ولطفہٖ۔ اے برادر ہنر ہمہ عبادت ذکر خداوند است جل سلطانہ وسعادتِ عظمیٰ کسے را رسد کہ از علائق عالم منقطع شود و آتشِ محبتِ حق تعالےٰ برو بے غالب شود۔ غلبۂ انس و محبتِ حق تعالےٰ جز بدوام ذکرِ او تعالیٰ میسر نمے شود و اصل ہمہ اذکار کلمۂ مبارک اللہ است و لا الٰہ الا اللہ است۔ ونتیجۂ حقیقت ذکر آں بود کہ از ہمہ اشیا گسستہ شود و بغیر محبتِ الٰہی ہیچ چیز التفات نہ نماید حتی کہ از وجود خود ہم گریزاں باشد و از ہمہ ماسوائے روے گرداند و مستغرق ذکر حق تعالےٰ شود فائدہ کلی از ذکر آں گاہ حاصل شود و ترکِ دنیا و

ترکِ شہوات و ترکِ ملاہی و نجات از شرِ نفس و شیطان بواسطۂ تکرارِ ذکرِ حق است۔ جلّ و علا۔ قل اللہ نبس و ماسوی ہوس و عبث و انقطع علیہ النفس۔ اللّٰھم لاتکلنی الیٰ نفسی طرفۃ عین ولا اقل من ذٰلک باقی والسلام۔

مکتوبِ ہشتم بنام خلیفہ مُلّا امانُ اللہ صاحب ہراتی

الحمدللہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر البریۃ وعلیٰ آلہ الطیبین الطاہرین۔

اخوی اعزی ارشدی ملا امان اللہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔ از فقیر دوست محمد کان اللہ تعالیٰ عوضا عن کل شیٔ و ثبتنا اللہ تعالیٰ وایاکم علی الشریعۃ النبویۃ والطریقۃ المرضیۃ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔ آدم کہ ارسال داشتہ بودند رسید۔ مذمت و ملامتِ خلق خود جمالِ ایں طائفہ است و صیقل زنگار ایشان است، بکارِ خود مشغول باشند و طالبان کہ ذکر در طریقۂ نقشبندیہ بجہر مے گویند و مستی مے کنند ایشاں را بگویند کہ ایں فعل باختیار است یا بغیر اختیار۔ اگر باختیار باشد دریں طریقہ جائز نیست و کسانیکہ بے ہوش شوند در وقتِ صلوٰۃ معذور اند و آں را بعد از افاقہ بہ تجدید وضو۔ و اعادۂ صلوٰۃ امر فرمایند و توجہ باطالبان اندک کنید چراکہ توجہ وافر مبتدی را مضرت مے رساند۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدےٰ والتزم متابعۃ المصطفیٰ۔

مکتوبِ نہم بحضرت پیر و مُرشدِ خویش قدس سرہٗ

حامداً و مصلیاً و مسلماً بعرض مرشدنا و امامنا و مقتدانا و وسیلتنا و شفیعنا فی الدارین۔ و کعبتنا و قبلتنا پیر دستگیر مرشد برحق اعنی حضرت شاہ احمد سعید صاحب قبلی و روحی فداہ مدظلہ اللہ تعالیٰ علیٰ مفارق المسترشدین۔ از بندہ درگاہ کمترین خدمت گاران فقیر حقیر لاشئ دوست محمد، بعد از تحائف الزاکیات و تسلیماتِ وافیات و دعواتِ صافیات می رساند کہ احوالاتِ ایں مسکین تا حین تحریر عریضہ من جمیع وجوہ مستوجبِ حمد و شکر است و صحت و تندرستی آں جنابِ عالی بمعہ صاحب زادہ گان کرام میاں عبد الغنی صاحب و میاں عبد المغنی صاحب و جمیع اہل بیت و خدام و ملازمان آں جناب را از درگاہ ربّ العزت خواستہ و خواہانیم آمین یارب العٰلمین۔ بعدہ المرام آنکہ وقتیکہ سالک بجائے رسد کہ ذاتِ خود و ذاتِ جمیع ممکنات را

لاشئ وعدم محض دید یعنی کہ مرا وا و ممکن را ہرگز وجود نیست۔ وجودِ مطلق وجودِ حق تعالیٰ است پس در مراقبۂ معیت و اقربیت وسائر مراقبات بچہ کیفیت تعین مورد و تصور فیض مے کنند۔ قبل ازیں حالت کہ در معیت لحاظ مے کردند ذات کہ با ما است و در اقربیت لحاظ فیض ذاتے کہ از من بمن نزدیک تراست و در سائر مراقبات ہم تعین مورد فیض مے نمودند الحال کہ ماومن مورد فیض نماند وماند وجود حق سبحانہٗ وبس۔ پس چگونہ دریں موطن شخص مورد و لحاظِ فیض مے فرمایند و در معیت و اقربیت حق سبحانہ لحاظِ معیت واقربیت صفاتی و یا ذاتی است ارشاد فرمایند۔ ومعنی مقام الجمع وجمع الجمع ومعنی لفظ کمون وبروز وبطون وبطن البطون۔ وفرق درمیان ہمہ اوست وہمہ از وست بنا بر تفصیل عنایت فرمایند۔ طالبانِ حق جل وعلا ایں غلام حلقہ بگوش از برکت پیر دستگیر من نہایت بسیار اند۔ تدریس کتب صوفیہ تدریسِ رسائل قدسیۂ حضراتِ من می شود و ماسوا مکتوب شریف کہ در دست نیامدہ و ہر سہ وقت حلقہ چنانچہ قانونِ حضراتِ ما است مے کنم۔ فیوضات وبرکات بے شمار است بسبب آں کہ رابطۂ حضرت ایشاں بریں بندہ بحدے غالب است کہ خودرا نمی بینم بجز حضرت ایشانِ من قلبی وروحی فداہ قربان حضرت شوم درمیانِ مردمان خوار وحقیر و ذلیل بودم پرتو قلب فیاضِ شما بر قلبِ سیاہ ایں بے عمل وبے کردار تافت مرا عزیز گردانید واگرنہ من ہماں دوست محمد حقیرم بواسطۂ نظر تو عزیزم، شکرِ ایں نعمتِ شما ادا نتوانم کرد ؎

گر بر تنم زباں شود ہر موئے
یک شکرِ تو از ہزار نتوانم کرد

از دنیا و اہل دنیا فارغ البال در زاویۂ توکل حق تعالےٰ نشستہ ام خطرہ و دغدغہ دنیائے دون ببرکت توجہ حضرت خود در دل نماندہ شب و روز بیاد حق جل وعلا مسرور و مشغولم وفتوحات کہ بواسطۂ وسبب جناب شما از حق سبحانہ وتعالےٰ مے رسد بہ مستحقاں می رسانم۔ ومن با اہلِ بیت ہم آسودہ مے خورم حق سبحانہ وتعالےٰ خیراتِ شما قبول کند و درجاتِ شما حق تعالےٰ بلند سازد۔ یک ختم برائے خود حضرتم کہ مدام خواندہ باشم عنایت فرمایند وعددش معلوم سازند کہ ثواب آں برائے حضرت خودم بخشش کنم۔ وملا پا محمد را گفتہ بودند کہ در نزدِ حاجی صاحب بروند و توجہ بگیرند از عنایت ومہربانی حضرت است، اگرنہ بندہ لیاقتِ ایں امر کجا دارد کہ مریدانِ حضرت خود را توجہ کند و فائدہ رساند۔ اما دل بسیار خوش شدہ،

بسبب عنایت و مہربانیِ حضرت خود کہ در بہرۂ این مسکین است از عین عنایت خود اگرچہ نالائق و بے ادبم فرو نگذارند از عنایتِ حق تعالےٰ و از برکت عین عنایت نظر و توجہ حضرتِ خودم کدورتے و ملالتِ دیگر واقع نیست سوائے دوری و مہجوری ازاں جنابِ عالی ؎

چہ نویسم کہ دل از داغِ جدائی خون است بقلم راست نیاید کہ زحد بیرون است

اگر از خدمتت دورم بدل شرمندگی دارم
چو قمری طوق بر گردن نشانِ بندگی دارم

والسلام ۱۲

مکتوب دہم بنام خلیفہ مولوی محمد عادل صاحب قوم کاکڑ ساکن ژوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی مولوی محمد عادل صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ۔ از فقیر حقیر لاشئے دوست محمد کہ مشہور بحاجی است کان اللہ لہٗ عوضاً عن کل شئی بعد از سلام مسنون و اشتیاق مشحون مطالعہ نمایند الحمد للہ کہ از حین تحریر کہ بستم ماہ صفر ختم اللہ بالخیر والظفر است، فقیر بمعہ درویشان بخیریت است والمسئول من اللہ سبحانہ سلامتکم و عافیتکم و استقامتکم علی الشریعۃ المحمدیۃ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔

باید دانست بر پیران لازم است کہ اعتقادات اہل سنۃ و جماعت مر مریداں را نشاں دہند و بہ روشِ بزرگانِ خود آگاہ سازند۔ لہٰذا قدرے ازاں مسطور گردید۔ بدانکہ تو آفریدۂ و ترا آفریدگار است کہ آفریدگارِ ہمہ عالم است و ہرچہ در ہمہ عالم است از وست و آفریدگارِ عالم یکے است وے را شریک نیست و ہمیشہ بودہ است کہ ہستی او را ابتدا نیست و ہمیشہ باشد کہ وجودِ وے را آخر نیست و ہستی وے را در ازل و ابد واجب است کہ نیستی را بوے راہ نیست و ہستیٔ وے بذاتِ خود است کہ وے را ہیچ سبب نیاز نیست و ہیچ چیز از وے بے نیاز نیست و قوامِ وے بذاتِ خود است و قوامِ چیزہا بہ وے است و در ذاتِ جوہر نیست و عرض نیست و وے را در ہیچ جا فرود آمدن نیست و وے را در ہیچ قالب فرود آمدن نیست و وے را ہیچ چیز مانند نیست و ہیچ چیز مانندِ وے نیست و وے را صورت نیست و چندے و چونی و چگونگی را بوے راہ نیست و ہرچہ در خیال و خاطر آید از کیفیت و کمیت وے

از آں پاک است کہ ہمہ صفات آفریدگان است وخوردی وبزرگی ومقدار را بوے راہ نیست ودرجائے نیست وبرجائے نیست بلکہ اصلاً جائے گیر نیست وجا پذیر نیست وہرچہ درعالم است ہمہ درزیر عرش است وعرش درزیر قدرتِ وے مسخر است واز صفاتِ ہمہ آفریدگان منزہ است۔ دریں جہاں دانستنی است ودر آں جہاں دیدنی است۔ چنانکہ دریں جہاں بے چون و بے چگون دانند وے را نیز در آں جہاں بے چون وبے چگون بینند۔ وباید دانست چوں سالک بعد از تصحیح نیت بذکر الٰہی جل سلطانہ اشتغال نماید وریاضات ومجاہدات وفقر وفاقہ پیش گیرد وتزکیہ وتصفیہ حاصل کند وحبِ دنیا از دلِ او بیروں رود وصبر وتوکل وتسلیم ورضا حاصل آید وایں معانی بقدرِ حوصلہ خود بتدریج وترتیب درعالم مثال مشاہدہ نماید وخود را از کدوراتِ بشری ورزائل صفات پاک ومصفا گرداند۔ ہر آئینہ سیر آفاقی را تمام کردہ باشد و پیران ایں فقیر ہر لطیفہ را از لطائفِ خمسہ عالم امر درعالم مثال نورے از انوار مقرر داشتہ اند۔ نورِ قلب زرد ونورِ روح سرخ ونورِ سر سفید ونورِ خفی سیاہ ونورِ اخفی سبز وانوار لطائف عالم خلق تندرج فیہا۔ ونورِ نفس لوامہ ابلق گفتہ اند۔ حضرت علاء الدولہ سمنانی قدس اللہ سرہ سرہ العزیز ہر نور را از انوار لطائفِ سبعہ مرتب نہادہ اند۔ لونِ خاکی کدورت را نور قالبیہ داشتہ اند ولونِ ازرقِ صاف را نورِ لطیفہ نفسیہ داشتہ ولونِ احمرِ حقیقی صاف را نورِ لطیفہ قلبیہ داشتہ ولون اصفر صافی نور لطیفہ روح داشتہ ونور ابیض نور لطیفہ سر داشتہ ولون اسود وبراق کہ از فوق بر سر نزول مے کند نور لطیفہ خفی داشتہ ولون اخضر صاف نور لطیفہ اخفی داشتہ۔ ہر سالک کہ در قوۃ متخیلہ خود ایں امور غیبیہ درصورت شہادت صید و قید مے کند ومحظوظ مے شود از پرتو تجلیات قدیم کہ منزہ از صورت واشکال وجہات است محجوب ماند۔ پس باید کہ بغیر ذکرِ حق جل وعلا ومراقبہ وتلاوتِ قرآن مجید وصلوٰۃ واستغفار ودرود شریف وانواع عبادات وشکستگی وبندگی ملتفت نباشد کہ مقصود از بندہ بندگی است نہ حصول انوار وتجلیات وکشفیات وکرامات۔ ازیں جہت حضرت شیخ شبلی علیہ الرحمۃ حصول وظہور ایں چیزہا را حجاب حق سبحانہ نامیدہ اند ومقام خیال پرستاں گفتہ اند۔ حضرت زین الدین قدس سرہ فرمودہ اند ہر شیخ کہ واقعات بر مریداں ظاہر مے کند ساعی درجہات حجاب الحجاب الشان است مگر چیزے کہ تعلق بتادیب وتربیت دارند ومرتبہ کسانیکہ درباطن خود انوار وتجلیات نہ بینند از کسانے کہ بینند کمتر نیست بلکہ بیشتر

است چہ اکثر حالات و واقعات و کشوف کونی ضعیف حالات را از سبب ایں می باشد کہ یقین ایشاں قوتے گیرند و ارباب یقین را باں چنداں التفات نیست انتہی۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ والسلام

مکتوب یازدہم بنام خلیفہ مولوی محمد عادل صاحب موصوف الصدر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی مولوی محمد عادل صاحب سلمہٗ ربہٗ۔ از فقیر حقیر لاشیٔ دوست محمد کہ مشہور بحاجی است کان اللہ لہٗ عوضاعن کل شیٔ بعد از سلام مسنون و دعوات ترقیات مشحون مطالعہ فرمایند الحمد للہ کہ تاحین تحریر فقیر بمعہ درویشان و متعلقان بخیر است و المسئول من اللہ تعالیٰ سلامتکم وعافیتکم و ترقی ارشادکم یوماً فیوماً ساعۃً فساعۃً و یرحمہم عبداً قال آمینا۔ ہذا ذکر عقائد الصوفیۃ اجمالاً۔

اجمعوا الصوفیۃ علیٰ ان اللہ تعالیٰ واحدٌ احدٌ لا شریک لہ ولا ضدّ لہ و لا ندّ لہ موصوفٌ بما وصف بہ نفسہ ومسمًّی بما سمّی بہ نفسہ لم یزلْ قدیمًا باسمائہ ونعوتہ وصفاتہ خالقًا لجمیع المخلوقین غیر مشبّہٍ بالمخلوقین بوجہٍ من الوجوہ ولا لہٗ حلول فی الاماکن ولا یجری علیہ الزمان ولا یحیط بہ شیٔ لیس بجسم فان الجسم ماکان مؤلفا والمؤلَّف یحتاج الی المؤلِّف ولا جوهر فان الجوهر ماکان متحیّزًا والرب لیس بمتحیّزٍ لانہ خالق کلّ متحیّز وحیّزٍ ولا هو بعرض فان العرض مالا یبقی زمانین وانہ تعالیٰ واجب البقاء دائمٌ لا اجتماعَ لہ ولا افتراق لہ ولا اعضاء لہ ولا ابعاضَ لہ ولا یزعجہ ذکر الذاکر ولا یلحقہ العبارات ولا تعیّنہ الاشارات ولا یحیط بہ الافکار ولا تدرک الابصار وکلما تصورہ الوهم او الخیال فاللہ سبحانہ بخلافہ فان قلت متی فقد سبق من الوقت وجودہ وان قلت کیف ذاتہ فلیس لذاتہ تعالیٰ تکیّف وان قلت این فقد تقدم هو علی المکان احتجب بعظمتہ وکبریائہ عن العقل والابصار فان سئلتَ عن ذاتہ فلیس کمثلہ شیٔ وان سئلتَ عن صفاتہ فهو احدٌ

صمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد وان سئلت عن اسمہ فھو اللہ الذی لا الٰہ الا ھو عالم الغیب والشھادۃ ھو الرحمٰن الرحیم وان سئلت عن فعلہ فکل یوم ھو فی شأن واجمعوا لصوفیۃ علی ان اللہ تعالیٰ لا یُریٰ فی الدنیا بالابصار ولا بالعقل الا من جھۃ الایقان واجمعوا علی ان اللہ تعالیٰ یری بالابصار فی الآخرۃ و السلام علیکم وعلی من لدیکم۔

مکتوب دوازدہم بخلیفہ ملا ہیبت آخوندزادہ ہریپال کسینغری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد از حمد وصلوٰۃ اخوی اعزی ارشدی ملا ہیبت آخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ. از فقیر حقیر لاشے دوست محمد کہ مشہور بحاجی است کان اللہ لہ عوضاً عن کل شئ بعد از ابلاغ سلام مسنون ودعوات ترقیات مشحون مطالعہ نمایند کہ احوالات ایں فقیر حقیر ودرویشان تاحین تحریر موجب حمد وستایش حق سبحانہ است امید از کرم کریم چنان است کہ ازاں طرف نیز چنیں باشد نصیحتے کہ بیاراں نمودہ مے آید این است کہ حاصل سیر وسلوک کہ در صوفیہ معمول است، انصباغ بصبغۃ اللہ وفناء رذائل واتصاف وبقا بحامد وتنور بانوار وبکیفیات کہ درمقامات پیش می آید وہر کرا یکی از فناء وبقاء وحالات قویہ بمقامے رسیدہ است بقوت دست دادہ وجہت حق غالب آمدہ وتسلیم ورضا وتوکل وصبر بوجہ احسن ہم رسانیدہ اورا افضل وشرف ثابت شدہ است بر غیر خود کہ دریں امور ثباتے ندارد۔ وبرائے رفع قبض باطن وتیرہ شدن کیفیات تلاوت باستماع قرآن مجید بالترتیل وتحسین صوت وحزن وطول قنوت در نماز بالکمال خضوع وخشوع مقرر است۔ واصحاب کبار رضی اللہ تعالےٰ عنہم بہمیں اعمال قرب خورسند بودند۔ ذکر جہر متوسط باآواز حزیں برائے ذوق وشوق وگرمی باطن احیاناً لاباس بہ۔ ہرگاہ در دل انجذاب پیدا شود بے اختیار آواز ذکر بدر رود وبلند مے آید ایں چنیں جہر را کس مانعی نیست ذکر خفی افضل است بر جہر۔ بچندیں مراتب ذکر خفی ہر وقت مے شود وذکر جہر مانند حبس در نفی واثبات برائے حصول گدازی وگرمی مقرر است مثل دواست ازالہ ستر وکسل را واجتناب است از بدعت نامرضیہ واز تحقیر مسلمانی وعیب بینی وسخن چینی وخود را قدر نہادن۔ باید کہ خود را محض عدم یافتن وکمالات را باصل آں دادن وحسنات خود را قابل قبول ندیدن وسیئات خود

مثل کوہے بر سر گرفتن۔ دبدی ہائے غیر را بتاویلِ نیک نگاہ داشتن ووقائع روزمرہ را از ارادہ حق سبحانہ دانستن۔ ایں طریقۂ اہلِ معرفت است رحمۃ اللہ علیہم۔ وحصول نسبت و توجہ بے اعمالِ ظاہری محال است۔ نورِ اعمال را در اطمینانِ باطن اثر تمام است۔ اندرون از التفات وعظمت پیراستہ و بیرون با اعمال و اخلاقِ نیک وشکستگی وانکسار آراستہ بالاتر ازیں کمال نیست اللّٰھم وفقنا لما تحب وترضیٰ۔ ودر وسطِ راہ دریں طریقہ اذواق و اشواقِ عجیبہ وجذباتِ غریبہ درپیش مے آیند۔ واحوال ایں طریقہ استمراری است وکمل ایں طریقہ را درمقام تجلی ذاتی دائمی بے پردۂ اسماء وصفات ودرجات آں قدمگاہی ست راسخ بے رنگی وغایت لطافت وصفا نسبتِ باطن ایشاں آمدہ کہ دستِ ادراک ازاں کوتاہ گشت نارسیدہ گاں گویند کہ در صحبتِ ایشاں جمعیت ہا وصفائی حاصل است وبس۔ نے بلکہ رسیدہ گاں بدوام تجلی ذاتی در افاضۂ فیوض وبرکات شانے عظیم دارند۔ ومستفیداں در اندک مدت حرارت وشوق وحضور پیدا کنند ھُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا۔ طالبِ خدا را ہمت باید بمراتب کمال رسیدہ شود۔ ہر آنچہ شرطِ بلاغ است با تومی گفتم۔ والسلام۔ وایں فقیر را بدعائے خیر خاتمہ یاد آرند کہ اللہ تعالیٰ بعنایتِ خود ایں لاشی را ایمان روزی گرداند آمین یارب العٰلمین دعا والسلام خیریت انجام۔ بجناب ملا ہیبت آخوند زادہ صاحب از فقیر حقیر جاناں وجمیع درویشانِ خانقاہ شریف رسانیدہ بکرم قبول فرمایند۔ دریں طریقہ شریفہ مجددیہ ذکر خفی معمول است۔ وذکر جہر کسے را تلقین نہ فرمایند مگر بے اختیار کہ از جوش وخروش وذوق وشوق بر زباں آرند باک نیست کہ حکم سُکر دارند معذور است ۱۲

مکتوب سیزدہم بمولوی محمد عادل صاحب کاکڑ ساکن ژوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد از حمد وصلوٰۃ اخوی اعزی ارشدی محمد عادل آخوند زادہ سلمہ اللہ تعالیٰ من جمیع الآفات۔ از فقیر حقیر لاشئے دوست محمد کان اللہ لہٗ عوضاً عن کل شئ بعد از سلام مسنون کہ سنت سید الانام است مشہود گردیدہ کہ طریقت دو[۲] جزء است۔ یکے جذب[۱] و دیگر سلوک[۲]۔ چوں جذبہ بمدد پیران کبار اجمالاً بر سالک وارد مے شود بغیر عمل کہ اختیار وعملِ

سالک را در حصولِ جذبہ دخلے نیست الآماشاء اللہ کہ موقوف بمحض عنایت است پس در تحصیلِ جزء ثانی کہ عبارت از سلوک است البتہ عمل وکوشش را در آں دخل است۔ سالک را جہد وہمت درکار است کہ آنچہ مقدور است دراں سعی نمایند۔ برائے تکمیل ایں ہر دو جزء سلوک کہ بزرگاں مقرر فرمودہ آں صاحب را جزء اول بعنایت حق تعالیٰ حاصل است در جزء ثانی سعی بلیغ داشتہ وعمل بعزیمت فرمایند نہ بفتویٰ کہ بنائے طریقۂ حضرات نقشبندیہ بر عزیمت است وبانکسارِ تمام وعبودیت وعبدیت اوقاتِ شریفہ معمور دارند وبندہ را در دعا یاد فرمایند کہ حق سبحانہ وتعالیٰ ایں بے عمل را ایمان سلامت دارند۔ وازیں طرف خاطر شریف خود راجمع دارند کہ تاحین تحریر خیر است۔ زیادہ والسلام مالاکلام ۱۲۶۶ھ۔ وحالاتِ ایں سمت از چون وچراعلماء مولوی صاحب بہ تفصیل بیان خواہد فرمود۔

مکتوب چہاردہم بملاہیبت آخوندزادہ ہرپپال کسیغری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی محبی ومخلصی مکرمی ملاہیبت آخوند صاحب دام اللہ برکاتہ، و فیوضاتہ، وسلامتہ۔ از فقیر حقیر لاشئے دوست محمد کہ مشہور بحاجی است عفی عنہ احوالاتِ فقراء ایں حدود تاحین تحریر درستائش حمد وشکر است۔ والمسئول من اللہ تعالیٰ سلامتکم وعافیتکم واستقامتکم علی الشریعۃ المحمدیۃ وطریقۃ الاحمدیہ علی صاحبہا صلی اللہ علیہ وسلم مخفی نماند کہ مکتوب مرغوب دراحسن الوقت ملاگنڈہیر آوردہ محاکاتِ مکتوبہ واضح گردید۔ مزید فرحت خاطرم گردید۔ طریقہ بزرگانِ ما ورع وتقویٰ وصبر وقناعت وتوکل ورضا است شمارا نیز باید کہ بایں ہا قائم ومستقیم شوید ویک نفس از یادِ حق غافل وکاہل نباید شد۔ یک ساعت باخدا بودن بہ از ملکِ سلیمانی ست۔ دیگر احوال محمد عادل آخوندزادہ بدیں منوال است کہ پیش ازیں در چند روز بصوب شہر قندہار روانہ کردہ ام بمعۂ دو طالبان تاحین تحریر احوالش نرسیدہ۔ دیگر از آدمانِ معتبر مسموع گردیدہ کہ در شہر کابل نادر حال معلوم شدہ سہ عدد قبورِ کودکاں ظاہر گردیدہ ہر حاجت مند کہ بمزارِ آنہا بیایند حاجت آں حق سبحانہ وتعالیٰ بکفایت سرانجام مے رسانند۔ نہایت تشہیر یافتہ۔ باقی والسلام۔ تحریر فی التاریخ دہم ماہ رجب

المرجب۔ در اذکار و مراقبات کہ بشما تعلیم کردہ شدہ برآں مداومت نمایند دراں فطور نرود و باطالبان وخلق ترش روئی نباید کرد۔ بہ رفق و حلم و مہربانی زندگی بایشاں باید کرد و از جمیع طالبان خانقاہ سلام مطالعہ باد بکرم قبول فرمایند ۱۲

مکتوب پانزدہم بملا راز محمد آخوندزادہ صاحب قندھاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ذی المجد والاکرام وعلی نبیہ محمد الف الف صلوۃ وسلام وعلی آلہ الاطہار و اصحابہ الاخیار مادامت اللیالی والانہار۔

اخوی اعزی ارشدی ملا راز محمد صاحب اوصلہ اللہ الی اقصی المراتب وعصمہ من الحوادث والنوائب۔ از جانب فقیر حقیر لاشئے دوست محمد کہ مشہور بحاجی است کان اللہ لہٗ عوضاً عن کل شیئ۔ بعد از سلام مسنون و دعوات ترقیات مشحون مطالعہ فرمایند۔ للہ الحمد والمنۃ کہ ایں فقیر بمعہ جمیع درویشاں تا تاریخ ترقیم ہذا کہ ہفدہم ماہ جمادی الثانی ۱۲۶۹ھ رطب اللسان بسپاس حضرت منعم علی الاطلاق است جلّت نعمائہ وتکاثرت آلائہ والمسئول من اللہ سبحانہ سلامتکم وعافیتکم واستقامتکم علی الشریعۃ والطریقۃ والحقیقۃ فانہا فوق الکرامۃ ویرحم اللہ عبداً قال آمینا رقیمہ کریمہ کہ بصحابت مجمع فضائل وکمالات منبع محامد ونوالات مقبول احمد مولوی صاحب مولوی فتح محمد فرستادہ بودند رسانید بورودِ مسعود مسرتہا بخشید و احوالِ مندرجہ بوضوح انجامید۔ المرام آنکہ اخوی آرزوئے فقیر ہمین است کہ انفاس مستعارۂ حیات در مراضی حق سبحانہ مصروف سازند و اوقاتِ عزیزہ خود را کہ بدل ندارد ضائع نسازند و ہمگی اوقاتِ خود را بظاہر مقید بشرع و در باطن مشغول بذکر حق سبحانہ دارند و دوام توجہ الی اللہ جل وعلی با نکسار تمام از اسبابِ قبول بجناب الٰہی است و فلاح ہر دو جہان منحصر دریں کار است و امورِ دین و دنیا و ظاہر و باطن بواسطۂ پیرانِ کرام بجناب الٰہی تفویض گردانند و مجاری کار را از تقدیرِ کارساز دیدن دبر وقائع لب چون وچرا نکشودن و با مردم مضائقہ و معارضہ نکردن و از ذلات ایشاں اغماض نمودن و مساوی بر روئے کس نیاوردن چہ اہل اللہ ہر چہ مے بینند و ہر چہ مے شنوند از حق شدہ دانند و نظر از اشخاص کہ تعینات اند مرتفع مے سازند و بدگوئندہ را

مکافات باحسان می نمایند و عفو تقصیراتِ ایشاں مے فرمایند۔ ع
ہر کہ ما را بد رساند راحتش بسیار باد

مقولۂ ایشان است و بہ توبہ و صبر و قناعت و زہد و توکل و شکر و خوف و تسلیم و رضا، موصوف بودن و کشف و کرامات و خوارقِ عادات مثل عوام الناس در نظر نیاوردن و از خود وماسوئی نا امید بودن و فقر و فاقہ را نعمتِ عُظمیٰ دیدن و طمع در مالِ مریداں و غیرہ نیاوردن و نظر بر قبولِ خلق و رَدِّ ایشاں نکردن و از غنا و اہلِ غنا محترز بودن و آنچہ میسر شود بفقرا رسانیدن و خدمتِ علماء و فقراء بمال و جان و تن کردن و از شر نفس و شیطان تا وقتِ مُردن نا امین بودن و خود را از جمیع مخلوقات حقیر دانستن و لاشئے دیدن ایں ہمہ اطوار پسندیدہ اند۔ خوش گفت ؎

ہر کجا ایں نیستی افزوں تراست
کارِ حق را کارگاہ آنسر است

اے برادر ہمگی متوجہ بحق سُبحانہ باشند و غمِ روزی نخورند و مشوش و پریشاں در طلبِ رزق نباشند کہ رزق از حق تعالےٰ جل وعلا مقدور و مقرر است۔ و پیرانِ کبارما فرمودہ اند، قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارہم الاقدس کہ امروز درویشی بہ لقمہ فروشی است خدائے تعالیٰ ازیں درویشی کہ دین فروشی است توبہ دہد۔ اول مسلمانی درست کنند بعدہٗ درویشی۔ پس طالب حق را باید کہ ہمیشہ در طلب علم لدنی و تلاشِ نسبتِ صوفیہ کہ غنیمتِ کبریٰ است باشد و در تجسسِ اہلِ دل و تفحصِ شیخ کامل و مکمل بود اگر عزیزے را دریابد کہ صحبتِ او مفتاح نسبت جذبی باشد و د تاثیر صحبت او در مردمان در میگرد باوے صحبت دارد تا حالتِ مطلوبہ یعنی یادداشت و دوام حضور و آگاہی ملکہ گردد۔ و دریافتن شیخ کامل و مکمل منحصر دراں نیست کہ در وے خوارقِ عادات و اشراف بر خواطر باشد و یا وجد و حال و شوق یافتہ شود زیرا کہ در بعضے ازیں چیزہا جوگیہ و فلاسفہ و براہمہ ہم شرکت دارند پس ایں اُمور دلیل سعادت نیست بلکہ دلیل صحیح و علامت شناختن شیخ کامل و مکمل آں است کہ اوّل باید شیخ بر ظاہر شرع مستقیم باشد و بر کتاب و سنت عمل مے نماید تا اطلاقِ متقی بر وے ممکن باشد کہ حق تعالیٰ عز شانہ ولایت را در تقوے حصر فرمودہ و گفتہ اِنْ اَوْلِيَاۤؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ۔ اگر کسے گوید کہ بعضے اولیاء روشِ ملامتی اختیار کردہ بودند و در ظاہر ازاں ہا آثارِ تقویٰ بنظر نمی آمد و بعضے کساں را فیوضِ باطن ازانہا رسیدہ گفتہ شود کہ نادر است و اعتبار غالب راست و نیز عقل و شرع حاکم است کہ دفع ضرر

از جلبِ منفعت اہم است و مقصود تر۔ پس جائے کہ ضرر متوہم باشد از انجا باید گریخت شخصے کہ در ظاہر متقی یافتہ شود باوے صحبت داشتن و دست در دستِ او دادن قباحتے نہ دارد واحتمالِ ضرر مفقود است فائدہ از وے رسد یا نہ۔ پس اگر صحبتش تاثیر کند کہ نزد علماء ظاہر و باطن معتبر باشد صحبت ایں چنیں مرد را کبریتِ احمر دانند و غنیمتِ کبریٰ شمارند۔ و اگر صحبتش تاثیر نہ دارد یا آں تاثیر نزد اکابر معتبر نباشد حسنِ ظن باں شخص داشتہ صحبتِ او ترک دہد و در جائے کہ رشد خود بیند آں جا رجوع نماید کہ مقصود حق جل شانہ است نہ آں مرد ؎

باہر کہ نشستی نشد جمع دلت ... وز تو نرہید زحمتِ آب و گلت

زنہار ز صحبتش گریزاں می باش ... ورنہ نکند روح عزیزاں بجلت

واگر کسے گوید تاثیرے کہ اکابر آں را معتبر داشتہ اند واضح تر باید گفت۔ گفتہ شود آں تاثیر آن است کہ در صحبتش حالتے پیدا شود کہ دل از دنیا سرد شود و محبتِ خدا و رسول و دوستانِ خدا و اعمالِ صالحہ و توفیقِ حسنات و اجتناب و بیزاری از سیئات دہد و از صحبتش بمقتضائے اذا رأوا ذکر اللہ خدا یاد آید و دوامِ حضور حاصل گردد و از یادِ الٰہی اطمینان و جمعیت میسر شود و ہر قدر کہ اعمال صالحہ کند نسبتے و حالتے کہ از اں کس بوے رسیدہ در آں قوت یابد و ہر قدر کہ از معصیت پدید آید تنگی و بے آرامی در گیرد و نسبتے و حالتے کہ از اں بزرگ او را رسیدہ باشد نقصان پذیرد۔ وقال علیہ الصلوۃ والسلام اذا سرتك حسنتك واساءتك سيئاتك فانت مؤمن کنایہ از ہمیں اطمینان و تنگی است ایں چنیں مرد را کہ صحبتش ایں تاثیر دارد کامل و مکمل باید دانست۔ و ایں صفت کہ در صحبتش حاصل شود او را کمال باید شمرد کہ ملازم است شریعتِ قطعیہ را و مفید است دوامِ آگاہی را و مقرب است بطاعات، و مبعد است از معاصی، و مزیل است رذائل اخلاق را از کبر و عجب و ریا و حسد و حبِ جاہ و مال و مانندِ آں۔ و مفید است اخلاقِ جمیلہ و اوصافِ حمیدہ را از حب فی اللہ و بغض فی اللہ و صبر و شکر و رضا و زہد و مانندِ آں۔ پس ایں چنیں مرد کامل مکمل اگر یافتہ شود صحبتش غنیمت باید دانست و خود را کالمیت بین یدی الغسال در دستِ تصرفِ او باید داد و احوال و واردات آں چہ وارد شود آں را بمیزانِ شرع باید سنجید اگر قبول کند قبول و اگر رد کند رد باید نمود و وجد و شوق و ذوق و مواجید و مانندِ آں آنچہ بے اختیار پیش آید در آں معذور است و بقصد و اختیار ہیچ حرکتے از یں حرکات کہ آں را عقل و شرعِ انور نمی پسندند نکند کہ ہرگز اکابر آں را بقصد و اختیار

نکردہ واہلِ باطل را اعتبار نیست وکدام نیتے نیک و مصلحتِ صواب در نخواہد کہ حرکتِ دیوانگاں را بر خود روا دارد و آنچہ بعضے اکابر گفتہ کہ رسومِ صوفیہ ہیچ نمی ارزد ہمیں معنی دارد۔ حضرت مجدد رضی اللہ تعالےٰ عنہ در مکتوبے مے فرمایند، مریدِ رشید و طالبِ مستعد ہر ساعت در سلوکِ طریق خوارق وکراماتِ پیر احساس کند و در معاملہ غیبی ہر زمان از وے مدد مے خواہد و مے یابد وظہورِ خوارق بہ نسبتِ دیگراں در کار نیست، اما بہ نسبتِ مریداں کرامات در کرامات و خوارق در خوارق اند چگونہ مرید احساسِ خوارق نکند کہ پیر دلِ مُردۂ مرید زندہ گردانیدہ است وبمکاشفہ و مشاہدہ رسانیدہ نزدِ عوام احیائے جسدی عظیم الشان است وخواص باحیاء قلبی و روحی پرداختہ اند و متوجہ احیائے دلِ مردۂ طالب گشتہ۔ والحق احیائے جسدی.... بہ نسبت احیائے قلبی کالمطروح فی الطریق است ونظر بآں داخلِ لعب وعبث چہ ایں احیاء سبب حیاۃِ چند روزہ، وآں احیاء وسیلۂ حیاتِ دائمی است۔ بلکہ گویم کہ فی الحقیقت وجودِ اہل اللہ کراماتے است از کرامات و دعواتِ ایشاں مر خلق را بحق جل سلطانہ رحمتے است از رحمت ہائے الٰہی جل شانہٗ۔ احیائے قلوبِ اموات آیتے است از آیت ہائے عظیم الشان۔ امانِ اہلِ ارض اند وغنیمتِ روزگار۔ بہم یمطرون وبہم یرزقون در شانِ ایشان است۔ کلامِ ایشاں دوا است و نظرِ ایشاں شفا۔ ہم جلساء اللہ وہم قوم لایشقی جلیسہم ولایخیب انیسہم۔ علامتے کہ محق ایں طائفہ از مبطل آں ہا باآں جدا است، آن است اگر شخصے باشد کہ استقامت بر شریعت داشتہ باشد در مجلسِ او دل را بحضرت حق سُبحانہ وتعالےٰ میلے و توجہے پیدا مے گردد و بہ وحدت از ماسوا مفہوم مے شود آں شخص محق است و در عدادِ اولیاء است علیٰ تفاوت الدرجات ایں ہم نظر بار بابِ مناسبت است۔ بے مناسب محرومِ محض و مطلق است ؎

ہر کرا روئے بہ بہبود نداشت
دیدنِ روئے نبی سود نداشت

اے برادر مدارِ کار بر طاعت است ہر قدر کہ ایں کار را مد است مبارک است وآنچہ مُخل ایں کارخانہ است ممنوع۔ در جمیع افعال و حرکات کہ قصد کند نیتِ نیک مرعی دارد و بر ہیچ عمل تا نیت دست ندہد مہما امکن اقدام نہ نماید و بہ عزلت وخاموشی راغب بود واختلاط با مردم بقدرِ ضرورت کند۔ وسائر اوقات بمراقبہ واذکار بسر برد وقتِ کار است

ہنگامِ صحبت درپیش است مگر صحبتے کہ از برائے فائدہ و استفادہ است محمود است بلکہ لابُد است ہم چنیں صحبت داشتن با اہلِ طریق بشرط فانی بودن در یک دیگر و سخن لایعنی در میان نیاوردن نیز مستحسن بلکہ در بعضے اوقات از عزلت راجح بود۔ و بہر نیک و بد کشادہ پیشانی باید بود کہ درپیش آید باطن منبسط یا منقبض باشد و ہر کہ بعذر پیش آید عذر او را قبول نماید و خُلق نیکو داشتہ باشد و اعتراض بر کسے کم تر کنند و سخن نرم و ملائم گویند و کسے را بغضب پیش نباید نگریست و در سخن گفتن رعایتِ قلب باید کرد و خواب بسیار و خندہ نباید کرد کہ ایں دل را می میراند و جمیع اُمورِ خود را با حق تعالیٰ بسپار۔ و اے عزیز دائماً در یادِ حق تعالیٰ خود را محبوس دار تا دلِ تو از تدبیر جمیع امور فارغ شود چوں دل بیک جانب شود جمیع اُمور ترا او کفایت خواہد کرد۔ و نیز بندہ گان بر تو مہربان سازد کہ باُمورِ تو قیام نمایند۔ بالجملہ در یادِ حق جل شانہ باشی و بتدبیر امورِ نفسِ خود مشغول مشو۔ بر ہیچ کس بغیر خدا اعتماد منما و در جمیع احوال عمل سنت را باید گزید و از بدعت مہما امکن احتراز باید نمود و در زمانِ بسط حدودِ شرعیہ را نیک رعایت باید کرد و از جان باید رفت و در ہنگامِ قبض امیدوار باید بود و دل تنگ و مایوس نباید شد بر وعدۂ حق سبحانہ نظر باید داشت کہ فرمودہ (آیہ کریمہ) فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝ در شدت و رخا قصد کند کہ یکساں باشد۔ اے برادر اخلاقِ فقیر سکون است نزد فقدان و اضطراب است نزد وجود و انس بہموم و وحشت از فرحائے و در ورود حوادثِ کونیہ ظاہر و باطن متذبذب نشود و بے رنگی نسبت و بے مزگی احوالِ باطن از کمالِ نسبت ایں طریقہ شریفہ مجددیہ است۔ چنانچہ حضرت محبوبِ سبحانی مجدد و منورِ الف ثانی رحمہ در جلدِ اول از مکتوبات قدسی آیات در مکتوب دویست و بیست و یکم بسید حسین مانک پوری فرمودہ دریں طریقہ در ابتداء حلاوت و وجدان است و در انتہاء بے مزگی و فقدان کہ از لوازم ایاس و حرمان است بخلاف طُرقِ دیگراں کہ در ابتداء بے مزگی و فقدان دارند و در انتہاء حلاوت و وجدان۔ و ہم چنیں دریں طریقہ در ابتداء قرب و شہود و در انتہاء بُعد و حرمان۔ بخلاف طُرق سائر مشائخ۔ اللّٰھم ثبتنا علی الشریعۃ المصطفویۃ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام اعتقاداً و قولاً و فعلاً و حالاً ظاہراً باطناً رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً ۚ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ۔ اللّٰھم ثبتنا علی اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ و مذہب ائمۃ الحنفیۃ و اَمِتْنَا علیہا و احشرنا علیہا و صلی اللّٰہ علی سیدنا محمد و الہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین، آمین یا رب

العلمین۔ الحمد للہ اولاً و آخراً ظاہراً و باطنا باقی والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ والتزم متابعۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اے برادر باید دانست کہ جائز نیست اخذ طریق الی اللہ تعالےٰ مگر از شیخ کامل مکمل زیرا کہ ناقص صاحب ہوا است و آنچہ مشوب ہوا است اثر نمے کند و اگر اثر کند اعانت بر ہوا نماید پس حاصل مے کند ظلمت بر ظلمت و ایضاً ناقص تمیز نمی کند میان طرق موصلہ حق سبحانہ و غیر موصلہ باو سبحانہ چہ او غیر واصل است و فنا و بقا ہرگز دست نہ دادہ است و تمیز نمی کند میان استعداد مختلفہ طالبان و چوں تمیز میان سلوک و جذبہ نکند بسیار باشد کہ استعداد طالب مناسب بطریقۂ جذبہ بود و غیر مناسب بطریق سلوک باشد و ناقص جہۃ عدم تمیز میان طرق و استعدادات طریق سلوک امر فرماید و گمراہ کند او را مثل خود۔ و شیخ کامل و مکمل چوں ارادۂ تربیت و تسلیک کند لازم است کہ اول ازالہ نماید آنچہ باو از ناقص رسیدہ است و اصلاح آنچہ بسبب آں فاسد گردیدہ است بعد ازاں بذر صالح کہ مناسب استعداد او باشد اندازد فتنبت نباتا حسنا مثل کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت فی الارض و فرعھا فی السماء فصحبتہ کبریت احمر و نظرۃ دواء و کلامہ شفاء و ماد و نھا خرط القتاد۔ و شیخ کامل کہ بعد از فنا و بقاء رجوع بر تکمیل ناقصاں استعداد مرید مے شناسد پس معاملہ مناسب استعداد در کار می دارد و اگر استعداد او بسبب ملاقات ناقص فاسد شدہ باشد پس معاملہ حسب استعداد او کند مانند طبیب حاذق، اوّلاً جہد خود در تشخیص مرض صرف کند بعد ازاں دوا دہد و اگر قابلیت ازالۂ مرض از طبیب ناقص ضائع شدہ اوّلاً معالجہ ازالۂ اثر دوا ناقص کند بعد ازاں توجہ بازالۂ مرض نماید فصحبۃ الشیخ الناقص الذی ما تم امرہ بالسلوک والجذبۃ سم قاتل والانابۃ الیہ مرض مھلک تضییع لاستعدادہ الرفیع۔ پس تکمیل جز از شیخ کامل مکمل صورت نمی گیرد۔ پس اخذ طریق الی اللہ تعالےٰ از ناقص جائز نیست و نہ از مقلد باباے کاملین و مکملین کہ ... بمسلک صوفیہ علیہ سلوک نہ نمودہ باشد و بمبلغ ایشاں واصل نہ باشد چہ نسبت ارادہ بجز تعلیم و تعلم و وصول درجۂ تکمیل صورت نمی گیرد در چیزے ازاں نیست۔ و طریق افادہ و استفادہ مبنی بر مناسبت طرفین است و مبتدی را در ابتداء مناسبت بجناب حق سبحانہ نیست پس لابدی شد است از برزخ و آں شیخ کامل و مکمل است کہ در مرتبۂ عدالت نزول نمودہ

است ومدارِ طرق مشائخ بر صحبت است نہ بر قیل وقال چہ آں مرید بطال است در طلب واجازۂ بعض کُمل باہل جذبہ برائے تکمیل نیست بلکہ جہت رفع غفلت شائع است در خلق و کُمّل چوں غفلت در مردم وعدم توجہ ایشاں بخالق الخلق وعبادات دیدند از روئے شفقت بعض اہلِ جذبہ را برائے تلقینِ ایشاں مامور سازند پس تلقین مردم مے کنند و نوع حال در صحبت او بایشاں ساری مے گردد فتنبھوا عن نوم الغفلۃ وان لم یحصل لھم الکمال وہم چنیں اجازت ایشاں بہ بعض مبتدیاں کہ اہل جذبہ نباشند چہ اگرچہ حظ از انوار باطنی ندارد امامردم بوے منتفع مے گردند مثل چقمق از آتش کہ مودع در واست نفع مند نمی گردد و مردم باخراجِ آں ازو منتفع می گردند۔ پس اجازت وتاثیر مطلق علامتِ کمال نیست بلکہ بودن علامت برائے کمال بعد از رجوع جہت تکمیل ناقصان است وتاثیر از تکمیل ناقص مجاز البتہ صاحب جذبہ باشد زیراکہ در تلقین وے نقصان است صاحب دولتے کہ صحبتِ او کافی است ونظر او شافی آن است کہ نسبت او علی الدوام بجذب قوی صورت گرفتہ باشد وظاہر او باطن او را شاغل نباشد ونہ برعکس چہ اول سالک نیست وثانی مغلوب الحال است وصاحبِ کمال ومرتبۂ تکمیل مفوض بثالث است کہ در مقام عدالت نزول یافتہ ہمیں مرتبہ دعوت خلق است ونازل دریں کامل مکمل است ودر حدیث است ان ھذا العلم دین فانظروا عمن تأخذون دینکم اشارہ است بانچہ گفتہ ایم۔ وایں مرتبہ در اصطلاحِ ایشاں مسمی بمرتبۂ قلب است۔ استفادہ وافادہ بایں مرتبہ مربوط است وتاثیر وتاثرہ بآں رتبہ منوط باتیان احکام شرعیہ است وانزجار از امور منہیہ درایں جا صورت می گردد اگر ایں چنیں صاحبِ دولت بہم رسد صحبتِ او کبریتِ احمر است ؎

صحبتِ روشن ضمیراں کور را بینا کند
اختلالِ چشم عینک را حروف آموز کرد

وچوں ایں چنیں صاحب دولتے کہ صحبتِ او راشاید بدست آید مرید را باید کہ رشتۂ اختیار بدو سپارد وخود را مابین یدیہ مثلِ میت بے اختیار شمارد ومثل معاملہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بادو درکار دارد چہ او بصحبت معنعنًا نائب مناب برحق وخلیفۂ مطلق سردفتر انبیاء است علیہ وعلی آلہ وعلیہم الصلوۃ والتسلیمات پس باد شیوۂ صدیقاں

پیش گیرد و خرق عادات از و طلب نہ نماید و در حضورِ او سخن بلند نگوید و در جانبِ او پا دراز نکند و کمالِ خود را در رضاء او داند و از وے دیگرے را بہتر نداند و پائے بر مصلی او و جائے او نہ نہد و در ہمہ حال رابطۂ قلبی کہ راہ اخذ فیوضات است پیوستہ دارد و در غیبت و حضور فداء او باشد و نامِ او بجز ادب بہ زبان نراند و در ہر وقت از وے ہراساں باشد و ہر واقعہ کہ بروے روئے ظاہر نماید از و نپوشد و ہرچہ در واقعات و مبشرات بہ بیند اگرچہ از شیخ دیگر باشد از پیر خود داند چہ برائے آزمائش مریداں لطیفۂ پیراں بقدرت ایزدی بصورت شخص برایشاں ظاہر مے گردد و برائے امتحانِ شاں چیزے گوید از نفع و ضرر باید کہ باعتقادِ جازم از پیر خود داند وغیر ذلک در امور دیگر۔

مکتوبِ شانزدہم بنام مولوی شیر محمد کلاچوی کہ مجازِ حضرت بودند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی اطلع فی فلک الازل شمس النبوۃ المحمدیۃ و اشرق من افق اسرار الرسالۃ مظہر تجلیات الاحمدیۃ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اخوی اعزی ارشدی مولوی شیر محمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ فی الدین والدنیا وجعلہ اللہ تعالیٰ عاشقاً و محباً لذاتہ۔ از فقیر حقیر لاشئے دوست محمد کہ مشہور بحاجی است کان اللہ لہ عوضاً عن کل شئی۔ بعد از سلام کہ سنت خیر الانام است مشہود بضمیر منیر مے گرداند۔ الحمد للہ والمنۃ کہ احوال ایں فقیر بمعہ جمیع درویشاں تا تاریخ ہفتم ماہ ربیع الاول مقرون بحمد و شکر است و والمسئول من اللہ تعالیٰ سلامتکم وعافیتکم وثباتکم علی الشریعۃ والطریقۃ والحقیقۃ ویرحم اللہ عبداً قال آمینا۔ اے برادر ہمگی خود مصروف بذکر حق سبحانہ و دوام توجہ الی اللہ عز شانہ باید داشت تا یک لحظہ و لمحہ غفلت از جنابِ قدس او نرود کہ دریں راہ ناگزیر طالبانِ حق جل وعلا است و در اشاعت نسبت شریفہ بزرگان سعی بلیغ مرعی دارند کہ زمان قُربِ قیامت و اوان فتن است و ایں را عین مرضی حق دانند مِن احب عباد اللہ الی اللہ من حبب اللہ الی عبادہ۔ و مَن احییٰ سُنّتی بعد ما امیتت فلہ اجر مائۃ شھید شنیدہ باشید و شرط الاجازۃ ترویج الطریقۃ الصوفیۃ والاستقامۃ علی الشریعۃ المصطفویۃ علی صاحبہا الصلوۃ والتسلیمات ظاہراً

لہ یعنی در حق خود نہ مطلقاً ۱۲ عطا محمد عفی عنہ

وباطناً کہ بقدرہ ذرّہ حتی المقدور از حد و شرعیہ تجاوز نورزند۔ خصوصاً صلوات خمسہ باوّل وقت بجماعت گذارند و ہر ساعت بذکر و مراقبہ مشغول بودن وقلت الکلام وقلت المنام و قلت الطعام وقلت الاختلاط مع الانام کردن و بہ توبہ وصبر و توکل وقناعت وزہد وشکر و خوف وتسلیم ورضا موصوف بودن وکشف وکرامات وخوارق عادات مثل عوام الناس، درنظر نیاوردن و از خود و ماسوا نا امید بودن وفقر وفاقہ را نعمتِ عُظمیٰ دیدن وطمع در مالِ مریداں وغیرہ نیاوردن ونظر بقبول ورد خلق نہ کردن واز غنی واہل غنی محترز بودن واز غیبت ومذمتِ خلق مجتنب بودن وبا مردم مضائقہ ومعارضہ نکردن واز ذلات اغماض نمودن واز شر نفس و شیطان تا وقتِ مُردن ناایمن بودن وخود را از جمیع مخلوقات حقیر دانستن ولاشئے دیدن و در طلبِ روزی و رزق مشوش نشدن کہ رزق از حق تعالیٰ مقدر و مقرر است برائے مخلوقات وعلم وعمل و افسونات وتمارات مثل عوام الناس وعلماء بے عمل وسیلۂ دنیا نسازند وسعادتِ دینی ودنیوی در علم وعمل است اوّاکان خالصاً اللہ تعالیٰ وموافقاً المتابعۃ نبینا محمد علیہ الصلوٰۃ و السلام قولاً وفعلاً واعتقاداً واگر کسے عالم باشد باقوال وافعال واعتقاد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم وعمل باآں نہ کند عالم نیست چنانچہ در حدیث شریف است عن ابی درداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یکون المرء عالماً حتی یکون بعلمہ عاملاً۔ والسلام ۱۲

مکتوب ۱۴ بخدمہم بنام ملا قطبُ الدین اخوندزادہؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد۔ اخوی اعزی ارشدی ملا قطب الدین اخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ الولی الواہب واوصلہ اللہ تعالیٰ الی اقصی المراتب۔ ازجانب، فقیر حقیر لاشئے دوست محمد کہ مشہور بحاجی است کان اللہ لہٗ عوضاً عن کل شیٔ۔ بعد از سلام مسنون ودعوات ترقیات مشحون مطالعہ نمایند للہ الحمد والمنۃ کہ احوالات وگذارشات فقرائ ایں جائے قرین حمد ومحامد ایزدی است والمسئول من اللہ سبحانہ سلامتکم وعافیتکم وثباتکم علی الشریعۃ والطریقۃ والحقیقۃ فانہا فوق الکرامۃ ویرحم اللہ عبداً قال آمینا۔ المرام آنکہ مکتوب مرغوب کہ ابلاغ داشتہ بودند رسید مندرجہ اش بوضوح انجامید۔ جزاکم اللہ تعالیٰ عنا خیر الجزاء۔

دیگر آنکہ اے عزیز دنیا جائے غرور و آزمایش است نہ شہرستانِ سرور و آسایش، پس خردمند و دانا آن است کہ بعد از نماز پنج گانہ مفروضہ بجماعت مسنونہ باوّل وقت مستحبہ بگذارد و انفاسِ مستعارۂ خود را مبذول بذکر حق جل شانہٗ دارند کہ فلاح دو جہانی و صلاح جاودانی منحصر دریں کار است وہم تمامی انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام علیہم الرحمۃ سرمدًا و ابدًا اشتغال بلا امہال بذکر اللہ و لا الہ الا اللہ کہ اسم ذات و نفی و اثبات است ورزیدہ تا یک لحظہ و لمحہ بے یادِ حق جل شانہ براوشاں نہ گذشتہ و انقطاع از ماسوی اللہ بکلی نمودہ و ہمگی اوقاتِ خود متوجہ جناب قدس بودند۔ چنانچہ قادر لایزال در کلام خود بہ پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وسلم خطاب فرمودہ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ یعنی یاد کن پروردگارِ خود را بر سبیلِ دوام در ہر وقت خواہ در روز و خواہ در شب و خواہ در عمل تا بحدیکہ آں حضور دوام پذیرد کہ ہیچ شغل و عمل از یادِ حق باز نماند و اگر خوفِ آں باشد کہ بسبب شغلے و عملے از ذکرِ حق باز خواہم ماند پس آں شغل از خود دور کن وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا یعنی منقطع شو از ہر عملے کہ ترا از یادِ حق باز دارد بسوی پروردگارِ خود بیاد کردن۔ چراکہ روز قیامت ہیچ چیز خلاصی نیست مگر بدلے کہ از گرفتاری غیر صحیح و سالم باشد چنانچہ حق سبحانہ فرمودہ در کلام مجید خود يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ إِلَّا مَنْ أَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ۔ پس بر تابعانِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم واجب و لازم کہ متابعتِ او صلی اللہ علیہ وسلم در اقوال و افعال و احوال یعنی ظاہر و باطن بجاں پذیرند و دوام ذکر اللہ و انقطاع از ما سوی اللہ پیشۂ خود سازند و ورع و تقوی و صبر و توکل و تسلیم و تفویض و رضاء حق جل شانہ طریقۂ خود دارند۔ وہم اے برادر باید کہ دائم خود را محبوس در یادِ حق جل شانہ دارتا دلِ تو از جمیع عوائق و علائق ماسوی اللہ فارغ شود پس ہمہ امور دنیوی و دینی ترا او کفایت خواہد کرد۔ قل اللہ و بس و ماسواہ عبث و ہوس فانقطع علیہ النفس، کار این است غیر ایں ہیچ باقی والسلام۔

محررہ بتاریخ دوازدہم جمادی الاول ۱۲۷۲ھ ہجری المقدس۔

مکتوب ہژدہم بنام خلیفہ ملا امان اللہ صاحب ہراتی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ و کفیٰ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد اخوی اعزی ارشدی ملا امان اللہ آخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ عن جمیع الحوادث والنوائب۔ از جانب فقیر حقیر لاشئے دوست محمد

کہ مشہور بجا جی است کان اللہ لہ عوضاً عن کل شئی بعد از سلام مسنون و دعوات ترقیات دارین مشحون مطالعہ نمایند الحمد للہ والمنۃ کہ احوال نقیر بعون عنایت قادر قدیر عز شانہ قرین حمد و محامد ایزدی است جل مجدہ والمسئول من اللہ تعالیٰ سبحانہ سلامتکم و عافیتکم وثباتکم علی الشریعۃ المصطفویۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام المرام آنکہ امسال بتاریخ ہژدہم ماہ شعبان المعظم از سن الف ومائتین وسبعین وسبع از استماع خبر وحشت وکلفت اثر انتقال سالار قافلہ اہل اللہ پیشوا و رہبر طائفہ عرفا غوثِ زماں قطبِ دوراں مولانا وسیدنا ومرشدنا حضرت صاحب قبلہ وکعبہ قلبی وروحی فداہ وقدسنی اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس ونور اللہ تعالیٰ مرقدہ الشریف آں قدر غم والم وپریشانی وخستہ خاطری رو دادہ کہ از تحریر قلم بریدہ قم واز تقریر لسان قلّت بیان بیرون است۔ غرض اینکہ تمامی جہان بلکہ زمین وآسمان بر چشم این ناتواں تیرہ وتاریک گردیدہ پس ازاں جہت کہ ہر ذی روح راہمیں شاہ راہ در پیش است بصبر واصطبار پرداختم ورضا بقضا۔ پروردگار جلّ شانہٗ ورزیدم کہ در چنیں حادثہ جان وواقعہ غم والم افزا چارہ بجز صبر ورضا بقضا۔ پروردگار جلّ مجدہ ندیدم وپیوستہ روح پر فتوح آں قبلہ وکعبہ رابرد اللہ تعالیٰ مضجعہ بدعوات مغفرت آیات یاد مے نمایم وکلمات ترجیع کہ انا للہ وانا الیہ راجعون است مے گویم۔ اے برادر ایں ہمہ نعم ظاہری وباطنی کہ بایں مسکین خاطر حزیں رسیدہ است بطفیل وبرکت آں عالی حضرت غوث منزلت قدسنا اللہ بسرہ الاقدس ونور اللہ تعالیٰ مضجعہ الشریف رسیدہ اند۔ پس شمارا نیز باید کہ ہموارہ تاحین حیاتِ خود روح پر فتوح حضرت صاحب قبلہ وکعبہ را نور اللہ تعالیٰ مرقدہ الشریف وافاض اللہ علینا فیوضاتہ العمیم وبرکاتہ العمیم بدعوات مغفرت آیات یاد وشاد مے نمودہ باشند کہ سعادتِ کونین ودولتِ دارین منوط ومربوط بدوستی دوستان خدا است جل جلالہ وعم نوالہ ومزار پر انوار در مدینہ منورہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام از طرف پاے قبۂ حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ در جنت البقیع واقع شدہ اند۔ وتاریخ وصال آں جناب فیض مآب دوم ماہ ربیع الاول ہشتم ساعت روز سہ شنبہ است از سن مسطور ثانیاً آنکہ لازم کہ آں برادر از حکما وقت بیروں شوند وکار وبار صلح وصلاحیت اوشاں باہلِ دنیا بگذارند۔ پس اگر امکان آمدن بایں طرف شدہ باشد خانۂ خود بیک جائے گوشہ کہ از میاں خرخشہ اوشاں بیروں باشد بگذارند وخود روانہ ایں صوب شوند تا ملاقات بایک دیگر واقع گردد۔ واگر امکانِ آمدن بایں طرف بسبب شور وشر نباشد پس در خانہ خود بکار بارِ

خویش کہ یادِ او تعالی است جل شانہ مشغول بودہ باشند و ایں فقیر را نیز بہ دعائے حُسنِ خاتمہ یاد و شاد مے نمودہ باشند کہ اللہ تبارک و تعالےٰ خاتمہ بایمان روزی کناد بالنبی وآلہ الامجاد وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ والسلام خیر الختام ۱۲

مکتوب نوزدہم بہ مُلّا میر واعظ صاحب آخوند زادہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد اخوی اعزی ارشدی ملا میر واعظ صاحب آخوند زادہ سلمہ اللہ تعالےٰ۔ از جانب فقیر حقیر لاشئے دوست محمد کہ مشہور بحاجی است کان اللہ لہ عوضاً عن کل شئ۔ پس از سلام مسنون و دعوات ترقیات دارین مشحون مطالعہ نمایند۔ الحمد للہ احوال ایں جائے بفضل و کرم الٰہی عز شانہ قرین حمد و محامد ایزدی است جل شانہ والمسئول من اللہ سُبحانہ سلامتکم دعافیتکم وثباتکم علی الشریعۃ المرضیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ و السلام۔ المرام آنکہ اے برادر بعد از تصیح عقائد بر وفق کتب کلامیہ اہل سنت وجماعت شکر اللہ تعالےٰ سعیہم و بعد از اتیان احکام شرعیہ فقہیہ از فرض و واجب و سُنت و مستحب و مندوب و حلال و حرام و مکروہ و مشتبہ لازم است کہ اوقاتِ عزیزہ خود را۔ بطاعات وعباداتِ ظاہری و باطنی معمور دارند وخود را در تہذیبِ قلب و تزکیۂ نفس سر گرم دارند چراکہ مقصودِ اصلی از اعمالِ شرعیہ و احوالِ طریقۃ و حقیقۃ پاکیِ نفس و صفائی دل است تا نفس پاک نشود و دل سلامتی پیدا نکند ایمان حقیقی کہ خلاصۂ او وابستہ بآن است حاصل نشود۔ پس سلامتی دل وقتے صورت بندد کہ غیر او تعالےٰ اصلا در دل خطور نکند اگر فرضاً ہزار سال گذرد غیر را در دل گذرے نباشد از برائے آنکہ ایں زماں دل را فراموشیٔ ماسوی بتمامہ حاصل شدہ اگر بتکلف بیادش دہند یاد نیاید ایں حالت را تعبیر بفنا نمودہ و قدم اول است دریں راہ۔ اے برادر طالبِ حق جل و علا شانہ چناں جہد و سعی نمودہ کہ خود را در ہر نفسے بحق سُبحانہ حاضر بیند و ہیچ باستے غیر از حق سُبحانہ نماند و رسیدن و متحقق شدن بایں اوج کہ شہود و حضورش با حق سُبحانہ است بوجہے باشد کہ بکلی از خواست و بائست ایں عالم و آں عالم تہی گردد و حقیقۃ باطن از شواغل کونیہ و متلذات فانیہ خلاصی یابد و ایں مرتبۂ عُلیا و درجۂ قصوٰی بے آں میسر نیست کہ پاسبانی انفاسِ خود بوجہے نمودہ کہ

غیرِ او تعالےٰ را در آں خانہ جولاں گاہے نباشد وجمعیۃ باطنی وحضورِ دائمی ملکہ گردد۔ اے برادر دریں اوانِ آخرین وزمانِ پسین بعضے اشخاص سلوک ناکردہ ونشیب وفرازِ ایں راہ ندیدہ و فنا وبقاءِ مصطلحہ ایں قوم حاصل نساختہ بمجرد پیرزادگی وصاحب زادگی بمسندِ ارشاد مے نشینند وبرائے حصولِ جاہِ دنیویہ وحطامِ فانیہ لاف وشاف پیش عوام الناس از کرامات وخرقِ عادات وکشفیات مے زنند ومدام ہمت خود را در صرفِ وجوہ الناس مبذول ومصروف مے دارند واز سخنانِ بیہودہ وغیبت وافتراء ودروغ گفتن پرہیز نمی نمایند وخود را قطبِ وقت ومتصرف وار مے نمایند۔ الغرض ہمہ وقت ستائشِ خود ونقصِ غیرے نمایند وبہ بزرگیِ اباء واجداد فخر وعلو مے کنند وحالانکہ کبرائے دین وروندگان راہِ یقین از ہر طریقہ کہ باشد، خواہ نقشبندیہ وخواہ قادریہ وچشتیہ وسہروردیہ وقلندریہ وکبرویہ ومداریہ وشطاریہ وغیر اینہا واز ہر مذہب کہ باشد حنفی مذہب باشد یا مالکی یا شافعی یا حنبلی ہمہ متفق اند بریں کہ خوارق عادات وتصرفات وکشفیات را از مقاصدِ ایں راہ نمی شمرند چراکہ بر آب رفتن کارِ ماہیان است وبر ہوا پریدن وظیفہ مرغاں واز غیب خبر دادن شیوۂ کاہناں ودر یکساعت از مشرق تا مغرب رفتن کارِ شیطان است ایں ہمہ ہیچ کار نیست کرامت وبزرگی نزدِ بزرگانِ دین آن است کہ ظاہر بر متابعت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم آراستہ دارد و باطن بحضرت حق جل وعلا مستغرق باشد ودل از محبتِ غیر خالی یابد وافعال و صفات کلی وجزی از و عاریت داند ودر خود بجز شر ومنقصت چیزے دیگر نہ بیند۔

کار ایں است غیر ازیں ہمہ ہیچ

پس سالک را اگر او تعالیٰ جل شانہٗ بر اسرارِ خفیہ اطلاع دہند وبر تصرفات قدرت بخشند وبر واقعاتِ ماضیہ ومستقبلہ اعلام فرمایند باید کہ حتی الوسع در اخفاء آں ہا کوشد آنکہ بفروشد۔ خوش گفت بزرگے چنانچہ فریضہ است بر پیغمبراں اظہارِ معجزات ہم چنیں فریضہ است بر اولیاء اللہ کتمانِ کرامات۔ وہم بزرگے فرمودہ عقوبۃ الانبیاء حبس الوحی وعقوبۃ الاولیاء اظہار الکرامات وعقوبۃ المؤمنین التقصیر فی الطاعات۔ ومناسبِ ایں حال بزرگے غزل فرمودہ:—

غزل

تا مہرِ تو دیدیم ز ذرات گذشتیم ۔۔۔ از جملہ صفات از پئے آں ذات گذشتیم

در خلوتِ تاریک ریاضات کشیدیم | در واقعه از سبع سمٰوات گذشتیم
دیدیم کہ اینہا ہمہ خواب است وخیال | مردانہ ازیں خواب وخیالات گذشتیم
با ما سخن از کشف وکرامات چہ گوئی | چوں ما ز سرِ کشف وکرامات گذشتیم
اے شیخ اگر جملہ کمالات تو این است | خوش باش کزیں جملہ کمالات گذشتیم
ایں ہا بحقیقت ہمہ آفاتِ طریقند | ما در طلب دوست ز آفات گذشتیم

ما از پئے نورے کہ بود مشرقِ انوار
از مغربِ او کوکبِ مشکات گذشتیم

حضرت خواجہ باقی باللہؒ فرمودہ کہ بمتوجہان الی اللہ کشف گوئی ہیچ در کار نیست۔ طالب خدا را اعتقادِ درست ورعایتِ احکام شرعیہ واخلاص تمام وتوجہ دوام بجناب حق سبحانہ وتعالیٰ بزرگ ترین دولت است پس روندۂ ایں راہ را باید کہ آنچہ در راہ رُو نماید و در آفاق و انفس مشہود ومکشوف گردد ہمہ داخلِ دائرۂ ماسوٰی اند بکلمۂ لانفی باید نمود واو تعالیٰ شانہ را ماورائ حیطۂ وہم وخیال باید جُست۔ واکابران نقشبندیہ بر واقعات وکشفیات وخرق عادات اعتبارے نہ نہادہ اند۔ لہٰذا دوام حضور را دولتِ کبریٰ دانستہ اند۔ ازینجا است کہ نسیان ماسوی در حق ایشان دائمی است۔ شیخ یحییٰ مُنیری قدس سرہ فرمودہ کہ در عالم بُت پرستی بسیار است وبُتِ عارفاں کرامت است۔ اگر با کرامت آرام پذیرند محجوب شوند واگر از کرامت تبری کنند واو را مقصود ندانند واصل شوند زیرا کہ صحت ولایت متحقق است بشرط اعراض از غیر دوست۔ پس ہر سالکے کہ بکرامت اقبال کرد وایں معنی مقرر قوم است کہ ولایت باعراض از دوست واقبال باغیر ہر گز جمع نہ شود من شغلک عن اللہ فہو صنمک۔ چوں خلقتِ آدمی از خاک است باید کہ تابع اصل باشد غرور وخود بینی نکند وفخر وعلو بہ بزرگان گذشتہ نسازند بلکہ طریقۂ عجز ونیاز وشکستگی وخاکساری از دست ندہند وخود را از ہمہ عالم کمتر وبدتر دانند وہمیشہ خائف وترسان ولرزاں باشند وتوفیقِ سعادت دائم از جناب حضرت احدیۃ درخواہند بود تا بوسیلۂ خاکساری وذریعۂ انکساری قبولِ درگاہ الٰہی گردند ودرے از درہائے سعادت کشایند چہ درمیانِ بندہ وخدا ہیچ راہے نزدیک تر از راہِ عجز ونیاز نیست وہیچ حجابے محکم تر از خود بینی نیست۔ حضرت خواجۂ خواجگان پیر پیران شاہ نقشبند قدس سرہ فرمودہ اگر ولی در بُستان در آید واز ہر برگے آواز برآید یا ولی اللہ۔ باید کہ ظاہر و باطنِ او را باں صدا ہیچ التفاتے نباشد بلکہ ہر لحظہ ولمحہ سعی او در بندگی وتضرع زیادہ تر گردد۔ ودر

مکتوبات قدسی آیات محبوبِ سُبحانی مجدّد و منوّرِ الفِ ثانی از جلد اول آوردہ است در مکتوب دو صد و بیست و دویم بخواجہ محمد اشرف کابلی صدور یافتہ۔ بزرگے فرمودہ است کہ مرید صادق آن است کہ مدت بیست سال کاتبِ دستِ چپ او چیزے نیابد کہ بنویسد و ایں فقیر پُرتقصیر بذوق و وجدان در حق خود یابم کہ کاتبِ دستِ راست معلوم نیست کہ در بیست سال حسنہ بیابد کہ در صحیفہ عمل ہائے من نویسد۔ خدا دانا است جل سُلطانہ کہ ایں سخن، بتکلف نمی گویم و ایضاً بذوق مے یابم کہ کافر فرنگ از من[لہ] بمراتب بہتر است۔ و اگر جہتِ آں ہر پرسند از جواب عاجز نیم۔ و ایضاً بطریق ذوق خود را غرق گناہاں مے دانم و حسناتے کہ بعمل مے آیند کاتب دستِ چپ خود را اجتناب نمودن آں سزاوار مے دانم۔ و کاتبِ دستِ چپ من ہمیشہ در کار است و کاتب دستِ راستِ من معطل و بے کار و صحیفۂ دستِ راست را خالی و سفید می دانم و صحیفہ دستِ چپ را پُر و سیاہ می بینم۔ امید جز او تعالےٰ ندارم و دستاویز غیر آمرزشِ او تعالیٰ نہ۔ دعائے اللھم مغفرتك اوسع من ذنوبی و رحمتك ارجی عندی من عملی موافق حال من است عجائب کار و بار است فیوض و واردات را قوت دہندہ ایں کوتاہ بینی مے نمایم و ایں عیب بینی را قوت مے دہم بجائے عجب منقصت مے افزاید و در جائے بلند نمودن راہ بتواضع و فروتنی مے کشایم و در آں واحد ہم بکمالاتِ ولایت مشرف و ہم بعیب متصف ہر چند بالاتر مے روم پایاں تر خود را می بینم بلکہ ہماں بالاتر رفتن سبب پایاں تر دیدہ شدہ است ظرفا آں را قبول و باور دارند یا نہ و اگر سرِ آں را معلوم کنند شاید باور دارند۔ سوال، وجود احد المتنافیین سبب وجود متنافی دیگر چرا باشد۔ جواب۔ استحالہ جمع متنافیین مشروط باتحاد محل است و در ما نحن فیہ متعدد است۔ بالا روندہ لطائف امر است از انسانِ کامل۔ و فرود آیندہ از عالم خلق او لطائفِ عالمِ امر ہر چند بالاتر روند بے مناسبتے تر مے گردند بعالمِ خلق۔ و ہماں بے مناسبتی سبب پایان تر آمدن عالمِ خلق باشد۔ و عالم خلق ہر چند فروتر مے آید سالک را بے حلاوت تر مے سازد و دیدن عیبہا را زیادہ تر مے گرداند۔ از اینجا است کہ منتہیاں ہر جوع آرزوے آں لذت و حلاوت دارند کہ در ابتدائے ایشاں میسر شدہ بود و در انتہا از دست رفتہ و بے مزگی بجائے آں نشستہ و ہم ازیں جا است کہ کافر فرنگ را

لہ یعنی از نفسِ خود کہ از اختلاط لطائف عالم امر علحدہ ماندہ باشد برخلاف کافر فرنگ کہ نفس او مختلط با لطائف باشد فافہم۔ حررہ عطا محمد عفی عنہ

عارف از خود بہتر مے داند برائے آنکہ در ہر کافر نورانیتے ہست بواسطۂ امتزاج عالم امر او با عالم خلق او و در عارف ایں امتزاج برطرف شدہ عالم خلق تنہا کہ انا عارف بروے می افتد جدا ماندہ است کہ سراسر پُر از ظلمت و کدورت است و ہر چند لطائف عالم امر فرود مے آیند با عالم خلق اختلاطے ندارند و آمیزشے پیدا نمی کنند چنانکہ در ابتداء مکتوبے اشارہ کردیم و مکتوبے کہ بدست اخوی خواجہ محمد طاہر فرستادہ بود رسید۔ حصولِ وابستگی کہ مبنی بر مناسبتِ تامہ است در زمانِ غیبت از نعمت ہائے بزرگ شمرند و تا موانع برطرف شوند اکتفا بقُرب قلوب نمایند و باوجود ایں قربت خواہش قربِ ابدان را از دست ندہند کہ تمامی نعمت مربوط بایں قرب است اویس قرنی باوجود قرب قلبی چنداں قربِ ابدان نداشت بادنیٰ آں جماعت کہ قربِ ابدان داشتند نرسد لہٰذا نفقہ کردن کوہ طلائے او بمُدِّ شعیرِ ایشاں کہ نفقہ کنند نرسد و برابری نکند فلا تعدل بالصحبۃ شیئًا کائنًا ما کان۔

بدانکہ اے برادر علامتِ ولی و مدعی اجمالاً بیان می نمایم تا فرق ولی و مدعیِ ولایت نیک مبرہن شود۔ علامتِ ولی آن است کہ اولاً بر اعتقادِ اہلِ سنت و جماعت معتقد و راسخ باشد و از اعتقاد جمیع فرق اہلِ قبلہ چنانچہ شیعہ و وہابیہ و رافضیہ وغیرہ متبری باشد و بروایاتِ شاذہ اوشاں عمل نسازد۔ و ثانیًا بر وفق کتب فقہیہ و مذہبِ حنفیہ یعنی حضرت نعمان بن ثابت کہ امام المفسرین والمحدثین و رئیس ائمۃ المجتہدین بودہ عامل باشد بحدیکہ در ہیچ فرض از فرائض و واجب و سُنت و مستحب و مندوب فتورے و قصورے نرود چراکہ آراستگی ظاہر وسیلہ جزیلہ آراستگی باطن است۔ ثالثًا مقاماتِ عشرہ صوفیہ علیہم الرحمۃ چنانچہ توبہ و انابۃ و زہد و ورع و صبر و شکر و توکل و تسلیم و رضا اجمالاً یا تفصیلاً حاصل نمودہ باشد و ایضًا صحبتِ او را اثرے و تاثیرے باشد کہ محبتِ دنیا و اہل دنیا بر دل ہم نشینانِ او سرد شود و غفلت از ہم صحبتانِ وے برطرف گردد و ہماں ولی مذکور خود را از جمیع مخلوقات کم تر و بدتر داند۔ نہ آنکہ ثنائے خود بزبانِ خود کند و باخلاقِ حمیدہ و اوصافِ پسندیدہ از تواضع و علم و تحمل و بردباری و مروت و فتوت و سخاوت و تازہ روئی و نیک خُلقی و راستی و عجز و نیاز و کم آزاری و پرہیزگاری از حرام و مشتبہ و مکروہ موصوف باشد۔ الغرض باتیان تمامی اعمالِ خیر آراستہ باشد و در جمیع امور باخلاق سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم متخلق بود پس صحبتِ ایں چنیں شخص نعمتے است عظمیٰ و دولتے است کبریٰ۔ و اگر کسے خود را در مسندِ شیخی و مرشدی

گرفتہ باشد و عمل نہ بروفق سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم است و بحلیہ شریعت غرا متحلی نیست واز غیبت و دروغ وسوگند خوردن بخلاف از اخلاقِ ذمیمہ اجتناب نورزد زنہار الف زنہار از صحبتِ او دور باش بلکہ در آں شہر مباش مبادا بمرورِ ایام بدو میلانے پدید آید و خلل در کارخانہ عظیم اندازد کہ اقتدا براں شاید او دزدیست پنہاں و دام شیطاں نہادہ است۔ پس ہر چند کہ ازوے انواع خوارق عادات بینی وازوے کشفیات و اسرارات یابی فرّ من صحبتہ اکثر ما تفرّ من الاسد ؎

چوں بسے ابلیس آدم روئے ہست　　پس بہر دستے نباید داد دست
دستِ ناقص دستِ شیطانست و دیو　　زانکہ اندر دام تکلیف است و ریو

وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحٰبہ اجمعین ۱۲

مکتوب بستم ایضاً بنام ملا میر واعظ صاحب موصوف الصدر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد فالسلام المسنون ودعوات ترقیات المشحون من الفقیر الحقیر دوست محمد المشہور بالحاجی کان اللہ لہ عوضا عن کل شیٔ علی اخی الشریف ملا میر واعظ صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ۔

اِنّ احوال ھذا المکان من کل الوجوہ قرین بحمد اللہ سبحانہ فالمسئول من اللہ سلامتکم وعافیتکم واستقامتکم علی الشریعۃ المصطفویۃ علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام۔

فاعلم یا اخی ان لاھل المجاھدۃ والمحاسبۃ واولی العزم عشر خصال جربوھا لانفسھم فان اقاموھا واحکموھا باذن اللہ تعالیٰ وصلوا الی المنازل الشریفۃ۔

فاوّلھا ان لا یحلف العبد باللہ عزوجل صادقاً ولا کاذباً عامداً ولا ساھیاً لانہ اذا احکم ذلک من نفسہ وعوّد لسانہ رفعہ ذلک الی ان یترک الحلف ساھیاً وعامداً فاذا اعتاد ذلک فتح اللہ لہ باباً من انوارہ یعرف منفعتہ ذلک فی قلبہ وزیادۃ فی رتبتہ ورفعۃ فی درجتہ وقواہ فی عزمہ وفی بصرہ والثناء عند الاخوان وکرامتہ عند الجیران حتی یاتمہ من یعرفہ ویھابہ من یراہ۔

ثانيها ان يجتنب الكذب هازلاً وجاداً لانه اذا فعل ذلك واحكمه من نفسه واعتاد لسانه شرح الله به صدره وصفا به عمله حتى كانه لا يعرف الكذب فاذا سمعه من غيره عاب ذلك عليه وعيّر به فى نفسه ودعا له بزوال ذلك فكان له ثواب ذلك۔

والثالثة، ان يحذر ان يَعِدَ احداً شيئاً ويُخْلِفَه اياه وهو يقدر عليه الا من عذر بيّن او لا يقطع العدة البتة فانه اقوى لامره واقصد لطريقته لان الخلف من الكذب فاذا فعل ذلك فتح له باب السخاء ودرجة الحياء واعطى مودّة فى الصادقين ورِفعةً عند الله عزّ وجلّ۔

والرابعة، يجتنب ان يلعن شيئاً من الخلق او يؤذى ذرة فما فوقها لانها من اخلاق الابرار والصادقين وله عاقبة حسنة فى حفظ الله فى الدنيا مع ما يدخره له عنده من الدرجات ويستنقذه من مصارع الهلكة وسلّمه من الخلق ويرزقه رحمة للعباد والقرب منه عزوجل۔

والخامسة، ان يجتنب ان يدعو على احد من الخلق وان ظلمه فلا يقطعه بلسانه ولا يكافيه بفعاله ويحتمل ذلك لله تبارك وتعالى ولا يكافيه بقول ولا بفعل فان هذه الخصال ترفع صاحبها فى الدرجات العلى اذا تادب بها ينال بها منزلةً شريفةً فى الدنيا والآخرة والحب والمودّة فى قلوب الخلق اجمعين من قريب وبعيدٍ اجابة الدعوة والعلو فى الخير وتوقير فى قلوب المؤمنين

والسادسة۔ ان لا يقطع الشهادة على احد من اهل القبلة بشرك ولا كفر ولا نفاق فانه اقرب للرحمة واعلا فى الدرجة وهى تمام الايمان وابعد من الدخول فى علم الله سبحانه وتعالى وابعد من مَقتِ الله واقرب الى رضاء الله ورحمته فانه باب شريف كريم على الله يورث العبد الرحمة للخلق اجمعين۔

والسابعة۔ ان يجتنب من اتباع النظر والهمة الى شئ من المعاصى ظاهراً وباطناً ويكفّ عنها جوارحه فان ذلك من اسرع الاعمال ثواباً فى القلب والجوارح فى عاجل الدنيا ويدّخر الله له من خير الآخرة فنسأل الله تعالى ان يمنّ علينا اجمعين بالعمل بهذه الخصال وان يخرج شهواتنا من قلوبنا۔

والثامنة، ان لا يجعل له على احد من الخلق مِنَّةً مونةٍ صغيرةٍ اوكبيرةٍ بل يرفع مونته عن الخلق اجمعين مما احتاج اليه واستغنى عنه فان ذلك تمام عزة العابدين وشرف للمتقين وبه يقوى على الامر بالمعروف والنهى عن المنكر ويكون الخلق عنده اجمعين بمنزلة واحدة فى الحق سواء فاذا كان كذلك نقله الله تعالى الى الغنى واليقين والثقة به عَزَّ وجلَّ ولا يرفع احدا بهواه ويكون الناس عنده فى الحق سواء ويقطع بان هذا الباب عِزُّ المؤمنين وشرفُ المتقين وهو اقرب باب الاخلاص.

والتاسعة. ينبغى له ان يقطع طمعته من الادميين جميعًا لا يطمع نفسه من شئ مما فى ايديهم فانه العز الاكبر والغناء الخالص والملك العظيم والفخر الجليل و التوكل الشافى الصحيح وهو باب من ابواب الثقة بالله عزوجل وهو باب من ابواب الزهد وبه ينال الورع ويكمل نسكه وهو من علامات المنقطعين الى الله تبارك وتعالى

الخصلة العاشرة، التواضع لانه يشدّ محل العابد وتعلو درجته ويستكمل العز والرفعة عند الله وعند الخلق ويقدر على ما يريد من امر الدنيا والآخرة فهذه الخصلة اصل الطاعات كلها وفرعها وكمالها وبها يدرك العبد منازل الصالحين الراضين من الله عزوجل فى السرّاء والضرّاء وهى كمال التقوى والتواضع وهو ان لا يلقى العبد احدًا من الناس اِلّا ورأى له الفضل عليه ويقول عسى ان يكون عند الله خيرًا منى وارْفَعَ درجةً فان كان صغيرًا قال هذا لم يَعْصِ الله وانا قد عصيت فلا شك انه خير منى وان كان كبيرا قال هذا عَبَدَ الله قبلى وان كان عالما قال هذا أُعطى ما لم ابلغ ونال ما لم أنل وعَلِمَ ما جهلتُ وان كان جاهلًا قال هذا اعصى الله بجهل وانا عصيته بعلم ولا ادرى بِمَ يُختَمُ لى وان كان كافرًا قال لا ادرى عسى ان يُسْلِمَ هذا فيختم له بخير العمل وعسى ان أكفر انا فيختم لى بشر العمل وهذا باب الشفقة والوصل واول ما يصحب وآخر ما يبقى على العباد فاذا كان العبد كذلك سلّمه الله تعالى من الغوائل وبلغ به منازل النصيحة لله عزوجل وكان من اصفياء الرحمٰن واحبابه وكان من اعداء ابليس لعنه الله عدو الله وهو باب الرحمة ومع

ذلك يكون قد قطع طريق الكبر وحبال العجب ورفض العلو وجانب درجة التعزز لنفسه فى الدين والدنيا والآخرة وهو مخ العبادة وغاية شرف العابدين و سيماء الناسكين فلاشئ افضل منه ومع ذلك يقطع لسانه عن ذكر العالمين فلا يتم له عمل الابه ويخرج الغل والبغى والكبر من قلبه فى جميع احواله وكان لسانه فى السر والعلانية واحدًا ومشية فى السر والعلانية واحدة وكلامه كذلك والخلق عنده فى النصيحة بمنزلةٍ واحدةٍ ولا يكون من الناصحين وهو يذكر احدًا من خلق الله عزّوجلّ بسوٓ ويُعيّره او يُفعَلُ او يُحِبُّ ان يذكراحدٌ عنده بسوءٍ او يرتاح قلبه إن ذُكِرَ اَحدٌ عنده بسوءٍ وهذا آفة العابدين وعَطَبُ النُسّاك وهلاك الزاهدين الّا مَن اعانه الله عزّوجلّ على حفظ لسانه وقلبه برحمته ۔ فاعلم يا اخى ذكر فى الاحياء قد اتفق العلماء والحكماء ان لا طريقَ الى سعادة الآخرة الا ان ينهى النفس عن الهوى ومخالفة الشهوات فالايمان بهذا واجب وذكر فى موضع اٰخر من كتابه كل من كان اَوْفَرَ عقلاً و اَعلىٰ منصبًا كان اَقلَّ إعجابًا و اعظمَ اِتّهامًا لنفسه و اَشَدَّ الناسِ حماقةً اقواهم اعتقادًا فى عقل نفسه و اَثقبُ الناس عقلاً اَشدُّ هم اِتّهامًا لنفسه فالطائفة الصوفية احسن الناس ظنونا بربهم وهم اسوءُ الناسِ ظنونا بانفسهم واشدّ هم اِزْراءً بها لا يرونها اهلا لشئ من خير دينيًا ولا دنيويًا ۔ ونقل من الحارث المحاسبىؒ صفة العبودية ان لا ترى لنفسك مِلكًا وتعلمَ اَنك لا تملك لنفسك ضرًّا ولا نفعًا و قال سلطان العارفين بايزيد بسطامى رحمة الله عليه المعرفة ان تعرِف ان حركات الخلق وسكناتهم بالله تعالىٰ فيجب الاحتراز عن عين التهمة فمهما رأيت احدًا يسوء الظن بالناس طالبًا لعيوبهم فاعلم انه خبيث بالباطن وان ذٰلك خبثه يترشح منه وانما يرى فى غيره من حيث صفةِ نفسه وان العارف الكامل خائفٌ على نفسه فى كل لحظةٍ ولمحةٍ وعلى ايمانه وعمله ونسبته بصير بعيوب نفسه لا يتوجّه الى عيوب الناس بل يتوجّه الى عبادة الله تعالىٰ فى كل وقتٍ وحينٍ حتى لا يَفرُغَ من العبادة ظاهرًا وباطنا الى الموت هذا احوالُ كلّ المشائخ من اهل السنة والجماعة من اىّ مذهب كان حنفيًا اومالكيًا اوشافعيًا اوحنبليًا من اى طريقةٍ كان نقشبنديًا او قادريًا اوچشتيًا اوسهروردیًا اوكبرويًا او مداريًا اوقلندريًا اوشطاريًا

وغیر ذلک الحمد للہ اوّلاً و آخراً ظاہراً و باطناً۔ وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و علیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین ۱۲

مکتوب بیست و یکم بجانب پیر دستگیر خود حضرت شاہ احمد سعید صاحب مجددی دہلوی ثم المدنی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

امابعد۔ عرضداشت کم ترین بندگان و کہترین نیازمندان روئے سیاہ بدفعال بے عمل و بے کردار فقیر حقیر لاشئے دوست محمد کہ مشہور بحاجی است کان اللہ لہ عوضاً عن کل شئی بجناب خدام ذی المجد والاحترام ذات قدسی صفات معدنِ اسرارِ الٰہی مخزن انوار نامتناہی ہادی گمراہان بوادی غوایت حامی عاکفان مادی ہدایت غوثِ زماں قطب دوران ساقی شرابِ الرواقِ الٰہی فائض انوار حضور و آگاہی زبدۃ العارفین عمدۃ الواصلین وارث الانبیاء والمرسلین المستغنی عن توصیف الواصفین ے

لا یدرک الواصف المطری خصائصہ

وان یک سابقاً فی کلِّ ما وصفا

حضرتیم صاحب والامناقب وقبلتنا و وسیلتنا الی اللہ تعالےٰ المجید حضرت شاہ احمد سعید صاحب قلبی و روحی فداہ لازالت شموس فیوضہ ساطعۃً وقمور برکاتہ طالعۃً علینا وعلیٰ جمیع المسترشدین الی یوم الدین۔ بعد از ترسیل تحفِ سلام کہ سنتِ سنیہ نبیِ خیر الانام است علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام بصد عجز و نیاز و انکسار کہ شیوۂ غلامان خاص خاکساران است بلب ادب آنکہ سرفراز نامہ عنبر شمامہ حضور پُر نور مخدوم زادہ سعادت و سیادہ جامع کمالات ظاہریہ وحالاتِ باطنیہ حمیدہ خصال نیکو سیر حضرت حافظ مولوی محمد مظہر صاحب قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم متضمن بہ دریافت احوال ایں غلام وسائر خادمان آں ذات ملکی صفات کہ بشرفِ اجازت رسیدہ بہ ترویج طریقہ علیہ مجددیہ قدس اللہ تعالےٰ اسرارہا الیہا مشتغل اند کہ بجمالِ کرم نوشتہ ارسال داشتہ اند در روز تہیأ اسباب بطرف خراسان رسید فرحت بخشید ے

بوسیدم بر مردمکِ دیدہ نہادم

بندہ را از اظہارِ ایں اسرار بسبب عدم لیاقتِ خود اگرچہ سراسر ننگ و عار است لیکن بتحدیث نعمۃ اللہ تعالیٰ سُبحانہ بحکم آیت شریفہ وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ کہ بوسیلۂ آثارِ فیوضاتِ قلب و سینہ مبارک آں حضرت قلبی و روحی فداہ کہ بایں کمینہ خادمان رسیدہ و اظہارِ شکر نعمتِ آں حضرت والا و امتثال فرمان واجب الاجابت صاحبزادۂ عالی شان سرمایۂ سعادتِ ابدی خود دانستہ بیان چیزے از احوالِ خویش و سائر غلامانِ آں فیاضِ جہاں فقیر سفیر وار عرض می نماید آنچہ از احوالِ بدفعال پرسیدہ بودند این است کہ از اول وہلہ کہ از آں حضرت مرخص گردیدہ آمدم مرا از انسانیّت کشیدہ بحیوانیت در آوردند میانِ خود و حیواناتِ دیگر فرق نمی کردم۔ چند مدت ہم بریں قرار خود را مثل سائر حیوانات می دیدم بعد ازاں از حیوانیت بہ نباتیّت آوردند پس خود را مثل گیاہات و نباتات دیدم۔ چند مدت ہم بریں حال دمنوال بودم۔ بعد ازاں از نباتیت بجمادیت آوردند خود را مثلِ جماد و سنگ وار بے حس و حرکت مے دیدم الحال جماد ہم نیستم لاشئے محض و معدوم صرف خود را مے بینم محیی و ممیت و مرید و علیم و سمیع و بصیر و محرک و متکلم ہمہ او سُبحانہ است از وجودِ خود وما سویٰ نامے و نشانے نمی یابم در دل نہ حرکت ذکر ماندہ و نہ حرارتے و نہ ہمتے و نہ توجہے خود بخود است ؎

عشق آمد و ہمچوں خون شد اندر رگ و پوست ۔۔۔ تا ساخت مرا تہی و پُر ساخت ز دوست
اجزاء وجودِ من ہمہ دوست گرفت ۔۔۔ نامے است بر من باقی ہمہ اوست

الحمد للہ الحال ایں قدر مے دانم کہ بہ برکت توجہ آں حضرت باسلامِ حقیقی مشرف شدہ ام و در معیت و اقربیت و محبت وغیر ذلک من المقامات العالیۃ المجددیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرار اہالیہا لحاظ نتوانم کرد مگر بہ تکلف و در مراقبہ لاتعین لحاظ کردن نہایت خوش می آید۔ اما در حلقہ از برکت توجہ حضرت من قلبی و روحی فداہ تاثیرات و فیوضات نہایت بے حساب و بے شمار است ؎

بے لطفِ تو من قرار نتوانم کرد ۔۔۔ احسانِ ترا شمار نتوانم کرد
گر بر تنِ من شود زباں ہر موئی ۔۔۔ یک شکرِ ترا از ہزار نتوانم کرد

و ذکر احوال بعضے یاران این است :۔

(۱) سیادت و نجابت دستگاه حقائق و معارف آگاه سید حیدر شاه صاحب از پوندگان است۔ عالم جلیل القدر در ہر فن از فنون مہارتِ تمام دارد۔ چند سال کسبِ طریقہ از فقیر نمودہ شرفِ اجازت یافتہ بہ تعلیم ذکر بہ طالبان و تدریس علم ظاہری اشتغال دارند ۱۲

(۲) **ملا سمور آخوند زادہ**۔ فاضل کامل از ہر علم بہرہ تمام دارد نزد فقیر آمدہ کسبِ طریقہ نمودہ اجازت یافتہ چند کساں را القار ذکر نمودہ دریں روز ہا خبر وفاتِ او در دامان رسیدہ انا للہ وانا الیہ راجعون در عالم طرفہ مرد بود کہ یک گوسفند کلاں بلکہ پاچہ و بمقدار آں نان مے خورد و بعد ازاں چند سیر انگور و دیگر میوہ جات نُکل می نمودہ سیر نمی شد معہذا بوضوء عشا نماز فجر مے خواند۔ برائے امتحان نزد فقیر آمد کہ اگر مرا باندک چیز سیر گردانید داخلِ طریقہ شوم والّا لا۔ سہ استخوان بُز غالہ خورد و سہ نانِ باریک دُرمک[1] پیش او و یک کس دیگر کہ ہمراہ او بودہ نہادم، از طعام چیزے باقی بودہ کہ سیر شدند۔ بہمیں سبب داخلِ طریقہ شد ۱۲

(۳) **مولوی ملا میر باز آخوند زادہ پسر ملا سمور مذکور** عالم کامل است در اول وہلہ نزد فقیر آمدہ بیعت در طریقہ علیہ مجددیہ قدس اللہ تعالےٰ اسرار اہالیہا کرد مرد ناسواری بودہ از ناسوارش منع کردم ممتنع نشد۔ بعد از سہ روز بدل خود از طریقہ دست بردار شدہ خفیۃً بگریخت۔ بمجرد درود بخانۂ خود او را جذبات و واردات و تجلیات در گرفت۔ سالِ آیندہ نزد فقیر بمعہ کتب خانہ برائے سکونت ورزیدن و کسبِ طریقہ نمودن آمد و از کردۂ خود پشیمان شدہ توبہ نمودہ مدت سہ سال تا ولایتِ علیا کسب نمودہ اجازت یافتہ خانقاہ در ملک خود کہ مشہور بمگر است بنا کردہ بسیار مردمان و طالبان بہ نزد او برائے کسبِ طریقہ آمدہ فیض ہاے برند۔ یک دو کس را اجازت طریقت ہم دادہ اند کہ از آنہا ہم مردمان بہ نفع مے رسند ۱۲

(۴) **خان آخوند زادہ** کہ بجوالی غزنی سکونت دارند، از دو جائے کسبِ طریقہ نمودہ اجازت از ہر دو یافتہ چوں کمال در خود نمی یافت رجوع بہ فقیر آوردہ بیعت نمود بعد از چند مدت شرفِ اجازت یافت بہ تکمیل طالبانِ حق جل شانہ مشغول است ۱۲

---

[1] درمک سخت باریک تر نانے کہ در علاقہ دامان در شہید استعمال مے کنند ۱۲ عطا محمد

(۵) مولوی محمد جانان آخوندزاده صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کہ از ساکنانِ مرغہ است ولد قاضی ملا یار محمد آخوندزادہ کہ از خانوادہ کلان است جامع علوم متداولہ در علم تصوف بے نظیر است اخذ طریقت کردہ باجازت مشرف شدہ بحمد اللہ سبحانہ وبیمن برکات حضرات عالم بسیار از ذ منور گردیدہ صاحب کشف وادراک واحوالِ عجیبہ ہست و فقیر را در بارہ او محبت کثیر و او را نیز ارادت و مودت بے شمار است۔

(۶) مولوی محمد گل آخوندزادہ صاحب کہ از آباء واجداد صاحب کمال است۔ برائے تحصیل نسبت در ملک قندھار پس فقراء گردش بسیار کردہ روزے بر مزار جد بزرگوارِ خود کہ اسم شریفش ملا شاہو آخوند است واز مریدان میاں عمر چوکنی والا است رحمہ اللہ تعالیٰ آمدہ، بخواب دید کہ جد امجدش اشارہ بہ فقیر کردند نزد ایں فقیر آمدہ التماس طریقت نمودہ چوں قلادۂ قضاء در گردنِ خود از طرف میر عالم خاں کہ حاکمِ کلاں حدود خراسان است انداختہ بود فقیر ابا آورد داخل طریقت نساخت و شرط کردم کہ اگر منصبِ قضاء و ملائیت را واگذاری داخل طریقت کنم۔ بخان مذکورہ رفتہ جواب صاف دادہ پیش فقیر باز آمد داخلِ طریقہ کردم بعد از چند سال اجازت یافتہ مریدان گرفتن گرفت۔

(۷) مُلّا دوران آخوندزادہ فقیہ کہ از ساکنانِ غُنڈان است اول بخدمت محمد سعید آخوندزادہ صاحب رفتہ کسبِ طریقت کردہ باز بہ رخصت پیر خود بطرف ایں فقیر رجوع آوردہ بیعت نمود کسب طریقت کرد اجازت یافتہ بہ افادۂ مردمان اشتغال دارد۔

(۸) ملا راز محمد آخوندزادہ صاحب قندھاری برائے کسبِ طریقت بر عالم بسیار گردیدہ از ہندستان و دکھن و خراسان و دیگر اطراف چوں منفعت نیافتہ بر دست فقیر بیعت نمودہ کسب طریقت کرد حالاتِ عجیبہ و تاثیراتِ غریبہ او را حاصل گردید اجازت یافتہ مرخص بجانب بلخ گردید در آنجا چند روز اقامت نمودہ چوں تسکین نیافت روانہ بہ بخارا شدند آں جا ہم تسکین نیافتند متوجہ بلدہ شریفہ سمرقند شدند آں جا ترویج طریقت نمودند قبولیت تمام در مردم خاص و عام یافتند زاہد تارک دنیا معرض عما سوا بود بار ہا بادشاہ بخارا برائے امتحان صلاح و تقوی او آدمان خفیہ فرستادہ چوں بصلاح و تقوی او واقف گردید الحاح ملاقات نمود باجابہ نرفت برائے خرچ فقرا ماہیانہ عرض نمود قبولش نہ کردند

گفتند کہ من از برائے دنیا نیامدہ ام محض برائے ترویج دین متین فرستادہ حضرت مرشدِ خود آمدہ ام۔ بعد از چند سال باز نزد فقیر آمدہ چند روز توقف کردہ بطرف سمرقند مرخص شدند۔ در اثنار راہ نزدیک غزنی بجوار رحمتِ حق جلّ و علا پیوست۔ غفر اللہ تعالےٰ لہٗ ؛

(۹) حاجی ملا شہباز آخوند زادہ صاحب کہ از ساکنان قریہ ابّہ است کہ قریب غزنی است عالم جید بود بیعت بر دستِ فقیر کردہ چند سال کسب طریقت نمودہ مشرف باجازت گردید چند مردم را القار انوار ذکر نمودہ بجوار رحمت الٰہی پیوست۔ غفر اللہ تعالیٰ لہ ؛

(۱۰) ملا مرادخاں آخوند زادہ صاحب کہ از ساکنان ژیخ کہ از حدود خراسان است در علم فقہ مہارتے دارد چند سال کسب طریقت از حضرت میاں سُلیمان صاحب قدس سرہ کردہ چوں فائدہ باطنی در خود ندید رجوع بہ فقیر آورد بیعت وکسب طریقت نمود اثار تمام پیدا کرد و اجازت یافتہ مردماں طالبان از و مستفید اند ؛

(۱۱) ملا اسلام آخوند صاحب کاکڑ فقیہ کہ از ساکنان اطراف خراسان است بر دست فقیر بیعت نمودہ بعد از کسب طریقہ اجازت یافتہ مردماں را تعلیم ذکر مے نمایند۔ سلمہ اللہ تعالےٰ

(۱۲) مولوی محمد عادل صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از ساکنان ژیوب است از علمار متبحر صاحب تصانیف اند بایں فقیر بیعت کردہ ابتدار آمدن اوشاں بریں وجہ بود کہ نزد فقیر باچندکساں آمدہ بعد از مرحبا و ملاقات پرسیدم کہ از کجا آمدی گفتند از طرف ژیوب۔ گفتم از برائے چہ آمدید۔ گفتند از برائے مذاکرہ و مباحثہ کردن بشما آمدہ ایم گفتم مباحثہ در چہ مسئلہ است۔ گفتند مباحثہ درین است کہ شما مریدان خود روانہ بطرف ژیوب کردہ و آں مردماں علم ندارند و ایں جائز نیست۔ گفتم ایا علم شرط طریقت است۔ گفتند بلے۔ شرط طریقت است۔ گفتم نے علم شرط اعمال است نہ شرط فیوضات ربانی و ولایت۔ گفتند نہ بجز علم روا نیست۔ گفتم حضرت آدم علیہ السلام از کہ علم کسب کردہ و حضرت ابراہیم علیہ السلام و حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ و حضرت پیغمبر ما حبیب اکرم علیہ و علیہم الصلوات والتسلیمات از کہ علم آموختہ۔ گفتند از خدائے تعالیٰ آموختہ اند۔ گفتم آں خداوند تعالیٰ کہ الآن

کماکان است چنانکه بایں بزرگواراں علیہم السلام علم عطا فرموده الحال ہم قادر است کہ اتباعِ ایشاں را نیز از نزدِ خود علم عطا فرماید بغیر تدریس و تعلم کتب از بشر بعد ازاں چند بزرگان اہل کمال کہ بے تحصیل علوم ظاہریہ بکمالِ ولایت رسیده ذکر کردم مثل حضرت خواجہ اویس قرنی و حضرت ابوسعید سندی و حضرت خواجہ احرار قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم ازکہ تعلیم کرده اند و شیخ احمد نامقی و شیخ برکہ و دیگر شیوخ را قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم ذکر کردم کہ بغیر علم ظاہری ایشاں بکمال درجہ ولایت رسیده اند۔ دریں باب گفتگوے بسیار شد از اشراق تا نمازِ ظہر درطریق لاتسلم نشستہ بودند آخر الامر گفتم اے کاکڑ محکم باش کمر بستہ کن کہ اگر مرا الزام کردی خانقاہ خود دیراں کرده تلمیذی شما مے کنم واگر شما ملزم شدی دست بستہ پیشِ من استاده خواہی شد۔ بمجرد گفتن ایں سخن حالش دگرگوں شد و جوش درباطنش افتاد زبانش درسخن کردن و تلفظ نمودن غلطیدن گرفت چنانچہ لفظ قلب را کلب مے گفت۔ بعدہٗ گفت من برائے بیعت آمده ام وایں گفتگوئے برائے امتحان کردم کہ شما عالم ہستید یانہ۔ الحال کہ علم شما معلوم کردم مرا تلقین ذکر بفرمایند فقیر گفت کہ من لائق ایں نیستم نگذاشت باز ہماں سخن بیعت و امتحان مکرر کرد آخر الامر چاره ندیدم داخل طریقہ شریفہ کردم الحمد للہ علیٰ ذالک ایں تصرف نعمت است کہ از سینہ مبارک حضرت صاحب قلبی و روحی فداه بمن رسیده است۔ بعدہٗ چند سال کسب طریقہ نموده شرف اجازت یافتہ مردمان ہزار ہا را نورانی ساختہ صاحب حالات بلند و مقامات ارجمند است ثبتہ اللہ تعالےٰ ؎

(۱۳) **ملا کاکی صاحب پیونده** از زمان خوردگی از مخلصان بوده و بیعت بر دست فقیر نموده صاحب حالاتِ عجیبہ و کشفیات غریبہ بوده بلکہ کشف عیانی داشت آں چناں احوال قوی داشت کہ در بیان نمے آید۔ مے گفت کہ در ہر مقام مرا جناب سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نشاں مے دہند و ہرگاہ کہ مراقبہ مے نشست خود را بہ مجلس شریف آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر مے یافت تا حقیقتِ کعبہ رسیده شرف اجازت یافتہ آخر الامر شربت شہادت نوشید بہ حظیر قدس آرامید۔ نور اللہ تعالےٰ مرقدہٗ ؎

(۱۴) **ملا میاں خاں آخوند پونده** بدست فقیر بیعت نموده کسب طریقت

کردہ شرفِ اجازت یافتہ بجوار رحمتِ الٰہی پیوست طاب اللہ تعالیٰ ثراہ صاحبِ کرامات بود زبانِ مرغان مے فہمید بلکہ احجار و اشجار و ہر چیز از جمادات باوشاں سخناں می کردند۔ از نود سال عمر او گذشت۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

(۱۵) **ملا اعظم پیوندہ** سلمہ اللہ تعالیٰ از قدیم بر دست فقیر بیعت نمودہ کسب طریقت کردہ حالاتِ قویہ دارد و استغراق بر وچناں غالب کہ بعد از صلوۃ عشار تا نماز فجر در یک مراقبہ نشستہ می ماند ادراکِ صحیح و کشفِ احوال قلوب مے دارد اجازت از فقیر یافتہ باذکار و مراقبات مشغول است چند کساں را بانوار ذکر منور گردانیدہ

(۱۶) **حاجی ملا باز محمد صاحب** سلمہ اللہ تعالیٰ بختیار ارغسانی بہ بسیار مشائخ گردیدہ از ہر یک کسب نمودہ آخر برائے تکمیل سلوک رجوع بہ فقیر آوردہ بیعت نمودہ کسب طریقت کردہ عالم عامل کثیر العمر کہ از نود سال گذشتہ باشد اجازت یافتہ بگفتن ذکر بطالبان حق مشغول است سبب عناد مشائخ ذاکریان باین فقیر بحسب ظاہر او ست و مولوی محمد جاناں آخوندزادہ و مولوی محمد گل آخوندزادہ کہ در صدر مذکور اند۔

(۱۷) **ملا خان محمد آخوندزادہ صاحب** سلمہ اللہ تعالیٰ فقیہ جید اول از خلیفہ کہ از مشائخ ذاکریاں بودہ اخذ طریقہ کردہ چوں بر تاثیرات وقوف نیافتہ رجوع بہ فقیر آوردہ بیعت نمودہ و کسب طریقت کردہ مجاز شدہ القاء فیوض بقلوب مردماں مے نماید ❊

(۱۸) **ملا مہربان آخوند صاحب** سلمہ اللہ تعالیٰ بہ فقیر آمدہ بیعت نمودہ و کسب طریقت نمودہ شرفِ اجازت یافت باشاعت طریقہ حضرات قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارہم اشتغال دارد ❊

(۱۹) **ملا غازی آخوند صاحب** سلمہ اللہ تعالیٰ از ساکنان خراسان است از ابتداء داخل طریقۂ فقیر است کمالات بسیار دارد مجاز شدہ بخانقاہ فقیر کہ در ترکی[۱] است سکونت داشتہ باذکار و مراقبات اشتغال دادہ۔

(۲۰) **ملا دین محمد آخوند صاحب** سلمہ اللہ تعالیٰ عالم فاضل از ساکنان خراسان بیعت بر دست فقیر کردہ چند سال کسب طریقت نمودہ اجازت یافتہ باذکار و مراقبات

---

[۱] نام قریہ کہ مابین غزنی و قندھار است ۱۲

وتعلیم علوم ظاہری اشتغال دارد ؂

(۲۱) ملا الیاس آخوند سلمہ اللہ تعالیٰ ببار موصدہ عالم عامل بیعت بر دستِ فقیر کردہ کسب طریقت نمود اجازت یافتہ باذکار و مراقبات مشغول اند ؂

(۲۲) ملا پیر محمد آخوند فقیہ سلمہ اللہ تعالیٰ سرجانی بیعت بایں فقیر کردہ کسبِ طریقت نمودہ اجازت یافتہ چند کساں را ذکر حق جل شانہ آموختہ باذکار و افکار و تدریس علم فقہ اشتغال دارد ؂

(۲۳) ملا امیر احمد آخوند فقیہ سلمہ اللہ تعالیٰ از ساکنان خراسان است بیعت بر دست فقیر و کسب طریقت نمود اجازت یافتہ باذکار و افکار و تدریس علم خود اشتغال دارد۔

(۲۴) ملا سیّد موسیٰ سلمہ اللہ تعالیٰ از سادات کرام پشین است بیعت بر دست فقیر کرد و چند سال کسب نمود اجازت یافتہ باذکار و مراقبات اشتغال دارد نہایت محب فقیر است صاحب اذواق و مواجید و انجذاب۔

(۲۵) ملا خیر اللہ آخوند صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از غنڈان است برادر کلاں ملا امان اللہ صاحب کہ در آخر ندگو رخواہد شد عالم فاضل بیعت کردہ کسب نمود اجازت یافتہ باذکار و مراقبات اشتغال دارد۔

(۲۶) ملا سیف اللہ آخوند صاحب فقیہ غنڈان سلمہ اللہ تعالیٰ بیعت کرد و کسب نمود شرف اجازت یافتہ باذکار و مراقبات اشتغال دارد

(۲۷) ملا محمد سعید آخوند صاحب فقیہ خراسانی سلمہ اللہ تعالیٰ بیعت بر دست فقیر کرد چند سال کسب طریقت نمود اجازت یافتہ باذکار و مراقبات اشتغال دارد۔

(۲۸) ملا حاجی محمد یوسف صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بیعت بر دست فقیر کرد و کسب طریقت نمود اجازت یافتہ باذکار و مراقبات اشتغال دارد

(۲۹) ملا محمد امیر اخوند صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ فقیہ خراسانی بیعت بر دستِ فقیر کردہ کسب طریقت نمودہ اجازت یافتہ باذکار و افکار مشتغل است

(۳۰) ملا شیر محمد اخوند ترکی بیعت بایں فقیر کردہ کسب طریقت نمودہ اجازت یافتہ بالقاء انوار ذکر بطالبان حق جل شانہ اشتغال دارد۔

(۳۱) وعثمان غنی آخوند زاده صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ از فقہاء زمانہ مردیگانہ بود نہایت محب فقیر بودہ و متقی و متورع در ولایت خراسان وحدود دامان علم فقہ از و بغایت انتشار یافتہ وفقہائے بسیار از و برخاستہ بیعت بر دست فقیر کردہ بود و کسب طریقت نمودہ اجازت یافتہ چندمرداں را تعلیم ذکر کردہ اکثر بتدریس علم فقہ اشتغال مے داشتند امسال ۱۳۰۷ھ بحکم کل نفس ذائقۃ الموت بجوار رحمت الٰہی آرامید طاب اللہ تعالےٰ ثراہ ؎

(۳۲) ملا سید نور آخوند صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ عالم متقی متورع چہاردہ سال شب و روز بسفر و حضر حاضر الوقت فقیر است اخلاص تمام بہ فقیر مے دارد بر دست بندہ بیعت نمودہ کسب طریقت کردہ شرف اجازت یافتہ شب و روز باذکار و افکار سرشارند ؎

(۳۳) میاں محمد رسول صاحب پیوندہ سلمہ اللہ تعالےٰ از قدیم بیعت بر دست فقیر کردہ قدر بیست سال شدہ کہ نزد فقیر مے گذارد و آثار و انوار و برکات و فیوضات بسیار دارد و صاحب کشف صحیح دادراک قوی است اجازت یافتہ باذکار و افکار و خدمات فقیر اشتغال دارد ؎

(۳۴) ملا عبد الجبار آخوند صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ از زمان خوردگی بیعت بر دست فقیر کردہ کسب طریقت نمود شرف اجازت یافتہ باذکار و افکار و خدمات فقیر چہاردہم سال است کہ مشغول است او صلہ اللہ تعالےٰ الیٰ غایۃ ما یتمناہ ؎

(۳۵) ملا ظہیر الدین فقیہ ژیوبی سلمہ اللہ تعالےٰ بر دست فقیر بیعت کردہ کسب طریقت نمود اجازت یافتہ بجوار رحمت حق جل شانہ پیوست غفر اللہ تعالیٰ لہ ؎

(۳۶) ملا سید محمد ژیوبی بیعت بہ فقیر کردہ کسب طریقت نمودہ شرف اجازت یافتہ چندکساں را تلقین نمودہ بجوار رحمت حق سبحانہ پیوست غفر اللہ تعالیٰ لہ ؎

(۳۷) ملا ہیبت آخوند زادہ صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کسیغری فقیہ متقی، کبیر السن او شاں و ملا امیر ملک از قوم شیرانی نزد فقیر آمدہ ہر دو بیعت کردند تا سہ روز بر حرکت قلبی وقوف نیافتند بعد ازاں مرخص کردم رفتنے کہ بخانہ خود رسیدند ملا ہیبت منجذب شدہ آہ و نعرہ مے کرد حتی کہ نماز گذاردن نمی توانست آں وقت کہ فقیر عزم بطرف خراسان

بمع اہل خانہ خود و قافلۂ اہل خیام کوچ کردہ و رواں شدہ بہ کوہ کیسغر رسید ہر دو ایشاں بہ استقبال آمدند و ملا ہیبت صاحب منجذب بود کہ نماز گذاردن نمے توانست فقیر گفت شما عالم ہستید نماز بآرام و طمانیت بگذارید و حرکت مکنید گفت بے اختیار ایں حالت از من وقوع مے یابد ملا میر مذکور کہ رفیق ایشاں بود چوں حال ایشاں را معائنہ کرد گریہ و زاری نمود کہ ما ہر دو یکجا بخدمت آمدہ بودیم او صاحب احوال تو یہ گردید و مرا ہیچ حال نیست زاری و مبالغہ و الحاح نمود کہ توجہ فرمایند حق تعالیٰ از نزد خود مرا ایں چنیں احوال عطا فرماید بلکہ بسبب جہل خود گفت اگر مرا بہ پڑیٔ بگیر کہ مرا حرکت حاصل شود و منجذب شوم فقیر را قہر آمدہ گفت خداوند تعالیٰ ترا و فرزندان و اہل خانہ شمارا بہ پری بگیرد الحمد للہ قربان حضرت شوم ببرکت حضرت الکثر اہل کوہ کیسغر و فرزندان و اہل خانہ ملا میر ہمہ منجذب و صاحب احوال شدند۔

قربان حضرت شوم ہرگاہ کہ بر مردماں قہر مے کنم منجذب مے شوند نمے دانم کہ سبب چیست۔ فی الجملہ ملا ہیبت چند سال کسب طریقت کردہ اجازت یافتہ ہزارہا مردم را تعلیم طریقہ نمودہ و ہزارہا دزداں بہ برکت حضرات بردست او از دزدی توبہ کردہ

(۳۸) **ملا ہاتی کیسغری فقیہ سلمہ اللہ تعالیٰ**، از خلیفہ ملا تیمر خاں آخوند کسب کردہ بعد از انتقال او بر دست فقیر بیعت کرد کسب طریقت نمودہ اجازت یافتہ چند کساں را ذکر حق تعالیٰ آموختہ ٭

(۳۹) **ملا ولی محمد فقیہ آخوند صاحب کیسغری سلمہ اللہ تعالیٰ** مرد کثیر البرکت کبیر السن چند سال بخدمت حضرت خواجہ سلیمان سنگھڑی رحمہ اللہ کسب طریقہ کردہ آخر بمکاتبہ برخصت او شاں نزد فقیر آمدہ بیعت بردست فقیر نمودہ کسب طریقت کردہ جذبات و واردات بسیار دارد و اجازت یافتہ بالقاء ذکر بطالبان حق جل و علا مشغول است ٭

(۴۰) **ملا قطار فقیہ صاحب کیسغری سلمہ اللہ تعالیٰ** از آباء و اجداد خانوادہ اند چند سال بخدمت حضرت خواجہ سلیمان صاحب قدس سرہ کسب طریقت نمودہ بعدہ نزد فقیر آمد کسب طریقہ نمودہ اجازت یافتہ باشاعت طریقہ شریفہ اشتغال دارد۔

لہ لفظ پشتو است بمعنی صرع الجن ۱۲

بخواب دیدہ بود کہ از سینۂ فقیر شعلۂ بے دود مانند شمع افروختہ است و مردمان از ہر طرف فتیلہا از و روشن مے کنند باشارۂ جد بزرگوار فتیلہ تافتہ روشن کرد چوں از خواب بیدار شد توجہ بہ فقیر آورد ؂

(۴۱) مولوی معز الدین کھوئی استرانہ والہ سلمہ اللہ تعالےٰ از علماء جید جامع معقول و المنقول چند سال بخدمت حضرت خواجہ سلیمان صاحب قدس سرہٗ کسب کردہ آخر بہ فقیر رجوع آوردہ بیعت و کسب طریقہ نمودہ شرف اجازت یافتہ بہ تعلیم علوم و اذکار و افکار و القاء انوار بطالبان حق سبحانہ و تعالیٰ اشتغال دارد ؂

(۴۲) قاضی میاں عبد الغفار صاحب آخوندزادہ کھوئی استرانہ والہ سلمہ اللہ تعالےٰ بیعت بردست فقیر کردہ کسب طریقہ نمودہ اجازت یافتہ باذکار و افکار و تدریس فقہ اشتغال دارد ؂

(۴۳) و میاں عبد الغفار آخوندزادہ چودھواں والہ ابا و اجداد صاحب کمال بودند چند سال نزد فقیر محمد رضا صاحب پیوندہ کہ بہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں نزول آوردند کسب طریقت نمودہ بودند و اجازت یافتہ بہ فقیر رجوع آورد بیعت نمودہ کسب طریقت کردہ اجازت یافتہ چند کساں را تعلیم ذکر کردہ بجوار رحمت الٰہی پیوست غفر اللہ تعالیٰ لہٗ ؂

(۴۴) میاں غلام محمد صاحب چودھواں والہ سلمہ اللہ تعالےٰ ہژدہ سال بخدمت حضرت خواجہ سلیمان صاحب قدس سرہ کسب کردہ و دوازدہ سال بخدمت عبد الوہاب صاحب پدر میاں عبد الغفار مرحوم چودھواں والہ کسب کردہ چوں در خود کمال ندید بہ فقیر رجوع آوردہ بیعت نمود بانوار و آثار رنگین شدہ صاحب کشف و ادراک است اجازت یافتہ چند کس را تلقین ذکر کردہ باذکار و افکار اشتغال دارد ؂

(۴۵) مولوی عبد الرحیم آخوندزادہ صاحب مرحوم ساکن دراہن از علماء متبحر بودہ در علم فقہ و اصول ضرب المثل و بے نظیر استاذ الکل حدود داماں و پیوندگان ـ مے گفت اگر کتب متداولہ فقہ بشویند انشاء اللہ تعالےٰ از ظہر القلب خود بازمے نویسم نہایت مرد فہیم و مؤدب بآداب طریقت بود بیعت بردست فقیر کردہ چند سال کسب طریقہ شریفہ نمودہ باحوال غریبہ و عجیبہ رسیدہ کشف و ادراکِ صحیح داشت ہر مقام را بالتفصیل ادراک می کرد بعد از دخول طریقہ شریفہ حالتِ سابقہ را کالکفر می دید بعد از اجازت عن قریب بخطیرۂ قدس

آرامید طاب اللہ تعالیٰ مرقدہٗ ؎

(۴۶) **میاں عبد الغفار آخوند زادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ**۔ برادر خورد عبد الرحیم آخوند زادہ مرحوم در علم فقہ واصول مانند برادر خود است و در علم میراث یگانۂ زمانہ است۔ بیعت بردست فقیر نمودہ کسب طریقہ کردہ اجازت یافتہ بہ تعلیم علم فقہ واذکار وافکار مشتغل است۔

(۴۷) **میاں ملا عثمان اخوند صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ**۔ فقیہ ساکن لونی اکثر امور فقیر از تدریس وامامتِ نماز وکتابتِ مکاتیب باطراف وبعضے اُمور دیگر منوط باوست بردست فقیر بیعت نمودہ کسب طریقت کردہ تا کمالاتِ رسالت رسیدہ نہایت ارادت مند ومحب فقیر است شرف اجازت یافتہ باذکار وافکار وامور مذکورہ اشتغال دارد ؎

(۴۸) **مولوی شیر محمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کُلاچی والہ** پنج سال بخدمت مولوی صاحب والا مناقب حضرت مولوی غلام محی الدین قصوری قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کسبِ طریقہ نمودہ بعد ازاں پنج سال بخدمت حضرت خواجہ سُلیمان صاحب قدس سرہ کسب کردہ از نسبت بزرگان قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم درخود ندید بہ فقیر رجوع آورد بیعت نمود کسب طریقت چند سال تا حقیقت کعبہ کردہ شرف اجازت یافتہ باشاعت طریقہ علیہ در قریۂ واسوکہ از قرا چناب است جائے بنا ساختہ اشتغال دارد وبشرف صحبت حضرت ما پار سال مشرف شدہ بود ؎

(۴۹) **مولوی غلام حسن صاحب** احسن اللہ تعالیٰ حالہ واعمالہٗ ڈیرہ اسمٰعیل خاں والہ از علماء جید جامع المعقول والمنقول متقی ومتورع چند سال بخدمت والا حضرت مولوی غلام محی الدین صاحب قصوری قدس سرہ کسب طریقت نمودہ چوں جہل نسبت وعدم دریافت آں از زمان خوردگی برو غالب بودہ واطلاع باحوال خویش نداشت حتی کہ حرکتِ قلب وحرارتِ آں نمی پنداشتند رجوع بہ فقیر آوردہ طلب دخول طریقت نمود در جواب بمولوی ممدوح گفتہ شد کہ در حلقۂ ما نشیں کہ طریقہ واحد است وپیر شما ہماں مولوی صاحب اند فقیر در حق شما توجہ می کند بعد ازاں الحاح بسیار کردہ داخل طریقہ کردہ شد بعد از چند روز بر حرکت قلبی وحرارت اطلاع یافت بعد ازاں در ہر سال بقدر یک دو ماہ نزد فقیر سکونت پذیر

می باشند- پارسال کہ از خدمت سامی بندہ رخصت شدہ بود بہلدۂ قصور گذر واقع شد بزیارت حضرت مولوی غلام محی الدین صاحب قدس سرہ مشرف شد حضرت صاحبِ موصوف سفارش مولوی غلام حسن صاحب نمودہ گفتند کہ بروجہل نسبت نہایت غالب است توجہاتِ قاہرہ درحق اوشاں مبذول دارند کہ خداوند تعالیٰ جہل اور العلم مبدل گرداند فقیر در جواب گفت کہ مرا رُتبہ ایں چنیں توجہات نیست مگر بفرمودن شما حتی المقدور در حقِ اوشاں ان شاء اللہ تعالیٰ توجہات کردہ خواہد شد- وقتے کہ فقیر بجائے خود رسیدہ مکتوب شریف خود فرستادند نوشتہ بودند کہ مولوی غلام حسن را توجہات قاہرہ فرمایند- الحال ببرکت توجہات حضرت ماقلبی وروحی فداہ جہل او بعلم مبدل گردید- الحمد للہ علی ذالک- نحوی از فنا حاصل کردہ کہ تعبیر از نفس خود باناؔمی تواند کرد شرف اجازت یافتہ باذکار ومراقبات و تدریس اشتغال دارد ؁

(۵۰) مولوی رحیم بخش صاحب ہرصوی اجمیری سلمہ اللہ تعالیٰ بہ بسیار مشائخِ روزگار ہندوسندھ وپنجاب ملاقی شدہ زیارت وصحبت نمودہ واز شیخ احمد عرب صاحب مدنی الافندی الجوخدار ثم الانصار قدس سرہ در طریقہ قادریہ وچشتیہ اجازت یافتہ وچند کساں را داخل طریقہ ہم کردہ از قضاء الٰہی در نوکری انگریز بکار نوشت وخواند بماہیانہ مبلغ سی ۳۰ روپیہ مدت شش سال مبتلا بود چوں کمال درخود نیافت از تلاش فقراء خود را فارغ نمے گذاشت- دریں اثناء خداوند تعالیٰ بدل او میل ایں طرف انداخت در طریقہ شریفہ نقشبندیہ مجددیہ بردستِ فقیر بیعت نمودہ تلقین ذکر اسم الٰہی عزّ اسمہ گرفت- عون اللہ سبحانہ بحرمۃ حبیبہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وبرکات حضرات قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارہم الاقدس شامل حالش شد از نوکری بے زار گردید انگریز الحاح نمود حتی کہ مبلغ پنجاہ روپیہ مشاہرہ مے داد قبول نکرد نوکری را واگذاشت بکسب طریقت اشتغال دارند انوار وآثار وواردات وتجلیات وادراکِ صحیح وفیوضات و برکات بسیار اورا دست دادہ شرف اجازت یافتہ باذکار وافکار مشغول است وتاحال برائے تتمیم وتکمیلِ سلوک نزد فقیر متوقف است ؁

(۵۱) میاں عبد اللہ واسووالہ سلمہ اللہ تعالیٰ کہ از قراء چیناب است چند مدت کسب طریقت بخدمت پیر سید محمد صاحب حسینی قدس سرہ نمودہ بعد از انتقال سید صاحب رجوع بہ فقیر آوردہ بردست فقیر بیعت نمود کسب طریقت کردہ شرف اجازت یافتہ باذکار و

مراقبات مشغول است ؎

(۵۲) **فقیر میاں عالم خان صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ ساکن حدود گھاٹ** بر دست فقیر بیعت نمودہ شرف اجازت یافتہ باذکار و افکار خود سرگرم اند ؎

(۵۳) **مولوی میر واعظ صاحب ساکن دوڑ سلمہ اللہ تعالےٰ** کہ از متعلقاتِ بنوں است فاضل کامل عالم عامل جامع المعقول والمنقول متقی و متورع بر دست فقیر بیعت نمودہ کسب طریقت تا کمالات رسالت کردہ بانوار و اسرار ہر مقام ملون شدہ و بحالات عجیبہ رسیدہ اجازت یافتہ مردم صد ہا را با نوار ذکر منور گردانیدہ ؎

(۵۴) **شیخ انسان ساکن قریۂ گمل** از ابا و اجداد اہل کمال اند اول اخذ طریقہ از حاجی صاحب کہ معروف بماموں بودند کردہ بعد از وفات اوشاں رجوع بہ فقیر آوردہ بیعت نمودہ اجازت یافتہ باذکار و افکار مشغول است ؎

(۵۵) **ملا امان اللہ اخوند صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ**۔ اول اخذ طریقہ شریفہ از حضرت مولوی محمد جان قدس سرہٗ کردہ و بعد ازاں حضرت خواجہ سلیمان صاحب قدس سرہٗ کسب طریقہ نمودہ چوں کمال نسبت بزرگواراں در خود مشاہدہ نہ کردہ بہ فقیر رجوع آوردہ بیعت نمود اجازت یافت۔

و ابتداء آمدن او ایں چنین است کہ بمعہ کاغذ سفارشی فضیلت نشان ملا فیض محمد نیازی کہ مشہور بملایان محمد است و از خلفاء آں حضرت است نزد فقیر آوردہ التماس طریقہ نمود قبول نکردم۔ بارہ دیگر ملا غازی نام کہ از آشنایان او بود نزد فقیر سکونت پذیر بود شفیع کردہ آورد۔ ملا مذکور گفت کہ ایں آشنائی من است و مرد صالح است او را تلقین ذکر کنند لطیفہ قلب او را نشاں دادہ مرخص کردم۔ چوں فقیر ثانیاً بار بخراسان رسید ملا امان اللہ باز آمدہ نزد فقیر متوقف گردید۔ در ایام کہ وقت فتنہ و محاربہ باعداء دیں بود خیال کردم کہ مبادا دریں جنگ شہید شوم باید کہ امانتے کہ از حضرات بما رسیدہ بکسے اہل استعداد بسپارم۔ پس ملا غازی مذکور کہ در آں زماں نزد فقیر موجود بود باو سپردہ اجازت دادم۔ ملا امان اللہ چوں بریں مقدمہ وقوف یافت آں ہم در پئے طلب اجازت شد قبول نیفتاد گفتم کہ شمارا کہ سلوک ناتمام کردہ اجازت چگونہ مے دہم و بزجر بلیغ منع کردم چند روز بریں گذشتند وقتیکہ مردم افغاناں ارادہ شب خون بر مخالف دین خود مے کردند وقت عصر بود کہ لجام اسپ

فقیر بمن درگرفته مضبوط گرفته گفت که مرا اجازت بدهید ابا آوردم۔ گفت اگر شما شهید شوید من چه کنم
محتاج مشائخ دیگرے شوم نگذارم۔ اگر اسپ را تازیانه می زدم نمی گذاشت واگر برکاب می
زدم مضبوط گرفته دست بر دار نمے شد واگر ارخاء عنان اسپ مے کردم ہم نمے گذاشت
آخر مرا قہر آمد گفتم اجازت است بگذار مرا۔ باز نگذاشت گفت در ہر چہار طریقه مرا اجازت بدہید
گفتم شما احمق ہستی ہم نگذاشت آخر باز بقہر گفتم در ہر چہار طریقه اجازت است۔ مطلب آنکه
از جان خود خلاص کنم۔ چوں از مقدمۂ جنگ فارغ شده بجائے خود رسیدیم اورا به طریقِ
نصیحت گفتم آں چه شدنی بود در باب اجازت شد الحال شمارا لازم که کمر ہمت بسته شب
و روز در رسائل طریقه حضرات ما اشتغال دارید۔ بعد از چند سال مرخص بطرف ہرات شدند
حق تعالےٰ جل شانه از نزد فضل خود بامداد توجہات حضرت ما قلبی و روحی فداه آں چناں تاثیرات
قویه باو ارزانی فرمود که در اول روز کوہستان از نواحی غور سی صد کس ربقه ارادت در گردن
انداخته داخل طریقه شدند وجذبات قویه وحالات جلیه اوشاں را دست داد تا حال
بفضل ایزد متعال در عروج و ترقی است حق سبحانه اورا با نوار و اسرار و مواجید و فیوضات
و برکات بیمن پیران کبار منور گردانیده مرد باکمال و خجسته احوال اشاعت طریقه می نماید
چنانچه ہزارہا مردم را رنگین ساخته و بسیار کساں را اجازت داده که سیزده[۱۳] کس ازاں معلوم
ایں فقیر است تا حال دراں حدود شرف ورود دارند و مردماں را فیوض و برکات می رسانند۔ نام
ہائے خلفائے ایشاں این است :۔

اوّل[۱] ملا یسین صاحب۔ در درّه دُزد مے باشند که از ملکِ فراه است صاحبِ
کرامات و خوارق عادات است۔ یکے از کرامات او این است که یک ملا آمده برو
زبان طعن کشاد که شرط ارشاد کثرت علم است و تو چنداں علم نداری۔ او گفت عطائے
الٰہی و برکت او در کار است از علم رسمی چیزے نکشاید فضل باید۔ آں ملا گفت که شما چه برکت
دارید۔ در آں جا بچه نوزاده چہل روزه بود۔ ملا یسین صاحب گفت که اگر ایں بچه نوزاده زبانِ
خود را بذکر الٰہی جریان مے کند برکتِ من معلوم مے کنی۔ گفت بلے۔ بآں بچه که در گہواره بود،
اشارت کرد که بگو لا اله الا الله آں بچه بزبان فصیح گفت لا اله الا الله۔ ملا ملزم شده
داخل طریقت شد۔

دوّیم[۲]۔ سیادت پناه حقائق و معارف آگاه حافظ ملا عبد الخالق اخوند۔ در ولایتِ

آنہ[ع] سکونت دارد۔

سیوم[۳]، سیادت پناہ قاضی ملا رسول اخوندزادہ در ولایت صدہ[عس] استقامت دارد

چہارم[۴]، غلام اخوند کہ در شہر ہرات سکونت می دارد۔

پنجم[۵]، ملا عطا محمد اخوند در شہر ہرات مے باشد۔

ششم[۶]، ملا جہاں اخوند در ولایت گلستان مے باشد۔

ہفتم[۷]، ملا شہسوار اخوند عرب ساکن زندا ور از حدود قندھار۔

ہشتم[۸]، ملا دین محمد آخوند در بکواہ سکونت می دارد۔

نہم[۹]، قاضی نور محمد صادق اخوند در قیصار می باشد۔

دھم[۱۰]، ملا فیض محمد اخوند در فراہ مے باشد۔

یازدھم[۱۱]، ملا محمد رسول در ساغر می باشد۔

دوازدہم[۱۲]، ملا الف اخوند در ولایت گور زنگ باشد۔

سیزدہم[۱۳]، ملا جلال اخوند در خدمت اوشاں مے باشد۔ وایں ہمہ سیزدہ تن بچشم خود دیدہ ام کہ ہر یک صاحبِ کمال وحالاتِ قویہ دارند۔ ایں سیزدہ مردم در اول سالہا مجاز شدہ اند الحال کہ زمانہ بسیار گذشتہ خلفاء اوشاں بسیار بسمع ما رسیدہ۔

ثانیاً معروض آں کہ در حلقۂ ایں حلقہ بگوش در اول وہلہ جذبات د آہ ونعرہ وبے تابی و گریہا وخندہ وقہقہہ وبے خودی وغیبت واستغراق مے بودند حتی کہ در بعض اوقات ہمہ اہل حلقہ کہ گاہے پنجاہ وگاہے بصد کس رسیدہ بودند بے طاقتیہا مے کردند وبرہم می افتادند الحال آں احوال بآں منوال نماندہ مگر دو کس را گاہے آں اضطرابات دست مے دہد گاہے نہ۔ وبجائے آں حالات استغراق ومحویت وحضور وآگاہی بحق تعالیٰ سبحانہ غالب می باشد۔ بعضے مرداں را در حالتِ صلوٰۃ کیفیتے رومے دہد کہ بمجرد گفتن تکبیر تحریمہ در قیام بیہوش شدہ استادہ مے باشند تا کہ وقت صلوٰۃ خارج شدہ مے رود وآں شخص بہماں حالت باقی باشد باز بزمین مے افتد مانند مردہ وکسے را ایں در رکوع دست مے دہد و کسے در سجود وکسے را در تشہد وبعضے را بعد از گذشتن وقت نماز وبعضے بعد از گذاردن نماز بافاقہ مے آیند وبعضے در حالتِ ذکر وبعضے در حالتِ مراقبہ وبعضے بغیر آں جسد وبدن خود را مانند خانہ

ع و عس علاقہ ہرات است ۱۲

دیا مثل کوہِ کلاں مے بینند وبعضے ہمہ زمین را از حسد خود پُر مے یابند وبعضے خود را چناں طویل می بینند کہ گویا سر خود بآسمان مے سایند بلکہ ازاں مے گذرانند وبعضے بجز وجود خود ہیچ نمے بینند۔ و بعضے ہمہ را حق مے انگارند بلکہ ہمہ او است مے دانند وبعضے آواز کلمۂ انا الحق از ہر عضو و بُنِ موئے خود مے شنوند وبزبان گفتن نمے توانند وایں حالات بعضے را تا مدت طویلہ وبعضے را تا مدتِ قلیلہ می ماند بعد ازاں منقطع می شود وحالاتِ دیگر رو مے دہد وبعضے را کشوف ناسوتیہ وبعضے را کشوف ملکوتیہ حاصل مے شود وبعضے را حالتِ جُوعیہ چناں غلبہ مے نماید کہ بہ ہیچ چیزے سیر نمے شوند بلکہ گویند کہ اگر بار اشتر گندم خام مے خورم سیر نمے شوم۔ قربان حضرت شوم ایں چہ حالات است اطلاع فرمایند و در حلقۂ مولوی میر باز صاحب وملا دوران صاحب و مولوی محمد جاناں صاحب وملا خان محمد صاحب وملا امان اللہ صاحب ومولوی محمد عادل صاحب ومولوی میر واعظ وملا حبیب آخوند صاحب ومولوی شیر محمد صاحب ایں احوالات و جذبات وآہ ونعرہ ونالہ واضطراب واستغراق وبے خودی وغیبت ومحویت زیادہ از حد است کہ مشائخ ایں ولایت وعلماء ایں دیار ندیدہ ونشنیدہ اند ازیں جہت بما بے نوایان وغریباں حسد وبغض وکینہ وعداوت می ورزند ہداہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ وایانا۔ اندک چیزے از احوالِ خود وخلفاء وسائر مسترشدان آں حضرت نوشتہ شد وایں ہمہ حالات وفیوضات وبرکات و کشفیات وکرامات از آں حضرت است قلبی وروحی فداہ ؎

بے لطفِ تو من قرار نتوانم کرد — احسان ترا شمار نتوانم کرد
گر بر تن من زباں شود ہر موئے — یک شکرِ تو از ہزار نتوانم کرد
او بجز نائی وما جز نئی نہ ایم — او دمے بے ما و ما بے وے نہ ایم
نے کہ ہر دم نغمہ آرائی کند — فی الحقیقت از دم نائی کند
نیاوردم از خانہ چیزے نخست — تو دادی ہمہ چیز و من چیز تست

ایں بے عمل بے کردار روسیاہ چیز نیست کہ خود را درمیان آرد۔ ثانیاً آں کہ اگر مسند امام المسلمین حضرت نعمان بن ثابت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مطبوع یا قلمی بدست آید برائے فقیر خریدہ مہربانی فرمودہ ارسال دارند۔ تنگی وقت بسبب تہیاء روانگی خراسان و کثرت احوال حلقہ بگوشان کہ بہ یُمن انفاس قدسی اساس نقد وقت ایشان است حوصلۂ تفصیل نداشت مع آں کہ مخدوم زادہ ام صاحب در طلب جواب کرامت نامہ استعجال

فرمودہ اند۔ ایں لاشئے را چوں رزانت تقریر و متانت تحریر نیست ہر جائے کہ خطائے رفتہ باشد بحُسنِ الطافِ کریمانہ اصلاح فرمایند زیادہ حد ادب۔ وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ واصحبہ اجمعین ٭

مکتوب بست و دوم بنام ملا میر واعظ صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ امّا بعد، فالسلام المسنون و الدعاء المشحون۔ من الفقیر الحقیر لاشئ دوست محمد المعروف بالحاجی کان اللہ لہ عوضا عن کل شئ۔

علیٰ اخی الشریف العزیز ملا میر واعظ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عن حوادث الزمان والنوائب ان احوال ھذا المکان من کل الوجوہ قرین بحمد اللہ سبحانہٗ المسئول من اللہ تعالیٰ سلامتکم وعافیتکم وثباتکم علی الشریعۃ والطریقۃ الحقیقۃ فانھا فوق الکرامۃ ویرحم اللہ عبدا قال اٰمینا۔

فاعلم یا اخی قد ظھرت وبدعت فی ھذہ الزمان فرقۃ وھابیۃ تسمی انفسھا بالمحدثین وبسبب خبث الباطن وفساد العقیدۃ طال لسانھا فی ذم امامنا حضرۃ النعمان بن ثابت الکوفی امام المفسرین والمحدثین وانکرت من اجتھاد الائمۃ المجتھدین المتقدمین والمتاخرین وحصر المذاھب الاربعۃ وقد اتفق علی حصرھم علماء السلف الصالحین فصار حصرھم ثابتا بانعقاد الاجماع وابیّن بعون اللہ تعالیٰ جل شانہ شمۃً من مناقب الامام الموصوف ونبذۃً من دلائل حصر المذاھب الاربعۃ رغما للانف المخاصمین الطاغین فی شان الائمۃ المجتھدین۔ فاقولُ باللہ التوفیق من الکتاب المستطاب المسند للامام الاعظم اعنی حضرۃ النعمان بن ثابت الکوفی رحمۃ اللہ علیہ المعروف فی الآفاق بمسند الخوارزمی۔ الباب الاول فی ذکر شئ من فضائلہ التی تفرد بھا اجماعا فنقول وباللہ التوفیق مناقبہ وفضائلہ کالحصی لا تُعد ولا تحصی ولا یمکن ان یُستقصی لکن الفضائل التی تخصّ وتفرد بھا ولم یشارکہ اجماعا من بعدہ احد فیھا یمکن احصائھا وضبطھا فی عشرۃ انواع۔

الاول[۱]، فی الاخبار والآثار المرویة فی مدحه دون مدح من بعده۔
الثانی[۲] فی انه وُلِدَ فی زمان الصحابة والقرن الذی شهد له رسول الله صلی الله علیه وسلم بالخیریّة دون من بعده۔
الثالث[۳]، فی انه روی عن اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم دون من بعده۔
الرابع[۴]، فی تَبَرُّزِه فی عهد التابعین للفتوی دون من بعده۔
الخامس[۵]، فی انه تلمذ واستفاد من اربعة آلاف من التابعین وغیرهم دون مَنْ بعده۔
السادس[۶]، فی روایته عن الکبار من التابعین وعلماء المسلمین دون من بعده۔
السابع[۷]، فی انه اتفق له من الاصحاب العظماء المجتهدین مالم یتفق لاحد من بعده۔
الثامن[۸]، فی انه اول من استنبط الاحکام واسّس قواعد الاجتهاد وبالغ فی الاحکام دون من بعده۔
التاسع[۹]، فی انه لم یقبل العطایا عن خلفاء البرایا بل افضل من کسبه علی جماعة الفقهاء دون من بعده۔
العاشر[۱۰] فی وفاته وشهادته بسبب تورعه عن الدنیا وجاهها دون من بعده۔
اما الاول[۱]، فقد اخبرنی الصدر الکبیر شرف الدین احمد بن مؤید بن موفق بن احمد المکی قال الشیخ الزاهد محمد بن اسحٰق السراجی الخوارزمی انا ابو حفص عمر بن احمد الکراسی انا الامام ابو الفضل محمد بن حسن الناصحی حدثنا ابو القاسم بن طاهر البصری حدثنا ابو یوسف احمد بن محمد الواعظ فی رباط ابراهیم بن ادهم حدثنا ابو عبد الله محمد بن نصر الوراق قال انا ابو عبد الله المامون بن احمد بن خالد حدثنا ابو علی بن احمد بن علی الحنفی حدثنا فضیل بن موسی السینائی عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یکون فی امتی رجل یقال له ابو حنیفة هو سراج امتی یوم القیامة۔ وعن ابی سلمة عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال ان فی امتی رجلا وفی حدیث

القصری یکون فی امتی رجل اسمہ نعمان وکُنیتہ ابوحنیفۃ ہوسراج امتی ہوسراج امتی ہوسراج امتی۔ عن ابان بن ابی عیاش عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیأتی من بعدی رجل یقال لہ نعمان بن ثابت ویکنی ابا حنیفۃ لیحیین دین اللہ وسنتی علی یدہٖ۔ عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یظہر من بعدی رجل یعرف بابی حنیفۃ یحیی اللہ سنتی علی یدیہ۔ عن عبد اللہ بن مغفل قال سمعت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول الا انبئکم برجل من کوفان من بلدتکم ہذہٖ اومن کوفتکم ہذہٖ یکنی بابی حنیفۃ قد ملئی قلبہ علماً وحکماً وسیہلک بہ قوم فی اٰخر الزمان الغالب علیہم التنافر یقال لہم البنانیۃ کما ہلکت الرافضۃ بابی بکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ عن سعید عن الضحاک عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال یطلع بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بدر علی جمیع خراسان یکنی بابی حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدثنا الحسن بن اسمٰعیل بن الحسن عن ابی عبد الرحمٰن عن الزہار قال شہدتُ حماداً وجاءہ ابوحنیفۃ فقال لحماد یا اباحنیفۃ انت نعمان بن ثابت الذی ذکرلنا ابراہیم قال سقا اللہ زماناً یکون فیہ رجل یقال لہ نعمان یکنی بابی حنیفۃ یحیی احکام اللہ تعالیٰ رسولہ ویجری بعدہٖ ابداً مابقی الاسلام ولا یہلک من اتخذہا وعمل بہا فان انت لقیتہ فاقرأہ منی السلام۔ عن کعب الاحبار قال انی لاجد اسامی العلماء واہل العلم مکتوبۃ بصفاتہم وانسابہم اہل زمانٍ زمانٍ وانی لاجد اسم رجل یقال لہ نعمان بن ثابت یکنی اباحنیفۃ واجد لہ شاناً عظیماً فی العلم والفقہ والعبادۃ والحکمۃ والزہادۃ قد ساد اہل زمانہ من اہل العلم فمن تبعہ اہتدی وہو بدہم یعیش مغبوطاً ویموت شہیداً۔ عن عبد اللہ بن المبارک قال اخبرنی ابن لہیعہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کل قرن امتی سابقون وابوحنیفۃ سابق ہذہ الامۃ۔ قال سمعت الامام الشافعی یقول انی لاتبرک بابی حنیفۃ رحمہ اللہ واجئ الی قبرہ فاسأل اللہ تعالیٰ الحاجۃ عند قبرہٖ فما تبعد عنی حتی تنقضی وانشدنی الصدر الکبیر شرف الدین احمد بن المؤید المکی الخوارزمی قال انشدنی الصدر العلامۃ صدر الائمۃ ابوالمؤید موفق احمد المکی لنفسہ ؎

رسول الله قال سراج دینی وامتی الهداة ابو حنیفة
غبد ابعد الصحابة فی الفتاوای لاحمد فی شریعته خلیفة
سدی دیباج فتیاه اجتهاد ولحمته من الرحمٰن خیفة

اما النوع الثانی، من مناقبه وفضائله التی لم یشارکه فیهامن بعده من ارباب المذاهب انه ولد فی زمن الصحابة علی ما انبأنی الشیخ المعمر شید الدین الی آخر قال سمعت مزاحم بن داود بن علیة عن ابیه قال ولد ابو حنیفة سنة احدی و ستین ومات سنة مائة وخمسین وهذا القول تفرد به الحسن الخلال فاما القول المشهور انه ولد سنة ثمانین من الهجرة الی آخر الاسناد وعن ابی سعد قال سمعت الواقدی یقول سمعت حماد بن ابی حنیفة یقول ولد ابی سنة ثمانین وهکذا اخرجه الحافظ ابو القاسم طلحة بن محمد بن جعفر الصفار فی مسنده وقال ای ابو حنیفة توفی فی ایامی عبد الله بن جعفر بن ابی طالب وابو امامة الباهلی وواثلة بن الاسقع وعمرو بن حریث وعبد الله بن ابی اوفی وجماعة من الصحابة یقول اضعف عباد الله محمد العربی الخوارزمی فثبت بهذا انه ولد فی زمن اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو من اهل القرن الذی شهد لهم رسول الله صلی الله علیه وسلم بالخیریة ووصفه بالعدالة فان اصحاب الحدیث اختلفوا فمنهم من جعل اباحنیفة من القرن الثانی وقد اجمعوا ان ولادته کانت فی القرن الاول واجتهد فی القرن الثانی انشد فی صدر الائمة ابو المؤید الموفق بن احمد المکی الخوارزمی لنفسه ۔

غدا مذهب نعمان خیر المذاهب کذا القمر الوضاح خیر الکواکب
تفقه فی خیر القرون مع التقی فمذهبه لاشک خیر المذاهب

واما النوع الثالث، من مناقبه وفضائله التی لم یشارکه فیهامن بعده انه روی عن اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فان العلماء اتفقوا علی ذلک ان اختلفوا فی عددهم فمنهم من قال انهم ستة رجال وامرأة ومنهم من قال خمسة وامرأة ومنهم من قال سبعة وامرأة ۔

واما النوع الرابع، من مناقبه وفضائله التی تفرد بها ولم یشارکه فیهامن بعده انه اجتهد وافتی فی زمن التابعین رحمة الله تعالیٰ علیهم اجمعین ۔ وقال صاحب الدالمختار

وشارحه الطحطاوى والفقه ذرعه عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه سقاه علقمه وحصده ابراهيم النخعى وداسه حماد وطحنه ابو حنيفة وعجنه ابو يوسف وخبزه محمد و سائر الناس يأكلون من خبزهم وقد نظم بعضهم فقال

الفقه ذرع ابن مسعود وعلقمه — حاصده ثم ابراهيم داس

نعمان طاحنه يعقوب عاجنه — محمد خابز والآكل الناس

وقد ظهر علمه بتصانيفه كالجامعين والزيادات والنوادر حتى قيل انه صنف فى العلوم الدينية تسعمائة وتسعة وتسعين كتابا ومن تلامذته الشافعى رضى الله تعالى عنه وتزوج بام الشافعى وفوض اليه كتبه وماله فصار الشافعى فقيها ولقد انصف الشافعى حيث قال من اراد الفقه فليلزم اصحاب ابى حنيفة فان المعانى قد تيسرت لهم والله ماصرت فقيها الا بكتب محمد بن الحسن وقال اسمعيل بن ابى رجاء رأيت محمدا فى المنام فقلت مافعل الله بك قال غفر لى قال لو اردت ان اعذبك ماجعلت هذا العلم فيك فقلت له فاين ابو يوسف قال فوقنا بدرجتين قلت فابو حنيفة قال هيهات ذالك فى اعلى عليين وكيف وقد صلى الفجر بوضوء العشاء اربعين سنة وحج خمسا و خمسين حجة ورأى ربه فى المنام مائة مرة ولها قصة مشهورة وفى الحجة الاخيرة استاذن حجبة الكعبة بالدخول ليلا فقام بين العمودين على رجله اليمنى ووضع اليسرى على ظهرها حتى ختم نصف القرآن ثم ركع وسجد ثم قام على رجله اليسرى ووضع اليمنى على ظهرها حتى ختم القرآن فلما سلم بكى وناجى ربه ماعبدك هذا العبد الضعيف حق عبادتك لكن عرفك حق معرفتك فهب نقصان خدمته لكمال معرفته فهتف هاتف من جانب البيت يا اباحنيفة قد عرفتنا حق المعرفة وقد خدمتنا فاحسنت الخدمة وقد غفرنا لك ولمن اتبعك ممن كان على مذهبك الى يوم القيامة قيل لابى حنيفة بم بلغت ما بلغت قال ما بخلت بالافادة وما استنكفت عن الاستفادة قال مسعر بن كدام من جعل اباحنيفة بينه وبين الله رجوت ان لا يخاف وقال فيه شعره

حسبى من الخيرات ما اعددته — يوم القيامة فى رضى الرحمن

دين النبى محمد خير الورى — ثم اعتقادى مذهب النعمان

وعنه عليه الصلوة والسلام ان آدم افتخر بى وانا افتخر برجل من امتى اسمه نعمان

وكنيته ابو حنيفة هو سراج امتي - وعنه عليه الصلوة والسلام ان سائر الانبياء يفتخرون بي وانا افتخر بابي حنيفة من احبه فقد احبني ومن ابغضه فقد ابغضني كذا في التقدمه شرح مقدمة ابي الليث وقال في الضياء المعنوي وقول ابن الجوزي انه موضوع تعصب لانه روي بطرق مختلفة - وروي الجرجاني في مناقبه بسنده لسهل بن عبد الله التستري انه قال لوكان في امة موسى وعيسى مثل ابي حنيفة لما تهودوا ولما تنصروا ومناقبه اكثر من ان تحصى وصنف فيها سبط ابن الجوزي مجلدين كبيرين سماه الانتصار لامام ائمة الامصار وصنف غيره اكثر من ذلك -

والحاصل ان اباحنيفة نعمان من اعظم معجزات المصطفى بعد القران حسبك من مناقبه اشتهار مذهبه ماقال قولا الا اخذ به امام من الائمة الاعلام وقد جعل الله الحكم لاصحابه واتباعه من زمنه الى هذه الايام الى ان يحكم بمذهبه عيسى عليه الصلوة والسلام وهذا يدل على امر عظيم اختص به من بين سائر العلماء العظام كيف لا وهو كالصديق رضي الله عنه له اجره واجر من دون الفقه والفه فرع احكامه على الاصول العظام الى يوم الحشر والقيام وقد اتبعه على مذهبه كثير من الاولياء الكرام ممن اتصف بثبات المجاهدة وركض في ميدان المشاهدة كابراهيم بن ادهم وشقيق البلخي ومعروف الكرخي وابي يزيد بسطامي وفضيل بن عياض داود الطائي وابي حامد اللفاف وخلف بن ايوب وعبد الله بن المبارك ووكيع بن الجراح وابي الوراق وغيرهم ممن لا يحصى لعدة ان يستقصى فلو وجدوا فيه شبهة ما اتبعوه ولا اقتدوا به ولا وافقوه وقال الاستاذ ابو القاسم القشيري في رسالته مع صلابته في مذهبه وتقدمه في هذه الطريقة سمعت الاستاذ اباعلي الدقاق يقول انا اخذت هذه الطريقة من ابي القاسم النصر ابادي قال ابو القاسم انا اخذتها من الشبلي وهو اخذها من السري السقطي وهو من معروف الكرخي وهو من داود الطائي وهو اخذ العلم والطريقة من ابي حنيفة وكل منهم اثنى عليه واقر بفضله فعجبا لك يا اخي الم يكن اسوة حسنة في هولاء السادات لكبار اكانوا متهمين في هذا الاقرار والافتخار وهم ائمة هذه الطريقة وارباب الشريعة والحقيقة ومن بعدهم في هذا الامر فلهم تبع وكل من خالف مااعتمدوه مردود ومبتدع وبالجملة فليس ابو حنيفة في زهده وورعه

وعبادته وعلمه وفهمه بمشارك ومما قال فيه ابن المبارك ؎

لقد زان البلاد ومن عليها امام المسلمين ابوحنيفه
باحكام واثار وفقه كآيات الزبور على الصحيفه
فما فى المشرقين له نظير ولا فى المغربين ولا بكوفه
فقام مشمرا اسهر الليالى وصام نهاره لله خيفه
فمن كابى حنيفة فى علاه امام للخليقة والخليفه
رأيت العائبين له سفاها خلاف الحق مع حجج ضعيفه
وكيف يحل ان يؤذى فقيه له فى الارض آثار شريفه
فقد قال ابن ادريس مقالا صحيح النقل فى حكم لطيفه
بان الناس فى فقه عيال على فقه الامام ابى حنيفه
فلعنة ربنا اعداد رمل
على من رد قول ابى حنيفه

وقد ثبت ان ثابتا والد الامام ادرك الامام على بن ابى طالب فدعا ولذريته بالبركة وصح ان اباحنيفة سمع الحديث من سبعة من الصحابة كما بسط فى اواخر منية المفتى وادرك بالسن نحو عشرين صحابيا كما بسط فى اوائل الضياء وقد ذكر الامام العلامة شمس الدين محمد ابوالنصر ابن عرب شاه الانصارى الحنفى فى منظومة الالفية المسماة بجواهر العقائد ودرر القلائد ثمانية من الصحابة ممن روى عنهم الامام الاعظم ابى حنيفة رحمة الله تعالى عليه وعليهم اجمعين حيث قال ؎

معتقدى اى مذهب عظيم الشان ابى حنيفة المفتى النعمان
التابعى سابق الائمة بالعلم والدين سراج الامة
جمعا من اصحاب النبى ادركا اثرهم قد اقتفى وسلكا
طريقة واضحة المنهاج سالمة من الضلال الداجى
وقد روى عن انس وجابر وابى اوفى كذا عن عامر
اعنى ابا الطفيل ذا ابن واثله وعن ابن جزء
قد روى الامام وبنت عجرد هى التمام وتوفى ببغداد

بدانکہ اے برادر کلہ چند بنا بر حصر مذاہب اربعہ از کتاب مستطاب شرح سفر سعادۃ کہ از تصنیف شیخ عبدالحق محدث الدہلوی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ است مے نگارم تا دفع تشویش از دلہاء متردین دور گردد وصاحب کتاب مذکور منشا اختلاف ائمہ واسامی اوشاں با تفصیل تاریخ ولادت وانتقال واسبقیت ولاحقیت ہریک ازیں چہار امامان مشہورہ بیان ساختہ اند بعد ازاں فرمودہ اند کہ ایں چہار تن از امامان دین ومقتدایان ملت اند کہ ضبط وربط احادیث واقوال صحابہ وسلف وتطبیق وتوفیق میان آنہا نمودہ وتفسیر وتاویل وبیان ناسخ ومنسوخ کردہ وغایت بذل مجہود دریں باب فرمودہ استنباط احکام بقیاس واجتہاد از نصوص کتاب و سُنت نمودند وغیر مجتہداں را جز تابع ایشاں بودن چارہ وسبیلے نیست ومشائخ طریقت وبزرگان ایشاں ہم بریں مذاہب بودند یارب مگر آنہائے کہ ایشاں بجائے اجتہاد رسیدہ وموافق یا مخالف ایشاں برائے خود اجتہادے نمودہ باشند واللہ اعلم۔ وآنکہ گویند الصوفی لامذہب لہ نہ بایں معنی است کہ او را در دین مذہبے نیست وتابع مذاہب نہ وہر چہ خاطرش خوش دارد ودلش بداں حکم کند ہم بداں عمل کند بلکہ توجیہش چنانکہ گفتہ اند آنست کہ وے در بعضے مواضع از مذاہب آنچہ دراں ورع واحتیاط بیشتر یابد اختیار کند ہر مذہب کہ باشد ویا آنکہ بمذہب اہل حدیث کہ بہر چہ حدیث صحیح یابد بداں عمل کند۔ محققاں گویند کہ ایں نیز علے الاطلاق صحیح نہ بود تحقیق آن است کہ ہم از روایات مذہب خود کہ آں را اختیار کردہ اند وجہ اقتدا ساختہ است روایتے اختیار کند کہ احوط بود یا موافق ظاہر حدیث صحیح باشد اگرچہ ظاہر روایت ومشہور ازاں مذہب نہ بود والا تفرق مذہب وتعدد جہۃ موجب تفرق اعمال ظاہر گردد واز انجا سرایت بہ تفرق وعدم ضبط احوال باطن کند وفرمودہ اند کہ قبلہ توجہ یکے باید چہ امام شریعت وچہ شیخ طریقت تا بناء توحید محکم وقدم تحقیق راسخ گردد چہ تشعب وتفرق اصل موجب تشعب وتشتت فرع بود پس ضبط نفس باصل مرجوع الیہ فقہاً واصولاً و تصوفاً لازم بود کذا ذکرہ بعض المحققین من فقہاء الصوفیۃ وآنچہ در حدیث است کہ اِسْتَفْتِ قَلْبَکَ یعنی فتوے از دل خود طلب کن وہرچہ فرماید وبدانچہ حکم کند بداں رو ایں در صورت نہ دود تذبذب است یعنی آں جا کہ دلائل از قرآن واحادیث واقوال علماء مختلف آیند د تعارض نماید ودر دائرہ تحیر وتردد افگند حاکم دریں صورت تحری قلب وترجیح اوست تا ازاں اقوال آنچہ دل نشین او گردد اختیار کند وعمل نماید وآں نیز در مادہ قلب مطہر مزکی منور بنور ایمان

وتقوی است کہ بنور فراست کہ در جوہر ایمان ابداع نمودہ اند آنچہ حق است دریابد و آں شق اختیار کند کہ خیر وصواب در آں بود نہ آنکہ ہر چہ در دلش افتد ہم براں عمل کند بدون رجوع بدلائل شرعیہ کہ ایں سخن روئے بجانب الحاد واباحت دارد و پائی لغزش جاہلان است و بالجملہ مذاہب حق وطرق وصول بمنزل مقصود و ابواب در آمد خانہ دین ایں چہار است و ہر کہ راہے ازیں راہہا و درے ازیں درہا اختیار نمود براہ دیگر رفتن عبث و یاوہ باشد و کارخانہ عمل را از ضبط و ربط بیروں افگندن و از راہ مصلحت بیروں افتادن است و اگر قصد سلوک طریق ورع و احتیاط دارد ہم از مذہب واحد مختار روایتے کہ دلیلش احسن و قوی و فائدہ اش اعم و اتم و احتیاط دراں اکثر و اوفر بود اختیار کند و براہ رخصت و مساہلہ و حیلہ اندوزی نرود ایں طریق متاخران است و شک نیست کہ ایں طریقہ محکم تر و مضبوط تر است۔ و حجۃ ایں طائفہ ایں است کہ ہمہ متمسک بکتاب و سنت اند و مقتدایانِ دین اند دیگر تعیین و تخصیص را وجہ چہ باشد و نص فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ و اشارۃ حدیث اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم نیز ہم بریں است یعنی چیزے کہ شما ندانید از اہل علم پرسید و از ایشاں بیاموزید۔ و فرمودہ اصحابِ من ہم چو ستارگان اند و ہمہ راہ نمایندگان اند۔ و علماء دیگر را در حکم ایشاں دانید و ایں مذہب بظاہر بانصاف نزدیک تر نماید و بفہم زود تر آید ولیکن قرار داد علماء و مصلحت دید ایشاں در آخر زماں تعیین تخصیص مذہب است و ضبط و ربط کار دین و دنیا ہم دریں صورت بود از اول مخیر است ہر کدام را اختیار نماید صورت دارد ولکن بعد از اختیار یکے بجانب دیگر رفتن بے توہم سوئے ظن و تفرق و تشعب در اعمال و احوال نخواہد بود و قرار داد متاخرین علماء بریں است و ہو المختار و فیہ الخیر۔ اما دریں روزگار پسین مجتہدین کہ در فقہ و حدیث و زہد و ورع و عبادت مشہور و معروف بودند احادیث و اقوالِ صحابہ را تتبع نمودہ و ناسخ را از منسوخ و صحیح را از سقیم جدا ساختہ و تحقیق و تاویل آں فرمودہ تطبیق و توفیق میانِ آں ہا دادہ مذہبے قرار دادہ اند۔ عوام مسلماناں را بلکہ علماء را دریں روزگار ایں قوت و طاقت کجا است کہ ایں کار از دستِ ایشاں آید۔ ایشاں را بغیر متابعتِ مجتہدان کردن و در پئے ایشاں رفتن سبیلے نبود و چارہ نہ والعہدۃ علیہم ایں کار متقدمین محدثین را ایسر بود و بحقیقت بے قیاس و اجتہاد کار از پس نرود و باآخر دست بآں زدن ضرورت افتد و دلائل حجیت قیاس و وجوب عمل بداں در شرح خاتمہ کتاب معلوم گردد انشاء اللہ تعالیٰ۔ و حکم

مجتہد بحقیقت حکمِ کتاب و سُنت است و لکن چوں ایں حکم در آں جا پوشیدہ است و صریح نہ پس مجتہدانِ دین و امامانِ راہِ یقین آں حکمِ مکنونہ و مستورہ را بر منصۂ ظہور آوردہ و ایماء و اشارت را بہ تصریح مبدل ساختہ جزاہم اللہ تعالیٰ عنا خیر الجزاء۔

وصل در اذہان بعضے مردم چناں در آمدہ کہ مذہب امام شافعی موافقِ حدیث است و سلوک طریقہ اقتداء و اتباع در مذہب ایشاں بیشتر است و مذہب ابو حنیفہ مبنی بر رائے و اجتہاد است و مخالفِ احادیث۔ ایں سخن غلط محض است و جہلِ صریح۔ آخر نہ در اجتہاد حفظ کتاب اللہ و حفظ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و معرفت اقوال سلف شرط است و بے آں درست نیست۔ و چوں قیاس و اجتہاد آں امامِ اعظم را عظیم الشان اقدم و اسبق و مقدم و مسلّمِ تمام امت است ایں گمان را مجال نبود مانا کہ سبب وقوع دریں ورطہ آں بود کہ بعضے محدثین کہ در مذہب امام شافعی بودند در کتابہا کہ تصنیف کردند چنانچہ مصابیح و مانند آں دلائلِ مذہب خود را تتبع و تفحص نمودہ جمع کردند و در احادیث مذہب حنفی براہ طعن و جرح رفتند و اینہا بے گوشہ تعصبے نخواہد بود و اکثر ایشاں با بی حنیفہ بے گوشہ تعصبے نباشند عفی اللہ عنہم۔ نظر در کتب حنفیہ کہ در دیارِ عرب مشہور است باید انداخت تا حقیقتِ حال منکشف گردد و دریں مذہب مواہب الرحمۃ کتابے است شارحِ او التزام کردہ است کہ دلیل او از آیات قرآن و احادیثِ صحیحین بیارد۔ کتاب ہدایہ در دیارِ ما مشہور و معتبر ترین کتابہا است نیز دریں وہم انداختہ چہ مصنف وے در اکثر بنا کار بر دلیلِ معقول نہادہ و اگر حدیثے آوردہ نزد محدثین خالی از ضعف نہ غالباً اشتغال وقت آں استاذ در علمِ حدیث کم تر بودہ است و لکن شرح شیخ ابن الہمام جزاہ اللہ خیر الجزاء تلافی آں نمودہ و تحقیق کار فرمودہ است و گفتہ اند کہ نزد وے اے نزد امام ابی حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صندوقہا بود کہ احادیثِ مسموعہ خود در آں ضبط کردہ و گفتہ اند کہ مشایخ او کہ از ایشاں استماع حدیث کردہ در رائے جمع از صحابہ کہ از ایشاں شنیدہ از تابعین سی صد کس بودند و آنہا کہ از وے روایت مسند وے کردہ اند پانصد کس اند و مجموع استاذانِ وے در علم چہار ہزار کس اند و جمعے آں را بر ترتیب حروف تہجی جمع کردہ و چوں احادیث کہ امام شافعیؒ بداں اخذ کردہ و تمسک نمودہ است امام ابو حنیفہؒ بداں تمسک نہ نمودہ و اخذ نہ کردہ مردم گمان کردند کہ مذہب او مخالفِ احادیث است و حالانکہ دریں جا احادیثِ دیگر است صحیح و قوی تر است ازاں کہ وے

رضی اللہ تعالیٰ عنہ بداں تمسک نمودہ و بجہت آں احادیث کہ متمسک امام شافعیؒ است
ترک دادہ و اکثر متمسکاتِ او در صحیحین است و ایں معنی بہ تفصیل بیان کردہ اند و اثبات نمودہ
اند۔ و فی الحقیقت مذہب حنفی جامع معقول و منقول است و ما ناکہ در اغلب اوقات و
احوال عادت کریمۂ آں امام آں بودہ کہ در تفہیم و تبیین مذہب خود بجہت رعایت طباع عامۂ
خلق کہ مجبول اند بر تطابق معقول و منقول و تائید نقل بعقل اقتصار بر دلیل معقول کردے و بقصد
تسلیہ و تشفیہ طباع ایشاں در کشف و تبیین آں کوشیدے والا اصل تمسک و استدلالِ او
بکتاب و سنت و اقوال سلف بود خود چہ صورت دارد کہ بے رجوع بکتاب و سنت
و اجماع تمسک بقیاس کند و حالانکہ شرط عمل بداں عدم آں اصول است چنانکہ در کتب
اصول فقہ بر مذہب ایشاں مقرر شدہ است و ایں دلائل عقلیہ ایشاں در حقیقت برائے
تائید و ترجیح بعضے احادیث بر بعضے بموافقتِ وے مر قیاس را ولہٰذا از احادیث آنچہ موافق
بقیاس بود ارجح است چنانکہ ہم در اصول فقہ قرار یافتہ نہ آنکہ قیاس در مقابل نص کردہ باشد
و نیز حکم بصحت و ضعف احادیث در زمانِ متأخرین بر خلاف زمان سابق است چہ می تواند
کہ حدیثے در زمان ایشاں صحیح باشد بسبب اجتماع شرائط صحت و قبول و رود آں کہ یک واسطہ
بود میان ایشاں و حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پس از جہت روات دیگر کہ بعد ازاں آمدند
ضعفے پیدا شدہ پس از حکم متاخرین محدثین بضعف حدیثے لازم نیاید ضعف وے در زمانِ امام
ابوحنیفہ مثلاً ایں نکتہ ظاہر است و از کلام بعضے محققین کہ ذکر کردہ اند کہ حکم بتواتر و شہرت و
وحدت حدیث معتبر در صدرِ اوّل است والا بسا احادیث کہ دراں وقت از احاد بودہ
و بعد ازاں بوجود کثرت طرق بہ رواج اہل علم و کثرت طالبان و جامعان کہ بعد ازاں پیدا شدہ
بمرتبہ شہرت رسیدہ باشد استیناسے بایں معنے تواں یافت و امام اعظمؒ بجہۃ غایت
امتیاز و وفور فضل و کمال مغبوط و محسود عالم بود متاخرین شافعیہ راچہ گوید کہ بعضے متقدمین را
نیز باآں جناب حسد گونہ بود و در حقیقت ہر کہ فاضل تر محسود تر شافعیاں را ایں حال است
اما امام شافعیؒ را بہ بینند کہ چہ مدح اصحاب وے می کند و می گوید کہ الناس کلھم عیال علی فقہ
ابی حنیفۃ رحمہ اللہ و در شان امام محمد شیبانیؒ کہ شاگرد ابی حنیفہ است فرمودہ کہ اگر
اہل کتاب از یہود و نصاریٰ تصانیفِ محمد رحمۃ اللہ علیہ بہ بینند بے اختیار ایمان آرند امام
حافظ ابومحمد بن حزم گفتہ کہ اصحاب ابوحنیفہ ہمہ متفق اند کہ حدیث ہر چند اسناد او ضعیف بود

مقدم نہ داد و اولیٰ تر از قیاس و اجتہاد است و وے تا بحد ضرورت نرسد عمل بقیاس نہ کند و عمل بحدیث باقسام از دست ندہد و امام شافعی قیاس را بر چندیں از اقسام حدیث مقدم دارد و دریں مقام تفصیلے است مذکور در علم اصول فقہ آنجا نظر باید کرد و از اقسام قیاس نیز جز بقیاس مؤثر عمل نکند و قیاس تناسب و قیاس شبہ و قیاس طرد ہمہ نزد وے متروک غیر معمول بہا اند و درچندیں مواضع قیاس را باحادیث ترک دادہ و امام شافعی عمل بقیاس کردہ و اگر آں را ذکر کنیم سخن درازی کشد و ابوحنیفہ تقلید صحابی را در آنچہ صحابی باجتہاد خود گوید واجب داند و شافعی گوید ہم رجالٌ و نحن رجال ما بایشاں در اجتہاد برابریم و ماہم مجتہدانیم مجتہد را تقلید مجتہد دیگر نرسد۔ نقل است کہ امام ابوحنیفہؒ فرمودہ عجب از مردم است کہ مے گویند او فتویٰ بہ رائے خود مے دہد و حال آنکہ من ہرگز فتوی ندہم بدانچہ ماثور و مروی نیست۔ و امام حجۃ عبداللہ بن المبارکؒ از وے نقل کردہ کہ گفت آں چہ از احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آید فبالرأس والعین قبول کنم و آنچہ از صحابہ رسیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نیز اختیار کنم و از گفتِ ایشاں نہ برآیم و لکن چیزیکہ از تابعین بیاید ما و ایشاں برابریم بایشاں مزاحمت کنیم و در تحقیق حق بحث و تفتیش نمائیم۔ و از فضیل بن عیاض نقل است کہ اگر حدیث برابوحنیفہ آمدے متابعتِ آں کردے و اگر از صحابہ و قدمائے تابعین آمدے نیز براہ متابعت و اقتدار ایشاں رفتے و الا اجتہاد نمودے۔ در کتب نوشتہ اند کہ اگر مسئلہ نزد وے رضی اللہ تعالے عنہ آمدے مدت مدید یارانِ خود دراں بحث کردے و تحقیق و تفتیش نمودے پس ازاں جواب دادے و یارانِ او عظماء دین و قدماء اہل حدیث و فقہ و زہد و ورع بودند رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ محبان و معتقدانِ مذہبِ حنیفہ را رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم ایں قدر کافی است والسلام۔ وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین ؛

مکتوب بیست و سوم بنام ملا حیدر شاہ صاحب پونده

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفے۔ امابعد، اخوی اعزی ارشدی ملا سید حیدر شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عن الآفات الآفاقیۃ والبلایات الانفسیۃ بحرمۃ النبی الثقلین

وامام القبلتین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

از فقیر حقیر لاشئے دوست محمد کہ مشہور بحاجی است کان اللہ لہ عوضا عن کل شیٔ بعد از سلام مسنون و اشتیاق مشحون مطالعہ نمایند الحمد للہ والمنۃ کہ احوالات فقیر تاحین تحریر کہ ہفدہم ماہ ذی الحجۃ قرین سپاس بے قیاس منعم حقیقی علی الاطلاق است جلت نعمائہ رفعت آلائہ والمسئول من اللہ سبحانہ سلامتکم وعافیتکم وثباتکم علی الشریعۃ المصطفویۃ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام۔

المرام انکہ ایمائے کہ آں صاحب در باب کیفیت زیارت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کردہ بودند قدرے ازاں در بیان کیفیت زیارت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم از وجوب و سنت و استحباب و قصد اصحاب کرام و سلف الصالحین بدریافت ایں سعادت عظمیٰ وحیات انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام در قبور شریف وتوسل و استمداد از جناب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اجمالاً بر نگاشتہ می شود۔

بدانکہ زیارت سید المرسلین باجماع اہل سنت وجماعت از سلف و خلف قولاً و فعلاً از افضل سنن واوکد مستحبات است۔ قاضی عیاض رضی اللہ تعالےٰ عنہ مے گوید، زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنتے است مجمع علیہا وفضیلتے است مرغب فیہا و بعضے از علماء مالکیہ بوجوب آں رفتہ اند ودیگراں تاویل ایں قول بسنت قریب واجب کردہ گویا مراد سنت موکدہ مثل واجب است از برائے تاکید و اکثر علماء برانند کہ سنت زیارت بعد از ادائے حج است۔ قاضی حسین رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کہ از مشاہیر علماء شافعیہ است مے گوید چوں از حج فارغ شود باید کہ وقوف بہ ملتزم نماید ودعا کند بعد ازاں بمدینہ شریفہ آید و بزیارت قبر مبارک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مشرف گردد۔ قاضی ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ گوید کہ بعد از حج وعمرہ مستحب است کہ قصد زیارت آں حضرتؐ کند وحسن بن زیاد از امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ روایت می کند کہ احسن مرحاج راست کہ ابتداء بمکہ کند ومناسک حج بجا آرد بعد ازاں بمدینہ آید وزیارت قبر شریف کند وزیارت آں حضرت نزد حنفیہ از افضل مستحبات ومندوبات است واوکد مستحبات قریب بدرجۂ واجبات و علماء مذاہب اربعہ بتقدیم حج تصریح کردہ اند وبعضے از سلف باوجود انکہ طریق حج کہ نہ از جانب مدینہ بود اول قدوم مدینہ منورہ از لوازم وقت شمرند وبالجملہ بعضے از تابعین را در زیارت

مدینہ قبل از مکہ شریفہ معظمہ اختلافی است۔ وتاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ فضیلتِ قربت زیارت آں حضرتؐ را باصول اربعہ مشرح بیان کردہ اما الکتاب فقولہ تعالیٰ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وگفتہ است ایں آیت دلالت دارد بر حثّ وترغیب وحضور در درگاہِ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم وسوال مغفرت برائے خود از جناب اجابت مآب وطلب استغفار از وے صلی اللہ علیہ وسلم وایں مرتبۂ عظیم است کہ ابداً انقطاع پذیر نیست از جہت استواء حالتِ موت وحیات نسبتِ سرورِ کائنات وثبوت استغفار از آں حضرت مر امت را بعد از موت وجمیع علماء از ایں آیت شریفہ استواء حالتِ حیات وممات فہم نمودہ اند تا در آدابِ زیارت حکم کردہ وگفتہ اند کہ ایں آیت شریف را بخواند وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وطلب استغفار کند۔ وحکایت اعرابی است کہ بعد از رحلتِ آں حضرتؐ بزیارت آمد ایں آیت شریف مذکورہ خواند۔ وایں حکایت اعرابی مشہور است وجمیع اربابِ مذاہبِ اربعہ کہ تصنیف مناسکِ حج کردہ اند ایں حکایت آوردہ واستحسان نمودہ از ائمہ اعلام باسانیدے کہ دارند روایتِ آں کردہ اند۔ ومحمد بن حرب ہلالی رحمۃ اللہ علیہ گوید کہ بمدینہ آمدم وزیارت قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کردم در مقابل نشستم ناگاہ اعرابی آمد وزیارت کرد وگفت یا خیر الرسل حق تعالیٰ کتابے بر تو فرستادہ است صادق، در وے فرمودہ است وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ الآیۃ ومن بر تو آمدہ ام مستغفر از ذنوبِ خود مشفّع بجاہِ تو وبگریست وایں بیت خواند ؎

(شعر)

یا خیر من دُفِنَتْ بالبقاع اعظمہ | فطاب من طیبہن القاع والاکم
نفسی الفداء لقبر انت ساکنہ | فیہ العفاف وفیہ الجود والکرم

بعد ازاں او رفت۔ آں حضرتؐ را بخواب دیدم مے فرمایند کہ آں مرد را دریاب بشارت دِہ کہ حق تعالیٰ بشفاعتِ من او را مغفرت داد وگناہانِ او را بخشید۔ وحافظ عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ در مصباح الظلام از روایت امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ مے آرند، بعد از سہ روز از دفن آں سرور کہ گذشتہ بود اعرابی آمد وخود را بر قبر شریف انداخت وخاک پاک آں حضرتؐ بر سرِ خود ریخت وگفت یا رسول اللہ آں چہ تو از خدا شنیدی ما از تو شنیدیم وآنچہ از خدا یاد گرفتی ما از تو یاد گرفتیم واز آں جملہ آنچہ بر تو آمدہ ایں آیۃ است

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ ومن بر خود ظلم کرده ام ونزد تو آمده ام تا برائے من استغفار کنی۔ از قبر شریف ندا آمد وگفته شد قد غفرلك۔ و در ثبوت زیارت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم احادیث شریف بسیار آمده اند بعضے بصریح لفظ در زیارت قبر شریف وبعضے بالفاظ دیگر۔ وآں که بصریح آمده است این است

حدیث اول، مَنْ زار قبری وجبتْ له شفاعتی۔

حدیث ثانی، مَنْ زار قبری حلّت له شفاعتی۔

الحدیث الثالث، مَنْ جاءنی زائرًا لا تعمله حاجة الا زیارتی کان حقًّا علیّ ان اکون له شفیعًا یوم القیامة۔

الحدیث الرابع، مَنْ حج فزار قبری بعد وفاتی کان کمن زارنی فی حیاتی۔

الحدیث الخامس، مَنْ حجّ ولم یزرنی فقد جفانی۔

الحدیث السادس، من زارنی الی المدینة کنت له شفیعًا وشهیدًا۔

ودر روایتے آمده۔ من زار قبری کنت له شفیعًا وشهیدًا۔

الحدیث السابع، من زارنی متعمدًا کان فی جواری یوم القیامة ومن مات فی احد الحرمین بعثه الله من الآمنین یوم القیامة۔

الحدیث الثامن، من حج حجة الاسلام وزار قبری وغزا غزوة وصلّٰی فی بیت المقدس لم یسئله الله عزوجل فیما افترض علیه۔

الحدیث التاسع، من حج الی مکة ثم قصدنی فی مسجدی کتبت له حجتان مبرورتان۔

الحدیث العاشر، من زارنی میّتًا فکانما زارنی حیًّا ومن زار قبری وجبت له شفاعتی یوم القیامة۔

الحدیث الحادی عشر، من علی رضی الله عنه قال النبی صلی الله علیه وسلم من زار قبری بعد موتی فکانما زارنی فی حیاتی ومن لم یزر قبری فقد جفانی۔

الحدیث الثانی عشر، عن علی رضی الله عنه من سال لرسول الله صلی الله علیه وسلم الدرجة الرفیعة والوسیلة حلت له شفاعته یوم القیامة ومن زار قبر رسول الله صلی الله علیه وسلم کان فی جوار رسول الله۔

از جمله احادیث که مثبت حیات انبیاء است صلوة اللہ علیهم بود از عموم نصوص قرآنی

درحیات زمرۂ شہداء ومقاتلین فی سبیل اللہ ایں حدیث است کہ ابو علی بنقل ثقات از روایت انس بن مالک می آرند قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلّون۔ وآنچہ بخصوص اثبات حیات سرور کائنات کند ایں حدیث است کہ مشہور ومعروف است ما من احد یسلّم علیّ الا ردّ اللہ علیّ روحی حتّٰی ارد علیہ السلام۔

الحدیث الثالث عشر، در روایت از احمد بن حنبل رحمۃ اللہ آمدہ است کہ ما من احد یسلم علیّ عند قبری الا رد اللہ علی روحی حتّٰی ارد علیہ السلام

الحدیث الرابع عشر، از عمر رضی اللہ عنہ من صلی علیّ عند قبری رددتُّ علیہ ومن صلی علیّ فی مکان اخر بلغونیہ۔

الحدیث الخامس عشر از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ است مرفوعًا ما من عبد یسلم علیّ عند قبری الا وکل اللہ بھا ملکا یبلغنی وکفی لہ اجر اٰخرتہ ودنیاہ وکنتُ لہ شہیدًا وشفیعًا یوم القیمۃ۔

حدیث السادس عشر، درکتاب بدور السافرہ از حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا روایت می کند کہ ما من رجل یزور قبر اخیہ فیجلس عندہٗ الا استانس بہ حتی یقوم۔ وابن ابی الدینار رحمۃ اللہ تعالے علیہ از ابوہریرہ روایت می کند کہ اگر بر قبر آشنائے بگذرد مے شناسد واگر سلام کند رد می کند۔ سمہودی رحمۃ اللہ علیہ مے گوید کہ احادیث دریں باب بسیار است۔ مازری در توثیق عُرای الایمان از سلمان بن سحیم رحمۃ اللہ علیہ مے آرند کہ گفت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم را در خواب دیدم پس پرسیدم یا رسول اللہ! اینہا کہ بزیارت شما می آیند وبر تو سلام مے کنند مے شنوی فرمود نعم وارُدّ علیہم۔ وابن نجار از ابراہیم یسار رحمۃ اللہ علیہ روایت مے کند سالے از سالہا حج کردم وبزیارت سید المرسلین بمدینہ آمدم۔ چوں بہ قبر شریف رسیدم وسلام کردم آواز شنیدم کہ مے گوید وعلیک السلام۔ وامثال آں از اولیاء اللہ وصلحاء امت بسیار منقول است۔ واما درحیات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام در قبور باتفاق علماء درحیات آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد از وفات ہیچ شک وشبہ نیست وہم چنیں سائر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام در قبور زندہ اند بحیات کامل تر از حیاتِ شہداء کہ در قرآن مجید است وآں حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سید الشہدا است۔ ودر حدیث شریف آمدہ است علمی بعد وفاتی کعلمی فی حیاتی رواہ حافظ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فی الکامل وابویعلےٰ رحمۃ اللہ علیہ بہ نقل ثقات از انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ روایت مے آرند قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون ونیز بیہقی رحمۃ اللہ علیہ مے گوید کہ شواہد او از احادیثِ صحیحہ بسیار است وابومنصور بغدادی رحمۃ اللہ علیہ مے گوید محققین ومتکلمین برآنند کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حی است بعد از وفات ومسرور می شود بطاعاتِ امت۔ واجسادِ انبیاء علیہم السلام بوسیدہ نمی شوند در قبور وزیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقرب الی اللہ است عزو جل، وکدام تقرب وتوسل ازیں تقرب اولیٰ واکمل خواہد بود کہ وصول وحصول زیارتِ او صلی اللہ علیہ وسلم تقرب برب العٰلمین است۔ آیت شریفہ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ الآیۃ۔ وزیارت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد از ممات حکم ملازمتِ او دارد کہ در حالت حیاتِ او صلی اللہ علیہ وسلم بود۔ واحادیث شریف کہ قبل ازیں مذکور شدہ دریں معنے صریح اند واز جملہ ایں ہا ایں حدیث بود کہ من حج ولم یزرنی فقد جفانی وجفا بآں حضرتؐ بسیار بے ادبی است وبے پروائی از آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دِرُرست پس ترکِ آں زیارت مبارک موجب شغل خاطر وتفرقہ باطن مے گردد بلکہ نزد ایں حقیر گناہ کبیرہ است۔ وحال آں کساں نزد حق تعالےٰ چہ باشد کہ از زیارت نبی خود انکار دارند اصلا بزیارت مشرف نشوند عیاذًا باللہ تعالیٰ من ہذہ الاعتقاد السوء۔ وقتے کہ بزیارت مبارک مشرف شوند بصفتِ حیا ووقار سلام گویند کہ السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا نبی الکریم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علیک یا ختم النبیین السلام علیک یا ابا بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنک السلام علیک یا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنک

واما سفر برائے زیارت قبر شریف وشدّ رحال بقصد دریافت زیارت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سعادتے است عظمیٰ۔ واصحاب کرام رضی اللہ عنہم وسلف الصالحین رحمۃ اللہ علیہم بجہت زیارت سید کائنات بسیار آمدہ ازاں جملہ حکایت آمدن بلال مؤذن است رضی اللہ عنہ در زمان خلافت عمر رضی اللہ عنہ از شام بمدینہ شریفہ آمد ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ از روایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ مے آرند کہ بلال رضی اللہ عنہ آنحضرت را

بخواب دید که مے فرمایند اے بلال ایں چہ جفا است کہ ہیچ بزیارتِ ما نمی آئی۔ بلال ہم دراں ساعت راحلہ خود را سوار شد و قصد بمدینہ طیبہ نمود چوں بمدینہ منورہ رسیدہ بہ قبر شریف رسید گریہ کرد و روئے نیاز بخاک مالید امام حسنؓ و امام حسینؓ را دید کہ از حجرہ برآمدند ایشاں را درکنار گرفت و بر سر و روئے مبارک ایشاں بوسہ داد و ہم دراں زمان قریب فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالےٰ عنہا بدار بقا رحلت فرمودہ بودند۔ مردم خواستند کہ از بلال رضی اللہ عنہ اذان شنوند گفتند کہ اگر امام حسن و امام حسین بفرمایند او را از اذاں چارہ نخواہد بود والّا وے بعد از رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برائے ہیچ کس اذاں نگفت ولہذا چوں ابوبکر صدیق رضؓ بعد از وفات آں حضرت از وے خواست کہ برائے او اذان گفتہ باشد۔ بلال گفت یا ابابکر تو مرا بزر خریدی و در راہ خدا آزاد کردی آیا برائے خود کردی یا برائے خدا۔ فرمود برائے خدا کردم گفت اکنوں نیز برائے خدا مرا رہا کن تا بطور خود باشم مرا طاقت و زہرہ آں نیست کہ بعد از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برائے کس دیگر اذان گویم پس بشام رفت و از آں جا بقصد زیارت در مدینہ آمد۔ الغرض چوں امام حسن و حسین با وے فرمودند کہ اذان گوید بر سطح مسجد بر محلے کہ در زمان آں سرورمے استاد برآمد چوں گفت اللہ اکبر اللہ اکبر غریو از مردم برخاست کہ تمام مدینہ در جنبش آمد و چوں گفت اشہد ان لا الہ الا اللہ تزلزل زیادہ شد و گریہ و زاری و فریاد مردم زیادہ تر شد و چوں فرمود اشہد ان محمدًا رسول اللہ دیگر قیامتے قائم شد و ہیچ از مردمان و زنان صغیر و کبیر در مدینہ شریفہ نماند کہ نہ برآمد و در گریہ نشد گویا کہ روز مصیبت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم تازہ شد و گویند کہ از غایتِ غلبہ و اشتیاقِ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اذان را تمام نتوانست کرد و فرود آمد۔ کذا ذکر فی غنیۃ الطالبین۔

آوردہ اند کہ چوں امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح شام کرد و بہ اہل بیت المقدس مصالحت نمود و کعب احبار آمد و بشرفِ اسلام مشرف شد عمر بن الخطاب را با سلام او غایت فرح و سرور دست داد و در وقت رجوع با وے گفت اے کعب خواہی کہ با ما بمدینہ آئی و زیارت سید انبیا کنی گفت نعم یا امیر المومنین نعم الفضل ذلک۔ بعد از قدوم بمدینہ مطہرہ اول اول کارے کہ عمر رضی اللہ عنہ کرد ابتدا بسلام پیغمبر بود صلی اللہ علیہ وسلم۔ و عبد الرزاق باسناد صحیح روایت می آرد کہ ابن عمرؓ چوں از سفر قدوم مے آورد اول بہ قبر شریف می رسید و مے گفت السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا ابابکر السلام علیک یا ابتاہ

و در موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نیز ایں روایت مذکور شدہ است و شخصے از نافع مولیٰ ابن عمر رحمہ اللہ تعالیٰ پرسید و تو دیدی کہ ابن عمر بر قبر شریف مے استاد و مے گفت السلام علی النبی السلام علیٰ ابی بکر السلام علیٰ ابی گفت نعم۔ و در مسند امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ از ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت آمدہ کہ گفت از سُنت است کہ بہ قبر شریف نبوی از قبلِ قبلہ بیائی و پشت بقبلہ کنی و بگوئی السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

و امّا توسل و استشفاع بحرمت سید الرسل و استعانت و استمداد بجاہ و جنابِ او صلی اللہ علیہ وسلم پس فعل انبیاء و مرسلین و سیرت سلف و خلف صالحین است چہ پیش ازاں وقت کہ روح پاکش لباس جسمانیہ پوشد و چہ بعد ازاں ہم در حیات دنیویہ و ہم در عالم برزخ و در عرصات قیامت کہ انبیاء مرسل را مجال منطق و تاب دم زدن نباشد فتح باب شفاعت اولین و آخرین را مستغرق بحار نعمت و مشمول انوار رحمت کردہ اند و در استمداد از جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم در چہار موطن اخبار و آثار بورود پیوستہ اما اول توسل باو سپ پس از نشارۃ انسانیت و دائرہ خلقت است از جملہ احادیث و اخبار کہ دراں وارد شدہ ایں حدیث است از عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہ علماء حدیث تصیح آں کردہ اند کہ چوں از آدم صفی علیہ السلام آں خطیہ سر بر زد از برائے اعتذار و توبہ آں گفت یارب اسئلک بحق محمد ان تغفرلی۔ از درگاہ مجید فرمان آمد یا آدم چگونہ شناختی محمد را صلی اللہ علیہ وسلم و ہنوز جوہر روحش را در صدف جسمانیت در نہ آوردہ۔ گفت خداوندا تو می دانی، روزے کہ مرا بہ یدِ قدرتِ خود پیدا کردی و نفخ روح علوی در قالب بشریت من نمودی سر برداشتم و بر قوائم عرش نوشتہ دیدم لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ ازاں روز شناختم کہ وے بندہ ایست ترا کہ محبوب ترین خلق است نزد تو و مقرب ترین حضرت عزشانہ فرمان آمد کہ چوں تو او را در درگاہ من وسیلہ مغفرت آوردی گناہ ترا بخشیدم۔ یا آدم اگر محمد نبے بود ترا پیدا نے کردم۔ و در بعضے روایات آمدہ کہ کلماتے کہ آدم صفی اللہ از درگاہ رب العزت تلقین نمودہ و سببِ توبہ و مغفرتِ او گشتہ چنانچہ منطوق آیت کریمہ فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ است ایں بود الٰہی بحرمت محمد و آلہ اغفرلی۔ سبکی گوید رحمۃ اللہ علیہ چوں توسل باعمال صالحہ باوجود انکہ فعل ایشان است و بقصور و نقصان موصوف جائز باشد و در بارگاہ رحمت مقبول و مستجاب گردد تشفع بہ پیغمبر خدا کہ محب و محبوبِ او ست

بطریق اولیٰ بود۔ صاحب قصیدۂ بُردہ می گوید ؎

یا اکرم الرسل مالی من الوذ بہ
سوائک عند حلول الحادث العمم

اما الثانی کہ توسل بجناب اوست در دنیا در مدت حیات وے صلی اللہ علیہ وسلم بیش تر ازان است کہ در حصر آید۔ در خبر است کہ مردے ضریر البصر پیش آں حضرت آمد و عرض نمود کہ یا رسول اللہ دعا کن تا خدا خیر و عافیت نصیب من کند۔ فرمود اگر بصارت خواہی دعا کنم تا چشم تو بینا گردد اگر اجر آخرت خواہی صبر کن کہ آں بہتر است برائے تو، گفت دعا کن یا رسول اللہ! فرمود تا کہ وضو کند و ایں دعا را بخواند اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی لی اللھم فشفعہ فیّ۔ ترمذی گفتہ است ہذا حدیث صحیح غریب و بیہقی نیز تصحیح آں کردہ با زیادت ایں عبارۃ در آخر حدیث کہ فقام وقد برء البصر۔ وفی روایۃ ففعل الرجل فبرء و اخبار در باب توسل و استمداد ارباب حاجات بجناب سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مثل سعۃ رزق و حصول اولاد و نزول مطر و رخائے عیش و امثال آں بسیار است۔

واما الثالث کہ توجہ و توسل با وست صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بعد از وفات نیز در وے آثار ورود یافتہ۔ طبرانی رحمۃ اللہ علیہ در معجم کبیر از عثمان بن حنیف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روایۃ مے آرد کہ مردے بود کہ او را نزد عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ حاجتے بود کہ وانمے شد و عثمان رضی اللہ عنہ اصلا بحال او نظر و التفات نمی گماشت۔ آں مرد حال خود را بعثمان بن حنیف برد صورت علاج جست۔ گفت بمتوضاء رو وضو کن و بمسجد در آئی و دو رکعت نماز بگذار و بگو اللھمّ انی اسئلک واتوجہ الیک بنبیّنا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم بنبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجّہ بک الی ربی فیقضی لی حاجتی بعد ازاں حاجت خود را عرض کن۔ آں مرد برفت بدآنچہ وے فرمودہ بود عمل کرد بعد ازاں بر در عثمان بن عفان رضؓ آمد دربان پیش آمد و دست او را گرفت و نزد عثمان رضؓ در آورد وے او را بر فراش خاصہ نشاند و حاجت پرسید ہرچہ حاجت او بود روا کرد و گفت بعد ازیں ہرچہ حاجتے کہ ترا باشد بگو تا روا کنم۔ آں مرد خوش حال پیش عثمان رضؓ برآمد نزد ابن حنیف رضؓ رفت و گفت جزاک اللہ خیرا اگر تو چیزے بعثمان در باب قضاء حاجت من گفتی و ایں چنیں ساخت و پیش ازیں اصلا بحال من التفات نمے کرد و گفت واللہ بابے

من ہیچ نہ گفتم بجز آنکہ رسول خدا را دیدہ بودم کہ ضریرے پیشِ وے آمد و دعا خواست تا چشمِ وے بینا گردد و تمام ایں حدیث سابق سوق نمود پس برآں قیاس نمودم کہ توسل بوے صلی اللہ علیہ وسلم موجب قضاء حاجت و سبب نجاح مرام است۔ و قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ در کتاب شفاء مے آرد کہ در میان ابوجعفر خلیفہ و امام مالک رحمۃ اللہ علیہ در مسجدِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مناظرہ افتاد۔ شاید ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ در اثنائے سخن آواز خود بلند گرد مالک رحمۃ اللہ علیہ گفت یا امیر المومنین در مسجد پیغمبر خدا آواز چرا بلند می کنی و حق تعالیٰ در کتابِ خود باب ادب می نماید و می گوید لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ الآیۃ۔ و قوم دیگر را مدح مے کند و مے فرماید اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَھُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ لِلتَّقْوٰی و حرمت پیغمبر خدا بعد از موت مثل حرمت اوست صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم در حیات۔ خلیفہ را بگفتہ او اثرے و رقتے پدید آمد و در خضوع و استکانت فرو شد و گفت یا ابا عبد اللہ در وقت دعا توجہ بقبلہ کنم یا روئے بر سول اللہ آرم گفت چرا روئے از پیغمبر گردانی و وے وسیلہ تست و وسیلہ پدر تو آدم صفی اللہ نزد خدا عزوجل استقبال بہ پیغمبر کن و طلب شفاعت از وے کن تا شفیع تو گردد و در باب اداب زیارت استجاب استقبال بداں حضرت و توسل بدو و دعا در حضرت وے و رعایت غایت ادب و نہایت خضوع مذکور گردد ان شاء اللہ تعالےٰ۔ و در ذکر قبر فاطمہ بنت اسد ام علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالےٰ وجہہ مذکور شد کہ آں حضرت در قبر او در آمد و گفت بحق نبیك والانبیاء الذین من قبلی و دریں حدیث دلیل است بر توسل در ہر دو حالت۔ نسبت بآں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در حالتِ حیات و نسبت انبیاء علیہم السلام بعد از وفات و چوں توسل بانبیاء بعد از وفات جائز باشد بسید انبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات بطریق اولی جائز باشد بلکہ اگر بایں حدیث توسل باولیاء خدا نیز بعد از وفاتِ ایشاں قیاس کنند دور نیست مگر آنکہ دلیلے بر تخصیص حضرات رسل صلوٰۃ الرحمٰن علیہم قائم شود نیز برایں مدعا دلیل است آنکہ ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ بسند صحیح آوردہ است کہ در زمانِ عمر رضی اللہ عنہ قحطے افتاد شخصے بقبر شریفِ نبوی آمد و گفت یا رسول اللہ استسق لامتك فانھم قد ھلکوا آں حضرتؐ در خواب آمد و فرمود برو بعمر بشارت دہ کہ باراں خواہد آمد و ایں نوع توسل طلب دعا است از آں حضرت از پروردگارِ خود تا ایں حاجت مقضی گردد چنانچہ در حالتِ حیات بود ہم چنانچہ مضمون عبارت یا

محمد انی توجہت بک الی ربی فی حاجتی لیقضی لی مُشعر است بداں فافہم۔ وابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ روایت کردہ کہ در وقتے اہل مدینہ را قحطے شدید رسید شکایت بعائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بُردند۔ فرمود بقبر شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیائید و دریچہ از وے بجانب آسمان بکشائید تامیان وے و آسمان حائل نباشد ہم چناں کردند کہ وے اشارت فرمود باراں بسیار شد و امر وے رضی اللہ عنہا بکشادنِ دریچہ رمزے واضح است بآنکہ موجب فتح باب مطلوب دعا و سوال آں حضرت است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از درگاہ رب العلمین جل جلالہ و ازیں قبیل است سوال سائل از حضرت وے کہ گفت اسئلك مرافقتك فی الجنۃ یعنی سوال می کنم از حضرت تاکہ از پروردگار خود درخواست کنی و شفاعت فرمائی تامرا بسعادت مرافقت تو در جنت مشرف گرداند۔

واما رابع کہ توسل بسرور انبیاء است در عرصاتِ قیامت بوسیلۂ شفاعت۔ پس باحادیث متواترہ ثابت است و اجماع علماء برآں منعقد۔ و در باب توسل بصالحین باعتبارِ علاقہ کہ ایشاں را ست بجناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیز اخبار و آثار آمدہ چنانچہ قصۂ استسقاء عمر بعباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اثبات آں مے کند۔ در خبر صحیح از انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ آمدہ کہ چوں قحط سال مے شد و امساک باراں روئے می نمود عمرؓ در استسقاء توسل بعباسؓ مے کرد عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و مے گفت خداوندا پیش ازیں چوں قحط مے شد توسل بہ پیغمبر تو مے کردیم و تو آب مے فرستادی اکنوں توسل بعم پیغمبر تو مے کنیم پس بفرست برائے ما آب۔ و در روایتے از ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما آمدہ کہ عمر گفت رضی اللہ عنہ خداوندا ما استسقاء مے کنیم بعم پیغمبر تو و استسقاء مے نمائیم بہ پیرے۔ وعباس رضی اللہ عنہ در دعاء خود گفت خداوندا ایں قوم توجہ بمن آوردند از جہت نسبتے کہ مرا بہ پیغمبر تست خداوندا مرا نزد ایشاں شرمندہ مکن۔ و دریں گفتہ است عباس بن عتبہ رحمۃ اللہ علیہ ابن ابی لہب

بعمی سقی اللہ الحجاز واھلہ

عشیۃ یستسقی بشیبۃ عمی

و در نیل مطالب و فوز بمآرب کہ نزد استغاثہ وطلب از مرقد منور سرور انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ محتاجان و مسکینان را روئے نمودہ است اخبار و آثار بسیار آمدہ۔ و محمد بن المنکدر رحمۃ اللہ علیہ گوید مرد ے پیشِ پدر من ہشتاد دینار ودیعت نہاد بجہاد رفت و اذن داد کہ اگر ترا حاجت افتد

ازیں ہا خرچ کن۔ پدرم نزد احتیاج آں را خرچ کرد۔ چوں آں مرد باز آمد مبلغے کہ نہادہ بود طلب کرد۔ پدرم در ادائے آں درماند بادے گفت کہ فردا بیا تا جواب تو گویم۔ ایں بگفت و شب در مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بیتوتت کرد و زمانے در حضور شریف و گاہے پیش منبر استغاثہ مے نمود و فریاد مے کرد۔ ناگاہ در تاریکی شب مردے پیدا شد دُصرّہ ہشتاد دینار بدست لے داد بامداد مبلغ آں بداد و از زحمتِ مطالبۂ دَین خلاصی یافت۔

و امام ابوبکر بن المقری رحمۃ اللہ علیہ گوید کہ من و طبرانی و ابوالشیخ ہر سہ در حرم شریف مصطفویؐ بودیم۔ جوع بر ما غلبہ کردہ بود و دو روز ہمیں حال گذشتہ چوں عشا در رسید بحضور قبر شریف رفتیم و گفتیم یا رسول اللہ الجوع ہمیں کلمہ گفتیم و برگشتیم دمن و ابوالشیخ بخواب رفتیم و طبرانی نشستہ انتظار چیزے مے برد۔ ناگاہ یک مرد علوی آمد در بزد بادے دو غلام بدست ہر کدام زنبیلے و در وے چیز کثیر از طعام و تمر و خبز بہشت و با ما بخورد و آنچہ از ما ماند ہم پیشِ ما بگذاشت و گفت اے قوم مگر شما شکایت پیشِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کردید بہ ہمیں ساعت آں حضرت را بخواب دیدم کہ مرا فرمود تا چیز بر شما حاضر آوردم۔

و ابن الجلاء رحمۃ اللہ علیہ مے گوید کہ بمدینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در آمدم و یک دو فاقہ بر من گذشتہ بود بہ قبر شریف استادم و گفتم انا ضیفك یا رسول اللہ بخواب پیغمبر خدا را دیدم رغیفے بدست من داد نصفے را ہم در خواب خوردم و چوں بیدار شدم نصفِ دیگر در دستِ من باقی بود۔

و ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ گوید کہ بمدینہ در آمدم و در پنج روز بر من گذشت کہ طعام نچشیدم روزِ ششم بر قبر شریف رفتم و گفتم انا ضیفك یا رسول اللہ بعد ازاں در خواب مے بینم کہ سرورِ انبیاء مے آید و ابوبکر صدیقؓ بر یمین و عمرؓ بر شمال و علیؓ بن ابی طالب در پیش۔ علی کرم اللہ وجہہ مرا مے گوید کہ برخیز پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آمد رفتم و میان دو چشم مبارکِ او بوسہ دادم رغیفے بمن داد خوردم چوں بیدار شدم ہنوز زیادہ از وے بدست من بود۔

احمد بن محمد صوفی رحمہ اللہ گوید کہ سہ ماہ در بادیہ گشتہ بودم و پوست بدن من ہمہ ترقیدہ بمدینہ آمدم و بر آں سرور و صاحبیہ سلام گفتم و بخواب رفتم۔ آں حضرتؐ را دیدم کہ می فرماید احمد آمدی چہ حال داری گفتم انا جائع و انا فی ضیافتك یا رسول اللہ فرمود دست بکشا و درہم چند در دست من نہاد بیدار شدم و درہم در دستِ من بودند بہ بازار رفتم و فطیر و فالودہ خریدم

وخوردم وبه بادیه درشدم۔ وامثال ایں حکایات بسیار است ؎

حاشاه ان یحرم الراجی مکارمه

او یرجع الجار منه غیر محترم

و بدانند که در حدیث شریف آمده که اول ما خلق الله نوری و در حدیث دیگر آمده انا من نور الله والخلق من نوری ہرگاہ کہ حق سبحانہ، تبارک وتعالےٰ جمیع مخلوقات کائنات را بقدرت کاملہ خود از نور مبارک ایشاں بیافرید پس ایشاں اصل موجودات آمد پس بہمیں سبب کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اصل جمیع خلائق شد محققین علماء بنا براں حکم کردہ اند کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث است بکافۂ مخلوقات وسائر موجودات نہ مخصوص بجن وانس وملائکہ بلکہ وے رسولِ کل عالم است حتی نباتات وجمادات۔ وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ؛

مکتوب بیست وچہارم بنام ملا عطا محمد آخوندزادہ صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد فضیلت پناہ شرافت دستگاہ برادر طریقہ شریفہ ملا عطا محمد آخوندزادہ سلمہ اللہ تعالےٰ۔

از فقیر حقیر لاشئے دوست محمد کہ مشہور بہ حاجی است کان اللہ عوضاً عن کل شئی۔ پس از سلام مسنون ودعوات ترقیات مشحون مطالعہ نمایند الحمد للہ والمنۃ کہ احوال ایں فقیر بفضل وکرم قادر قدیر عزشانہ قرین سپاس بے قیاس منعم حقیقی است جل جلالہ والمسئول من اللہ سبحانہ سلامتکم وعافیتکم وثباتکم علی الشریعۃ المرضیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔

المرام آنکہ مسئلہ افضلیت واولویت ادائے سُنن ونوافل بعد ادائے صلوٰۃ مفروضہ ومکتوبہ بجماعت درخانہ از کتب فقہ چنانچہ ہدایہ ودرمختار واز نفس کتب صحاح ستّہ واحادیث شریفہ کہ نزد فقیر ہمہ موجود اند چنانچہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وجامع ترمذی وسُنن ابی داود وصحیح نسائی وابن ماجہ ومشکوٰۃ مصابیح برائے اطمینان خاطر نوشتہ فرستادم امید کہ خواہد رسید۔

والافضل فی عامۃ السنن والنوافل اداءها فی المنزل هو المروی عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم ھدایہ فی باب ادراک الفریضۃ ۱۲ والافضل فی النوافل غیر التراویح
المنزل الا لخوف شغل عنها در المختار فی باب الوتر والنوافل باب التطوع بعد المکتوبۃ ۱۲
حدثنا مسدد قال حدثنی یحیی بن سعید عبید اللہ قال اخبرنی نافع عن ابن عمر
قال صلیتُ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدتین قبل الظهر و سجدتین بعد
المغرب و سجدتین بعد العشاء و سجدتین بعد الجمعۃ فاما المغرب والعشاء ففی
بیتہ ۱۲ باب الرکعتین قبل الظهر حدثنا سلیمان بن حرب قال حدثنا حماد بن زید
عن ایوب عن نافع عن ابن عمر قال حفظتُ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر
رکعات رکعتین قبل الظهر ورکعتین بعدہ ورکعتین بعد المغرب فی بیتہ ورکعتین
بعد العشاء فی بیتہ الحدیث صحیح البخاری فی الجلد الاول من کتاب الصلوۃ باب النفل
باللیل والنهار ۱۲ وحدثنا یحیی بن یحیی قال انا هشیم عن خالد عن عبد اللہ بن
شقیق قال سألتُ عائشۃ رضی اللہ عنها عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عن تطوعہ فقالت کان یصلی فی بیتی قبل الظهر اربعًا ثم یخرج فیصلی بالناس ثم
یدخل فیصلی رکعتین الحدیث فی صحیح المسلم فی الجلد الاول ۱۲ باب ما جاء فی الرکعتین بعد المغرب والقراءۃ فیهما و باب ما
جاء انہ یصلیهما فی البیت حدثنا احمد بن منیع نا اسماعیل بن ابراهیم عن ایوب عن
نافع عن ابن عمر قال صلیتُ مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین بعد المغرب فی
بیتہ باب ما جاء فی فضل صلوۃ التطوع فی البیت حدثنا محمد بن بشار نا محمد بن
جعفر نا عبد اللہ بن مسعود بن ابی هند عن سالم ابی النضر عن بسر بن سعید عن
زید بن ثابت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال افضل صلوتکم فی بیوتکم الا المکتوبۃ
الجامع الترمذی فی الجلد الاول ۱۲ باب صلوۃ الرجل التطوع فی بیتہ حدثنا احمد بن
صالح نا عبد اللہ بن وهب اخبرنی سلیمان بن بلال عن ابراهیم بن ابی النضر عن ابیہ
عن بسر بن سعید عن زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ المرء
فی بیتہ افضل من صلوتہ فی مسجدی هذا الا المکتوبۃ سنن ابی داؤد ۱۲ باب
رکعتی المغرب این تصلیان حدثنا ابو بکر بن ابی الاسود حدثنی ابو مطرف محمد بن
ابی الوزیر نا محمد بن موسی الفطری عن سعد بن اسحٰق بن کعب بن عجرۃ عن ابیہ عن

جدہٖ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی مسجد بنی عبد الاشہل فصلی فیہ المغرب فلما قضوا صلوتھم رأھم یسبحون بعدھا فقال ھذہ صلوٰۃ البیوت سنن ابی داؤد ۱۲ اخبرنا محمد بن بشار قال حدثنا ابراھیم بن ابی الوزیر قال حدثنا محمد بن موسی الفطری عن سعد بن اسحق بن کعب بن عجرۃ عن ابیہ عن جدہٖ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ فی مسجد بنی عبد الاشہل فلما صلے قام ناس یتنفلون فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بھذہ الصلوٰۃ فی البیوت صحیح النسائی ۱۲ باب ما جاء فی الرکعتین بعد المغرب حدثنا یعقوب بن ابراھیم الدورقی ثنا ھشیم عن خالد الحذاء عن عبد اللہ بن شقیق عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی المغرب ثم یرجع الی بیتی فیصلی رکعتین. حدثنا عبد الوھاب بن الضحاک ثنا اسماعیل بن عیاش عن محمد بن اسحاق عن عاصم بن عمر عن قتادۃ عن محمود بن لبید عن رافع بن خدیج قال اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بنی عبد الاشہل فصلی بنا المغرب فی مسجدنا ثم قال ارکعوا ھاتین الرکعتین فی بیوتکم ابن ماجہ باب السنن وفضائلھا ۱۲ وعن ابن عمر قال صلیتُ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین قبل الظھر ورکعتین بعدھا ورکعتین بعد المغرب فی بیتہ ورکعتین بعد العشاء فی بیتہ وعن عبد اللہ بن شقیق قال سألتُ عائشۃ عن صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تطوعہ فقالت کان یصلی فی بیتی قبل الظھر اربعا ثم یخرج فیصلی بالناس ثم یدخل فیصلی رکعتین وکان یصلی بالناس المغرب ثم یدخل فیصلی رکعتین ثم یصلی بالناس العشاء ویدخل بیتی فیصلی رکعتین. الحدیث رواہ مسلم ۱۲ مشکوٰۃ المصابیح۔

مکتوب بست و پنجم ایضاً بنام مُلّا عطا محمد صاحب موصوف الصدر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ امابعد، اخوی اعزی ارشدی ملا عطا محمد آخوند زادہ صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ وملا داد محمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ۔

از جانب فقیر حقیر لاشئے دوست محمد کہ مشہور بہ حاجی است کان اللہ لہ عوضا عن کل شئ
پس از تسلیمات مسنون و دعوات ترقیات دارین مشحون مطالعہ نمایند الحمد للہ والمنۃ کہ
احوال ایں جائے بفضل وکرم الٰہی عز شانہ است والمسئول من اللہ سبحانہ سلامتکم و
عافیتکم وثباتکم علی الشریعۃ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام۔ المرام آنکہ مکتوب مرغوب
کہ ابلاغ داشتہ بودند رسید کوائف مندرجش بوضوح انجامید۔ جزاکم اللہ تعالیٰ عنا
خیر الجزاء۔

وآنچہ استفسار مسئلہ سب شیخین نمودہ بودند، صاحبا دریں مسئلہ اکثر از علماء اہل سنت
وجماعت بکفر ساب وعدم قبول توبہ رفتہ اند وبعضے بعدم تکفیر...... وقبول توبہ او رفتہ اند
پس مفتی را لازم وواجب کہ درچنیں مسئلہ کہ استخفاف واستحقار فضل صحابہ نمودہ اند فتوٰے
بر قول مفتیٰ بہ بدہند وحکم بکفر بکند۔

من سب الشیخین اوطعن فیہما کفر ولا تقبل توبتہ وبہ اخذ الدبوسی
وھو المختار للفتوی انتہی وجزم بہ فی الاشباہ واقرہ المصنف درالمختار فی باب
الارتداد قال فی الکتاب المسمی بالاشباہ والنظائر ان کل کافر اذا تاب تقبل توبتہ
فی الدنیا والاخرۃ الا من سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اوقذف عائشۃ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا فانہ یکفر ویقتل ولا تقبل توبتہ بدلیل قولہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ
کَفَرُوْا بَعْدَ اِیْمَانِہِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا کُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُہُمْ وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الضَّآلُّوْنَ الآیۃ
ونقل بعضہم عن اکثر العلماء ان من سب ابابکر وعمر کان کافرا ۱۲ زواجر من عنیہ فسبہم
والطعن فیہم وان کان مما یخالف الادلۃ القطعیۃ فکفر کقذف عائشۃ رضی اللہ عنہا
والا فبدعۃ وفسق شرح عقائد من عینہ۔

اقول متبنا للمقدمۃ الممنوعۃ کہ سب شیخین کفر است واحادیث صحیح برآں دال است
کما اخرج المجاھد والطبرانی والحاکم عن عویم بن ساعدۃ انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
ان اللہ اختارنی واختار لی اصحابی فجعل منہم وزراء وانصارا واصہارا فمن سبہم
فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا وکما اخرج
الدارقطنی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سیأتی من بعدی
قوم لہم نبز یقال لہم الرافضۃ فان ادرکتہم فاقتلہم فانہم مشرکون قال قلت

یارسول اللہ ما العلامۃ فیھم قال یُقرِّظونک بما لیس فیک ویطعنون علی السلف و اخرجہ عنہ من طرق اخری ونحوہ وزادہ عنہ وآیۃ ذلک انھم یسبون ابابکر و عمر من سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین امثال ایں احادیث بسیار آمدہ کہ ایں رسالہ گنجائش آں ندارد۔

وایضاً سب شیخین موجب بُغض ایشان است وبغض ایشاں کفر است۔ بالخبر مَنْ ابغضھم فقد ابغضنی ومن آذاھم فقد آذانی ومن آذانی فقد آذی اللہ۔ وایضاً اخرج ابن عساکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حب ابی بکر وعمر ایمان و بغضھما کفر ۱۲ از رسالہ رد شیعہ محبوب سُبحانی مجدد ومنور الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدسنا اللہ تعالی بسرہ الاقدس من عینہ والسلام اولاً وآخراً و باطناً وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ؎

مکتوب بیست وششم بنام خان ملاخان صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰے۔ امابعد، شواہد فضل وافضال و دلائل عنایات کمال واکمال رافع ملت بیضا ناصب رایات شریعت غرا معاذ اکابر عظماء ملاذ اعاظم علماء محقق قوانین ملک وملت ومقرر قوانین دین ودولت زبدۂ فضلاء وقدوۂ علماء عالی جناب شریعت مآب خان ملاخان صاحب سلمہ اللہ تعالی تابان و درخشاں باد۔

از جانب فقیر حقیر لاشئے دوست محمد کہ مشہور بہ حاجی است کان اللہ لہ عوضاً عن کل شئ پس ابلاغ تحف دعوات وافیات وتسلیمات مسنونات معروض ضمیر منیر باد الحمد للہ والمنۃ کہ احوال ایں جانب بفضل وکرم الٰہی عز شانہ قرین سپاس بے قیاس منعم حقیقی است جل شانہٗ پیوستہ بہ بہبودی دارین وعافیت ورفاہیت کونین آں جناب معلی از بارگاہ الٰہ عز شانہٗ مطلوب القلوب بل اخص مدعا است۔

عرض ایں کہ فقیر ۱۰ عدد رسائل کہ اسامی در ذیل مفصل نوشتہ مے شود در باب ردِّ اقوال واعتقاد فاسدہ فرقہ محدثہ وہابیہ دست یاب نمودہ بخدمت شریف فرستادہ شد

انشاء اللہ تعالیٰ خواہند رسید پس از روئے غور پروری دین متین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم آنہا را رواج دہند باوجود حصول اجر جزیل از رب جلیل فقیر را دائم دعاگوئے ذات خویش دانند او تعالیٰ شانہٗ وعز برہانہٗ آں مروج شریعت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و مقوی فرقۂ ناجیہ کہ عبارت از اہل سنت وجماعت است در دارین سلامت باکرامت وعزت داراد بالنبی وآلہ الامجاد علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام واسامی رسالہا این است اوّل حق المبین تصنیف حضرت مرشدی وشیخی قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ السامی۔ دُوئم دلیل القوی علی ترک القرأۃ للمقتدی۔ سُوئم زبدۃ المواہب چہارم اشباع الکلام فی اثبات المولد والقیام پنجم تذکرۃ الموتیٰ والقبور ششم رد استفتاء وہابیان۔ ہفتم ہبۃ الطاعات ہشتم دُر المنقود فی حکم امرأۃ المفقود۔ نہم رسالہ شاہ عبدالعزیز۔ دہم رسالہ محتوی بر بیان مسائلہا فرقۂ ناجیہ فقط پس این رسائل را بخدمت سامی ہمت سیادت پناہ نجابت وفضیلت دستگاہ حقائق ومعارف آگاہ ملا حیدر شاہ صاحب وفضیلت پناہ ملا صاحبزادہ نام قوم سلیمان خیل فرستادہ امید کہ خواہد رسانید ازانجاکہ آں جناب فیض مآب قدوۂ علماء الاعلام ومرجع امورات دینی ودنیوی خاص وعام است نوشتہ مے شود کہ للہ فی اللہ در باب قلع فرقۂ محدثہ وہابیہ سعی بلیغ بکار برند ومسائل فرقۂ ناجیہ اہل سنت وجماعت را رواج دہند۔ انشاء اللہ تعالیٰ موجب برکات دارین وسعادت کونین آنجناب خواہد گردید فقط والسلام المرقوم بتاریخ غرہ ربیع الثانی سنہ ۱۲۸۱ھ

مکتوب بست وہفتم بنام خلیفہ جلیل القدر ملا امان اللہ صاحب ہراتی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ امابعد اخوی اعزی ارشدی ملا امان اللہ آخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

از فقیر حقیر لاشئے دوست محمد کہ مشہور بہ حاجی است کان اللہ لہ عوضا عن کل شئی پس از سلام مسنون ودعوات ترقیات دارین مشحون مطالعہ نمایند الحمد للہ والمنۃ کہ احوالات و گذارشات این جائے بفضل وکرم الٰہی عز شانہ قرین سپاس بے قیاس منعم حقیقی اند جل جلالہٗ

وعمت نوالہٗ والمسئول من اللہ سبحانہٗ سلامتکم وعافیتکم وثباتکم علی الشریعۃ المرضیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔

المرام آنکہ مکتوب مشتمل بر رسیدن بوطن خویش بخیریت وعافیت کہ بدست ملا راز محمد لودین ابلاغ داشتہ بودند درین ہمین رسید کوائف مندرجہ اش واضح گردید لیکن عجب است کہ احوال رسانیدن کتاب مستطاب مناقب احمدیہ سعیدیہ بید ملا عبدالخالق صاحب نوشتہ اند ونیز قلمی نہ نمودہ اند کہ کتاب مستطاب مناقب احمدیہ بعلمار آں دیار آشکارہ ساختم وایضاً عجب است کہ پیک کہ برائے برادر شما ملا سیف اللہ دادہ بودم رسیدنش نہ نوشتند ونہ ملا سیف اللہ گمان مے کنم کہ شئے حقیر بہ نظر شمایان در آمدہ اند فقط

دیگر آنکہ اے برادر بر مرید صادق ومحب لازم وواجب کہ در جمیع افعال واقوال واخلاق واطوار پیروی مانند پیران کبار علیہم الرحمۃ مے سازند وحتی الوسع خود مخالفت از روشِ او شاں نے ورزند کہ مخالفتِ اوشاں سبب بے برکتی وسدِ فیض باطنی اند آں برادر رانیک معلوم کہ پیران کبار این فقیر قدس سرہم بر عزیمت نشستہ اند واز کسے حاکم وغنی وظیفہ قبول نفرمودہ اند۔ چنانچہ نقل مشہور کہ بغوث زمان قطبِ دوران حضرت مرزا جان جاناں صاحب قدس اللہ تعالےٰ سرہ الاقدس محمد شاہ بادشاہ قمر الدین وزیر خود را در خدمت اوشاں فرستادہ کہ اللہ تعالیٰ مارا ملکے عطا فرمودہ ہرچہ بخاطر برسد بطریق ہدیہ قبول فرمایند۔ فرمودند اللہ تعالےٰ مے فرمایند قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ متاع ہفت اقلیم را قلیل فرمودہ نزد شما ہفتم حصۂ آں قلیل یک اقلیم ہندستان است پیش شما چیست کہ سر ہمت فقراء بقبول آں فرود آید۔ یکے از امراء حویلی کلاں وخانقاہ ومسجد شریف مرتب ساختہ ووجہ معاش فقراء معین نمودہ جناب حضرت مرزا صاحب قبول نفرمودند وفرمودند کہ برائے گذاشتن مکانِ خویش وبے گانہ برابر است وروزی ہر کس در علم الٰہی مقدر ومقرر است بوقتِ خود ناچارے رسد گنجینۂ فقراء صبر وقناعت بس است۔ وہم نواب نظام الملک ۳۰ ہزار روپیہ نقد بطریق نیاز آورد قبول نہ نمودند ونواب درخدمتِ اوشاں عرض ساخت کہ در راہِ خدا بارباب حاجت تقسیم فرمایند فرمودند من خانسامۂ شما نیستم۔ وجناب قطب دوران قیوم زماں حضرت شاہ صاحب وجناب فیض مآب حضرت مرشدیم قدسنا اللہ تعالےٰ بسرہ الاقدس از کسے حاکم وامیر وغنی وظیفہ قبول نفرمودہ وہم احوال این فقیر در باب عدم قبول وظائفِ امراء وزمینات اغنیاء بآں برادر

نیک معلوم حاجت مفصل نوشتن نیست و عجب صد عجب بآں برادرے آید کہ روش و پیروی پیران کبار خود گذاشتہ وظیفہ بیست خردار حاکماں قبول ساختند ایں روش شما منافی توکل است۔ اگر بالفرض حقیر را حاکم لکھ روپیہ نقد بلکہ صد لکھ بدہند قبول نخواہم کرد کہ پیرانِ کبارِ ما قدسنا اللہ تعالٰے وظائف حکما قبول نفرمودہ اند و ہم پیران کبار ما بعزیمت نشستہ اند تجارۃ و زراعت و مسائلت نمے نمایند و مریدان را از قبول وظائف حکماء و تجارت و زراعت منع مے سازند فقط والسلام ؛

مکتوب بیست و ہشتم بنام سیادت پناہ قاضی حیدر شاہ صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفٰی۔ امابعد، اخوی اعزی ارشدی قاضی حیدر شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالٰے۔

از فقیر حقیر لاشئے دوست محمد کہ مشہور بہ حاجی ماست کان اللہ لہ عوضا عن کل شئی پس از سلام سنت الاسلام آں کہ رقیمہ کریمہ مشتمل بر استفسار چند مسائل کہ فرستادہ بودند رسید از مطالعۂ آں خورسندی گردید۔ برادرا فقیر را سبب تہیہ اسباب سفر فرصت نوشتن جواب آنہا نبود اما چوں مکاتیب ادشاں بہ تکرار رسیدند از اجابت مسئول چارہ ندیدم اما قبل از جواب مسئلہ اول مناسب آں دانستم کہ بعضے آیات و احادیث کہ در مناقب صحابہؓ درود یافتہ اولاً ذکر نمایم پس ازاں حکم روافضِ سبیہ از کتب فقہ وغیرہ اجمالاً ایراد کنم واللہ تعالی العاصم۔

باید دانست کہ در مناقب صحابہ کبارؓ عموماً و مناقب خلفاء اربعہؓ خصوصاً آیات و احادیث نبویہ و آثار صحابہ و تابعین زیادہ ازان است کہ احصا تواں کرد۔ چند آیات و احادیث تبرکاً کہ در مناقب ایں بزرگواراں ورود یافتہ ایراد مے شود۔ الآیۃ الاولیٰ قولہ تعالیٰ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْہَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَلَوْ اٰمَنَ اَہْلُ الْکِتٰبِ لَکَانَ خَیْرًا لَّہُمْ مِنْہُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ اَکْثَرُہُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ ازیں آیتِ مبارک خیریت ایں امتِ مرحومہ کہ سابق

ایشاں اصحاب کبار اند و اولین مخاطب اند ثابت مے شود پس انکار خیریت ایشاں نمی کند مگر منکر قرآن العیاذ باللہ من ذالک الکفر والخسران ۔ الآیۃ الثانیۃ قولہ تعالےٰ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ازیں جا خیریت وعدالتِ ایں امت کہ صحابہ خیار ایشانند ثابت است و ازیں جہت روز قیامت شہود برامم سابقہ خواہند بود ۔ الآیۃ الثالثۃ قولہ تعالےٰ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ من الاخلاص وصدق الضمائر فی ما بایعوا علیہ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا وھو فتح خیبر وَمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ ایں آیت نازل شد در صلح حدیبیہ ومومنین دریں صلح مقدار چہاردہ یا پانزدہ صد از مہاجرین وانصار حاضر بودند وخلفاء اربعہ ہم دریں صلح حاضر بودند پس کسانیکہ حق تعالی از ایشاں راضی است کہ رضا آخر مقام از مقاماتِ اولیاء است اگر روافض ملاعین از ایشاں راضی نباشند بجز سخطِ الٰہی تعالےٰ ہیچ حاصل نکردہ باشند العیاذ باللہ تعالےٰ منہ ۔ الآیۃ الرابعۃ قولہ تعالےٰ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ای اصحابہ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ عن عکرمۃ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ بابی بکر فَاٰزَرَهٗ بعمر فَاسْتَغْلَظَ بعثمان فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ بعلیّ رضوان اللہ علیہم کذا فی المدارک التنزیل ۔ ازیں آیت واضح البیان شان اصحاب کرام علیہم الرضوان معلوم باید کرد کہ چگونہ مدح وثناء اوشاں حضرت رحمان ذکر فرمودہ ۔

قال فی المواھب اللدنیۃ اما اصحابہ رضوان اللہ علیہم فقال اللہ سبحانہ وتعالیٰ محمد رسول اللہ والذین امنوا معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم الی اخر السورۃ لما اخبر تعالیٰ ان سیدنا محمدًا صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہ وسلم رسولہ حقًّا من غیر شك ولا ریب فقال محمد رسول اللہ وھذا مبتداء وخبر وقال بیضاوی وغیرہ جملہ تنبیھیہ للمشھود بہ یعنی قولہ ھو الذی ارسل رسولہ

بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله وكفى بالله شهيدا قال ويجوز ان يكون رسول الله صفة لمحمد ومحمد خبر مبتدأ محذوف انتهى۔ وهذه الآية مشتملة على كل وصف جميل ثم ثنى بالثناء على اصحابه والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم كما قال الله تعالى وسوف ياتى الله بقوم يحبهم ويحبونه اذلة على المؤمنين اعزة على الكفرين فوصفهم بالشدة والغلظة على الكفار والرحمة والبر للاخيار ثم اثنى عليهم بكثرة الاعمال مع الاخلاص التام لمن نظر اليهم اعجبه سمتهم وهديهم لخلوص نياتهم وحسن اعمالهم قال مالك بلغنى ان النصارى كانوا اذا رأوا الصحابة الذين فتحوا الشام يقولون والله لهؤلاء خير من الحواريين فيما بلغنا وصدقوا فان هذه الامة المحمدية خصوصا الصحابة لم يزل ذكرهم معظما فى الكتاب كما قال سبحانه وتعالى هنا ذلك مثلهم فى التورٰىة ومثلهم فى الانجيل كزرع اخرج شطاه اى فراخه فاذره اى شده وقواه فاستغلظ شب فطال فاستوى على سوقه يعجب الزراع قوته وغلظه وحسن منظره فكذلك اصحاب محمد صلى الله عليه وعلى آله وسلم آزروه وايدوه ونصروه فهم معه كالشطأ مع الزرع ليغيظ بهم الكفار ومن هذه الآيات انتزع الامام مالك رحمه الله تعالى فى رواية عنه تكفير الروافض الذين يبغضون الصحابة قال لانهم يغيظونهم ومن غاظ الصحابة فهو كافر فقد وافقه على ذلك جماعة من العلماء انتهى از روایت امام مالک معلوم مے شود صریحا کہ کسیکہ سب اصحاب از راہ غیظ کند کافر است چہ جائی شیخین کہ ایشاں بمزید مناقب آں صحابہ اند رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ الآية الخامسة لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وصف کرد حق تعالیٰ فقراء مہاجرین را بآنکہ طلب مے کنند از حق تعالےٰ فضل را کہ جنت است وخوشنودی حق را وبآنکہ یاری مے کنند دین خدا را ورسول او را صلی اللہ علیہ وسلم وبآنکہ راست اند در ایمان وجہاد کردن

بعد آں و حضرات الشیخین نیز از فقراء مہاجرین اند چنانچہ بر ناظرین کتب سیر و حدیث پوشیدہ نیست۔

باید دانست کہ حب خلفاء اربعہ از جملہ فرائض است۔ چنانچہ در مواہب اللدنیہ آوردہ است قد روی الطبرانی فی الریاض وعزاہ الی الملاء فی سیرتہ عن انس مرفوعًا ان اللہ افترض علیکم حب ابی بکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم کما افترض الصلوٰۃ والصوم والزکوٰۃ والحج فمن انکر فضلھم فلا تقبل منہم الصلوٰۃ ولا الزکوٰۃ ولا الصوم ولا الحج۔ واخرج الحافظ السلفی فی مشیختہ من حدیث انس مرفوعًا حب ابی بکر واجب علی امتی ثم قال صاحب المواھب فمحبۃ من احبہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کآل بیتہ واصحابہ رضی اللہ عنہم علامۃ علی محبتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما ان محبتہ صلی اللہ علیہ وسلم علامۃ محبۃ اللہ تعالی وکذلک عداوۃ من عاداھم وبغض من ابغضھم وسبھم فمن احب احدًا احب من یحب ابغض من یبغض قال اللہ تعالی لا تجد قومًا یؤمنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ فحب آل بیتہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ واولادہ وازواجہ من الواجبات المتعینات وبغضھم من الموبقات المھلکات ومن محبتھم وجوب توقیرھم وبرھم والقیام بحقوقھم والاقتداء بھم بان یمشی علی سننھم وادابھم واخلاقھم والعمل باقوالھم مما لیس للعقل فیہ مجال وحسن الثناء علیھم بذکر اباوصافھم الجمیلۃ علی قصد التعظیم فقد اثنی علیھم اللہ تعالی فی کتابہ المجید ومن اثنی اللہ علیہ فھو اجب الثناء والاستغفار لھم انتھی قال اللہ تعالی والذین جاءوا من بعدھم یقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انک رءوف الرحیم قال فی المواھب قالت عائشۃ رضی اللہ تعالی عنھا امروا ان یستغفروا لاصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسبوھم رواہ مسلم وفائدۃ المستغفرلھم عائدۃ علیہ ایضا فیہ فسبھم الطعن فیھم اذا کان مما یخالف الادلۃ القطعیۃ کفر کقذف عائشۃ رضی اللہ تعالی عنھا والا فبدعۃ وفسق قال صلی اللہ علیہ وسلم یا ایھا الناس احفظونی فی احبابی واصھاری واصحابی لا یطالبنکم اللہ بمظلمۃ احد منھم فانھا لیست مما توھب رواہ الخلعی وقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوھم غرضا من بعدی ومن احبھم فقد احبنی ومن ابغضھم فقد ابغضنی ومن اذاھم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ فیوشک ان یاخذہ رواہ المخلص الذھبی وھذا الحدیث کما قال بعضھم خرج مخرج الوصیۃ

باصحابه على طريق التاكيد الترغيب فى حبهم الترهيب عن بغضهم فيه اشارة الى ان حبهم من الايمان وبغضهم كفر لانه اذا كان بغضهم بغضا له كان كفرا بلا نزاع لحديث السابق لن يؤمن احدكم حتى اكون احب اليه من نفسه وهذا يدل على كمال قربهم منه بتنزيلهم منزلة نفسه حتى كان اذاهم راجعا عليه واصلا اليه صلى الله عليه وسلم والغرض الهدف الذى يرمى فيه فهو نهى عن رميهم موكدا بذلك تحذيرهم الله منه وما ذاك الا لشدة الحرمة وروى مرفوعا من سب احدا من اصحابى فاجلدوه خرجه تمام فى فوائده وقال مالك بن انس وغيره مما ذكره القاضى عياض من ابغض الصحابة فليس له فى فئ المسلمين حق قال ونزع اى استدل باية الحشر الذين جاءوا من بعدهم الآية والله سبحانه اعلم انتهى والاحاديث الواردة فى مناقبهم اكثر من ان تحصى ولكن نذكر بعضا منها لئلا يخلو الرسالة عنها۔ فالاول ما اخرجه احمد وابو داود والترمذى وغيرهم باسانيدهم الصحيحة عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستفترق امتى على ثلث وسبعين فرقة كلهم فى النار الا واحدة قالوا من هم يا رسول الله قال هم الذين هم على ما انا عليه واصحابى كذا فى السيف المسلول راہِ نجات را منحصر کرد بآنچہ او و اصحابِ او برآنند صلی اللہ علیہ وسلم۔ الحديث الثانى اصحابى كالنجوم بايهم اقتديتم اهتديتم رواه البيهقى عن عمر بن الخطاب مرفوعا هكذا فى السيف المسلول پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر یکے از اصحابِ خود را بہ نجم تشبیہ دادہ است۔ الثالث حديث الطبرانى والرابع حديث الحافظ السلفى والخامس حديث الخلعى والسادس حديث المخلص الذهبى قد ذكرناها فلا نعيدها لخوف التطويل۔ الحديث السابع اخرج عبد بن حميد فى مسنده وابو نعيم وغيرهما من طرق ابى الدرداء ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما طلعت الشمس ولا غربت على احد افضل من ابى بكر الا ان يكون نبيا وفى لفظ ما طلعت الشمس على احد بعد النبيين والمرسلين افضل من ابى بكر رضى الله عنه وورد ايضا من حديث جابر بلفظه ما طلعت الشمس على احد منكم افضل منه واخرجه الطبرانى وغيره وله شواهد من وجوه تقضى له بالصحة والحسن وقد اشار ابن كثير الى الحكم بالصحة۔ الحديث الثامن اخرج الطبرانى وابن عدى عن سلمة بن الاكوع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابوبكر خير الناس الا ان يكون نبيا۔ الحديث التاسع اخرج ابن عساكر عن انس مرفوعا حب ابى بكر وعمر ايمان وبغضهما كفر چوں ایں آیاتِ بینات و احادیث سید الکائنات علیہ الصلوٰۃ الزاکیات والتسلیمات النامیات خواندی و تعظیم و توقیر شیخین رضی اللہ عنہما در ضمن عموم آیات و احادیث و خصوص آنہا معلوم

کردی پس بمقتضائے مفہوم ایں نصوص وما تلیت علیک عن قریب من الآیات والاحادیث والروایات
قد حکم کثیر من العلماء الکرام بکفر ساب الشیخین رضی اللہ عنہما وعدم قبول توبتہ فی تلک الایام
الرافضی اذا کان یسب الشیخین ویلعنہما العیاذ باللہ فہو کافر وان کان یفضل علیاً کرم اللہ تعالی وجہہ
علی ابی بکر رضی اللہ عنہ لا یکون کافرا الا انہ مبتدع ۱۲ عالمگیری۔ او الکافر بسب الشیخین او
بسب احدہما فی البحر عن الجوہرۃ معزیا للشہید من سب الشیخین او طعن فیہما کفر ولا تقبل توبتہ
وبہ اخذ الدبوسی وابو اللیث وہو المختار للفتوی جزم بہ فی الاشباہ واقرہ المص قائلا وہذا
یقوی القول بعدم قبول توبۃ الساب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو الذی ینبغی التعویل علیہ فی
الافتاء والقضاء رعایۃ لجانب حضرۃ المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم الدر المختار ۱۲ فی البزازیۃ عن
الخلاصۃ ان الرافضی اذا کان یسب الشیخین ویلعنہما فہو کافر ۱۲ رد المحتار ونقل بعضہم عن
اکثر العلماء من سب ابابکر او عمر کان کافرا ۱۲ زواجر اقول مثبتا للمقدمۃ الممنوعۃ کہ سب شیخین
کفر است واحادیث صحیحہ براں دال است کما اخرج المجاہد الطبرانی والحاکم عن عویم بن الساعدۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اختارنی واختار لی اصحابا وجعل فیہم وزراء وانصارا
واصہارا فمن سبہم فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا تقبل منہم صرفا ولا
عدلا وکما اخرج الدارقطنی عن علی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سیأتی من بعدی
قوم لہم نبز یقال لہم الرافضۃ فان ادرکتہم فاقتلہم فانہم مشرکون قال قلت یا رسول اللہ
ما العلامۃ فیہم قال یفرطونک بما لیس فیک ویطعنون علی السلف واخرج عنہ عن طرق
اخری نحوہ وزاد عنہ آیۃ ذلک انہم یسبون ابابکر وعمر من سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ و
الملائکۃ والناس اجمعین۔ وامثال ایں احادیث بسیار آمدہ کہ ایں رسالہ گنجایش آں ندارد۔ وایضا سب
شیخین وبغض ایشاں کفر است بالخبر من ابغضہم فقد ابغضنی ومن اذاہم فقد اذانی ومن
اذانی فقد اذی اللہ وایضا اخرج ابن عساکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حب ابی بکر
وعمر ایمان وبغضہما کفر ۱۲ رسالہ امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی واگر بر کسے سب شیخین
العیاذ باللہ ثابت می شود او را قتل باید کرد۔ عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یا ابا الحسن اما انت وشیعتک فی الجنۃ وان قوما یزعمون انہم یحبونک یصغرون الاسلام
ثم یلفظونہ یمرقون کما یمرق السہم من کبد القوس لہم نبز یقال لہم الرافضۃ فان ادرکتہم
فاقتلہم فانہم مشرکون رواہ الدارقطنی وروی ایضا عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ

قال سیاتی من بعدی قوم لہم نبز یقال لہم الرافضة فان ادرکتہم فاقتلہم فانہم مشرکون قال قلت یا رسول الله ما العلامة فیہم قال یفرطونك مما لیس فیك ویطعنون علی السلف واخرج الدارقطنی من طریق اٰخر نحوہ وزاد فیہ ینتحلون حُبًّا لاهل البیت ولیسوا کذلك واٰیة ذلك انہم یسبون ابابکر وعمر واخرج ایضا من طریق اٰخر عن فاطمة الزهراء وام سلمة رضی الله تعالیٰ عنہما نحوہ عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم الا ادلك علی عمل اذا فعلتہ کنت من اهل الجنة یکون من بعدی قوما یقال لہم الرافضة اذا ادرکتہم فاقتلہم فانہم مشرکون قال علی قلت ما علامة ذلك قال انہم یسبّون ابابکر وعمر رواہ الطبرانی و البغوی۔ وعن علی رضی الله عنہ قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم یکون فی امتی قوم یسمون رافضة یرفضون الاسلام رواہ البیہقی۔ وعن فاطمة الزهراء رضی الله عنہا قالت نظر النبی صلی الله علیہ وسلم الی علیّ قال هذا فی الجنة وان من شیعتہ قوم یرفضون الاسلام هم نبز یسمون الرافضة یا علی فاذا ادرکتم فاقتلہم فانہم مشرکون رواہ الطبرانی والبغوی وروی البغوی فی المعالم عن علیّ قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ان سیرتك ان تکون من اهل الجنة فان قوما ینتحلون حبك یقرؤن القراٰن لا یجاوز تراقیہم نبزهم الرافضة فان ادرکتہم فجاهدهم فانہم مشرکون۔ وروی الهروی عن ابراهیم بن الحسن بن الحسن بن علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنہ عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم یظہر فی امتی فی اٰخر الزمان قوم یسمون الرافضة یرفضون الاسلام وروی الحافظ الدبوسی والحافظ رضی الدین احمد بن اسماعیل بن یوسف بن الحاکم عن ابن عمران النبی صلی الله علیہ وسلم قال لعلیّ یا علی انتَ فی الجنة وسیکون بعدی قوم یقال لہم الرافضة فاذا ادرکتہم فاقتلہم فانہم مشرکون قال علی یا رسول الله ما علامة هؤلاء قال علیہ السلام لا یرون الجمعة ولا جماعة ویشتمون ابابکر وعمر واخرج الطبرانی والحاکم عن عویمر بن الساعد قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم ان الله اختارنی واختار لی اصحابا وجعل فیہم وزراء وانصارا واصہارا فمن سبہم فعلیہ لعنة الله والملائکة والناس اجمعین السیف المسلول ؛

جواب مسئلہ ہر کہ بجسمیّت حق تعالیٰ شانہ قائل شود کافر است وان انکر بعض ما علم من الدین ضرورةً کفر کقولہ ان الله تعالیٰ جسم کالاجسام وانکار صحبة الصدیق ١٢ در مختار۔ خدارا

جسم گفتن و دست و پا، ورو گفتن کفراست۔ تتمہ مالا بدّ منہ من قال بانہ سبحانہ تعالیٰ جسم لہ مکان و یمر علیہ الزمان ونحو ذلک فانہ کافر۔ علی قاری البدعۃ لا تزیل الایمان المعرفۃ الانکار علم اللہ تعالیٰ بالجزئیات والتجسیم فانہ یکفر بہما بالاجماع من غیر النزاع ۱۲ ملا علی قاری۔

جواب مسئلہ انداختن ناسوار در دہن بحسب ظاہر مفطر صوم است چرا کہ اصلاح بدن و رفع قبض و تسکین طبع از انداختن ناسوار حاصل مے شود والذی ذکرہا المحققون ان معنی الفطر وصول ما فیہ صلاح البدن الی الجوف اعم من کونہ غذاءً ودواءً ۱۲ رد المحتار۔ قال بعض العلماء یظہر من مطالعۃ کتب الفقہ ان المعتبر فی افساد الصوم وصول المفطر یقیناً الی الجوف او الی الدماغ ثم ان کان الواصل مفطراً صورۃ ومعنیً مثل ما یتغذی بہ او یتداوی بہ ففیہ الکفارۃ وان کان المفطر صورۃ لا معنیً فلا کفارۃ فیہ مثل ما لا یتغذی بہ ولا یتداوی بہ کالحدید والحص ھذا اذا کان وصولہ یقیناً اما اذا کان فی وصولہ شک فعند ابی حنیفۃ یفسد الصوم کالدواء الرطب علی الجائفۃ والامۃ وقالا لا یفطر لعدم الیقین فی الوصول ففیما نحن فیہ اذا تیقن بعدم وصول شئ بادخالہ فی الفم لا یفسد بالاجماع کادخال الحدید فی فیہ لکن اذا کان بلا ضرورۃ یکرہ وان کان فی وصولہ شک فعلی قیاس ابی حنیفۃ یفسد وعلی قیاس الصاحبین لا یفسد فانظر الی ما کتبنا من روایات الکتب انہم مقصود لہ قال فی المختصر کرہ مضغ شئ ھذا اذا لم یتفتت لہ الشئ بالمضغ اولم یذب اما اذا تفتت اوذاب بالمضغ فانہ یفسدہ ۱۲ برجندی ولو تغیر ریق الخیاط بخیط مصبوغ وابتلعہ ان صار ریقہ مثل الصبغ فی اللون یفسدہ ۱۲ شمنی ویکرہ للصائم مضغ شئ علکا او غیرہ والمراد ھو العلک الممضوغ واما الاسود وغیر الممضوغ فمفسد ۱۲ ابو المکارم مضغ العلک لا یفسد الصیام لانہ لا یصل الی جوفہ وقیل اذا لم یکن ملتئماً یفسد ۱۲ ھدایہ وذلک بان اتخذ ولم یعلکہ احد فانہ فی الابتداء یتفتت فیصل الی جوفہ ۱۲ کفایہ علی ھذا فی الکتب الفقہیۃ ثم اعلم ان فی ادخال الشئ فی الفم اذا تیقن عدم وصولہ الی الجوف بلا ضرورۃ کراھۃ تحریمیۃ بلا خلاف من احد فاذا کان الشئ مما کان فی وصولہ شک بل غلبۃ الظن الوصول فما ظنک الا عدم الجواز وارتکاب النہی الموجب للتعزیر ان کان مصراً علیہ۔ قال الزیلعی اما کراھۃ مضغ الصائم العلک لما ذکرنا من التعریض الصوم للافساد ولانہ یتہم بالافطار لان من رآہ من بعید یظنہ اکلا وقد قال علیہ السلام من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یقفن مواقف التہم وقال علی رضی اللہ عنہ ایاک وما یسبق الی القلوب انکارہ وان کان عندک اعتذارہ انتہی وکرہ مضغ علک ابیض

بمضوغ ملتئم والا فیفطر وکرہ للمفطر بن الا فی الخلوۃ بعذر در مختار قولہ ابیض الی اخرہ قید بذلک لان الاسود وغیر الممضوغ وغیر الملتئم یصل منہ شئ الی الجوف الحلق فخر المسئلۃ وحملھا الکمال تبعاً للمتأخرین علی ذلک قال للقطع بانہ معلل بعدم الوصول فانکان مما یصل عادۃ حکم بالفساد بانہ کالمتیقن قولہ النتن الخ اقول قد اضطرب اراء العلماء فیہ فبعضھم قال بکراھتہ بعضھم قال بحرمۃ وبعضھم باباحۃ وافردوہ بالتالیف فی شرح الوھبانیۃ للشرنبلالی ویمنع من بیع الدخان وشربہ شاربہ فی الصوم لاشک یفطر الخ ماقال قولہ قد کرھہ شیخنا العمادی فی ھدیتہ اقول ظاھر کلام العمادی انہ مکروہ تحریماً ویفسق متعاطیہ فانہ قال فی فصل الجماعۃ ویکرہ الاقتداء بالمعروف باکل الربا اوشئ من المحرمات او بداوم الاصرار علی شئ من البدع المکروھات کالدخان المبتدع فی ھذہ الزمان ولاسیما بعد صدور منع السلطان ۱۲ رد المحتار۔ وکرہ ذوق الشئ ومضغہ بلا عذر ۱۲ غرر۔ ولوکان الممضوغ علکاً فان فیہ تعریضاً لہ لانہ متھم بالافطار فان من ۱ لا من بعید یظنہ آکلاً قیل ھذا اذا کان ممضوغاً اذ لاینفصل منہ شئ وان کان غیر ممضوغ یفسد لانہ یتفتت ویصل منہ شئ الی جوفہ ۱۲ درر شرح غرر صائم عمل الابریسم فی فیہ فخرج خضرۃ الصبغ اوصفرتہ اوحمرتہ اختلط بالریق فصار الریق اخضر او اصفر او احمر فابتلعہ ھو ذاکر صومہ فسد صومہ ۱۲ قاضی خان برادر بسبب قلت فرصت و عدم فراغت از چند کتب مسائل بر آوردہ نوشتہ شد کہ القلیل یدل علی الکثیر والقطرۃ تنبئ علی الغدیر امامی دانند کہ اکثر مسائل خصوصاً مسائل اجتہادیہ از خلاف خالی نیند چنانچہ در مسئلہ اولی ہم بعضے از علماء بخلاف آں رفتہ اند لیکن آنچہ نزد اکثر علماء راجح و مفتی بہ است و مختار فقیر و پیران کبار فقیر است قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارہم الاقدس نوشتہ شد زیادہ والسلام ؎

مکتوب بیست و نہم بنام قاضی حید شاہ صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد اخوی اعزی ارشدی قاضی حید شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از فقیر حقیر لاشئ دوست محمد کہ مشہور بحاجی است کان اللہ لہ عوضاً عن کل شئ واضح مے نمایند کہ ملا میر واعظ آخوند زادہ صاحب از فقیر پرسیدند کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم در اول مکتوب می نویسند چگونہ است گفتم مسنون یا مستحب است وکیفیت کتابت بسم اللہ شریف برائے ایشاں بیان کردم پس ازاں در دلم گذشت کہ برائے قاضی صاحب ایں مسئلہ بسم اللہ بنویسم کہ ایشاں را ایں حکم معلوم نباشد۔ اے برادر شعبی گفتہ

کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم در ابتداء اسلام مکاتیب بر سم قریش می نوشت (باسمک اللّٰھم) پس ہرگاہ کہ نازل شد بِسۡمِ اللّٰہِ مَجۡرٖھَا وَمُرۡسٰھَا پس ازاں در ابتداء مکاتیب بسم اللہ مے نوشت چوں نازل شد آیت کریمہ قُلِ ادۡعُوا اللّٰہَ اَوِ ادۡعُوا الرَّحۡمٰنَ پس مے نوشت بسم اللہ الرحمٰن وچوں نازل شد اِنَّہٗ مِنۡ سُلَیۡمٰنَ وَاِنَّہٗ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پس مے نوشت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وقتیکہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم مکتوب بدست دحیۃ الکلبیؓ داد و بہ دبطرف ہرقل بادشاہ روم فقرأہ فاذا فیہ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم، من محمد بن عبد اللّٰہ ورسولہ الی ھرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع الھدیٰ اما بعد فانی ادعوك بدعایۃ الاسلام اَسۡلِمۡ تَسۡلَمۡ یؤتك اللّٰہ اجرك مرتین وان تولیت فان علیك اثم الیریسیین ویاأھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواءٍ بیننا وبینکم ان لا نعبد الا اللّٰہ ولا نشرك بہ شیئًا ولا یتخذ بعضنا بعضًا اربابًا من دون اللّٰہ فان فقولوا اشھدوا بانا مسلمون۔

فائدہ تصدیر کلام ومکتوب بسم اللہ مستحب است اگرچہ مکتوب الیہ ومبعوث الیہ کافر باشد وابتداء کاتب بنام خود در مکاتیب ورسائل مسنون است کہ بگوید از فلانے نام بسوئے فلانے نام چنانچہ روایۃ از ربیع بن انس کہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تعظیم وتکریم رسول کریم بوجہے مے کردند کہ حد نداشت ومع ذلک در مکاتیب خود کہ بسوئے رسول مقبول می فرستادند ابتداء بنام خود قبل از نام رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مے کردند۔ وبعضے علماء رخصت بابتداء نام مکتوب الیہ نیز نمودہ اند چنانچہ منقول شدہ کہ زیدؓ بن ثابت مکتوب بسوئے حضرت معاویہؓ فرستاد پس ابتداء بنام حضرت معاویہؓ کرد ودر مدارج النبوۃ در صلح حدیبیہ آوردہ کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ را طلبیدہ کہ بنویس بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وسہیل گفت ما رحمٰن را نمی شناسیم۔ ودر روایتے است گفت اما الرحمٰن الرحیم پس نمی شناسیم ما آں را بنویس باسمک اللّٰھم چنانچہ پیشتر نوشتے۔ ومتعارف ومعہود در جاہلیت در عنوانِ مکاتیب نوشتن ایں کلمہ نبود۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم از وضع دین اسلام است۔ پس مسلماناں گفتند واللہ ما نمی نویسیم الا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الی آخر القصۃ پس بسم اللہ نوشتن در سر مکاتیب از جملہ مسنونات است زیادہ والسلام ؁

مکتوب سی آم ۳۰ بنام مولوی عبد اللہ صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد اللھم انی اعوذ بک من ان اشرک بک شیئا و انا اعلم بہ واستغفرک لما لا اعلم بہ تبت عنہ وتبرات ورجعت من الکفر و الشرک والکذب والغیبۃ والنمیمۃ والبھتان والنفاق والمعاصی کلھا اقول واسلمت بقول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ مولوی صاحب عزیز از جان حقائق و معارف آگاہ مولوی عبد اللہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

از جانب فقیر حقیر لاشئ دوست محمد کہ مشہور بہ حاجی است کان اللہ لہ عوضاً عن کل شئی پس از سلام مسنون ودعوات ترقیات دارین مشحون مطالعہ نمایند للہ الحمد والمنۃ کہ احوال فقیر بعون قادر قدیر عز شانہ قرین سپاس بے قیاس منعم حقیقی است جل شانہ پیوستہ خیریت و عافیت آں برادر از درگاہ رب الاکبر عز اسمہ مستدعی است انہ سمیع مجیب وبالاجابۃ قریب۔

المرام اینکہ رقیمہ کریمہ مشتمل بر احوال پرسی فقیر کہ فرستادہ بودند رسید بسیار خورمی و خورسندی حاصل گردید اوتعالیٰ شانہ باخود دارد و بغیر نگذارد فقط قال اللہ تعالیٰ وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ کہ ذکر بفکر و التفات جاری باشد وباحصول حالت مستمرہ۔ اے برادر مقصود بالذات ازیں ہر دو بالاتر است لیکن ایں قدر ہست کہ در ابتداء ذکر اسم اوتعالیٰ شانہ در لطائف وحضور تفکر و التفات مے شود چوں سالک بر ذکر مداومت مے نماید کار او بہ حضور دائمی مے رسد یعنی توجہ الی اللہ بے مزاحمت اغیار ملکۂ دل گردد پس رفتہ رفتہ کار او ازیں حضور بالاواقع مے شود کہ تعبیر ازاں مرتبہ بمرتبہ احسان فرمودہ اند کہ الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فقط

دریں وقت از آیندہ گان شنیدہ گردید کہ مولوی غیاث الدین صاحب مسائل فرقۂ وہابیہ را معتقد اند و بمردماں نیز آں مسائل بیان مے کنند بنا براں قلق مے شود کہ باید و شاید کہ از مسائل فرقۂ وہابیہ تبرا کنند و بدل از اعتقاد طائفہ اسمٰعیلیہ بے زار باشند برائے عمل وصحت اعتقاد کتب

ع ے مے گوید مصحح کتاب فقیر عطا محمد کان اللہ لہ کہ مراد از فرقہ اسمٰعیلیہ طائفہ الیست از غیر مقلدین کہ خود را منسوب بہ حضرت شاہ اسمٰعیل شہید نور اللہ مرقدہ می کنند چنانچہ تصریح بایں معنی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہٗ در فتاویٰ خود کردہ است وباللہ التوفیق وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ

سلفِ صالحین اہل سُنت وجماعت شکر اللہ سعیہم کافی اند آں را پیش گیرند واز رسائلِ فرقہ وہابیہ واعتقاد اوشاں بیزار باشند اگر مے خواہی کہ اثر توجہ پیران کبار قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارہم الاقدس در خود مشاہدہ کنم پس باید ولازم کہ ظاہر وباطن در ہمہ مسائل عملیہ واعتقادیہ متابعت اوشاں سازند انشاء اللہ تعالیٰ مثمر نتائج حقیقت معرفت حق تعالیٰ جل جلالہٗ وعم نوالہ خواہد شد۔ قل اللہ بس وماسواہ عبث وہوس وانقطع علیہ النفس فقط والسلام خیر الختام

المرقوم بتاریخ بیست سویم ماہ شوال ۱۲۷۹ھ ، ہجری۔

تمام شد

تاریخ وصال شیخ المشائخ

حضرت حاجی دوست محمدؐ صاحب

قدس اللہ سرہٗ

اے دریغا صوفی شیخ زماں — پیشوائے سالکان و عارفاں

مرشدِ کامل مکمل ذوالورع — قطبِ عالم بود افرادِ جہاں

بایزید وہم جُنیدِ وقت بود — مے سزد گر وصفِ او سازم چناں

از طفیل بوسعید احمد سعید — عالمے پُر نور شد از فیضِ آں

فیضِ او چوں فیض شاہِ نقشبند — نقشبندی کرد قلبِ عارفاں

حاجی حضرت محمد دوست بود — نامِ او چوں شمس روشن در جہاں

چوں زدنیا دارِ فانی رخت بست — آمدہ در گریہ جملہ انس وجاں

آفتابِ معرفت ۱۲۸۴ تاریخ او — ہاتفے از غیب گفتہ ناگہاں

احمدا توکے رسی در وصفِ او

فیضِ بے پایاں زروحش پاک خواں

کتبہ ۱۳۸۳ھ ، ۱۹۶۳ احقر محمد ایوب غفرلہٗ (ملتان)







فوائدِ عثمانیہ و مکتوبات

معمولات و ملفوظات و مکتوبات حضرت خواجہ عثمان قدس سرہ کا متبرک مجموعہ جو کہ نہایت دیدہ زیب طباعت و عمدہ کاغذ پر محض برائے افادۂ منتسبین حضرات کرام کے طبع کرایا گیا ہے۔ بقیمت چار روپے علاوہ محصول ڈاک کے پتۂ ذیل سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ نیز یہ کتاب بھی اسی پتہ سے مل سکتی ہے۔ فقط

حافظ محمد نصر اللہ خاں خاکوانی معرفت دکان حاجی غلام حیدر خاں
غلہ منڈی
بہاول نگر

(صدیقیہ پریس ملتان شہر)